Spot CMYK#Waheed

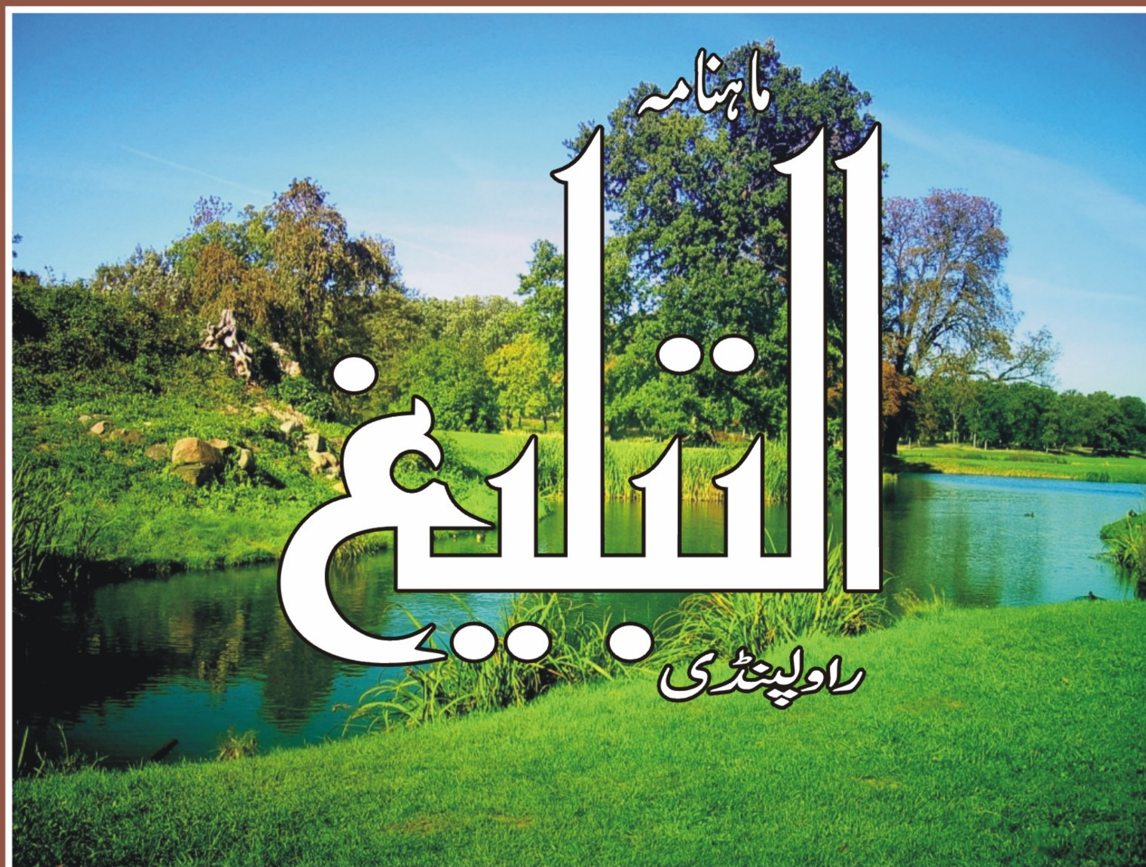

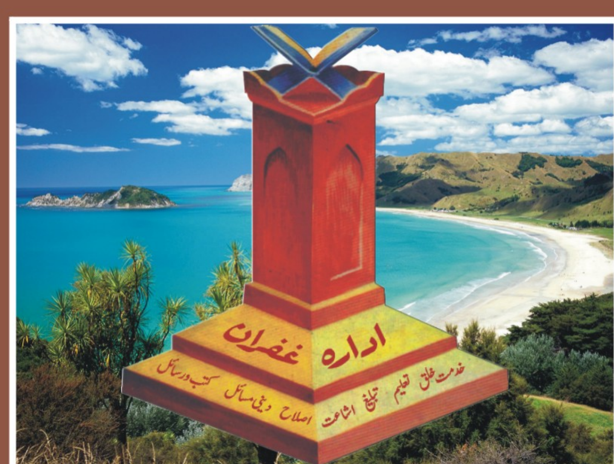

ماہنامہ

التبلیغ

راولپنڈی

بشرفِ دعا

حضرت نواب محمد عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ

وحضرت مولانا ڈاکٹر تنویر احمد خان صاحب رحمہ اللہ

مدیر
مفتی محمد رضوان

ناظم
مولانا عبدالسلام

مجلسِ مشاورت

مفتی محمد یونس، مفتی محمد امجد، حکیم محمد فیضان، غفار الحق

فی شمارہ............ 25 روپے

سالانہ............... 300 روپے

پبلشرز

محمد رضوان

سرحد پرنٹنگ پریس، راولپنڈی

خط وکتابت کا پتہ

ماہنامہ التبلیغ پوسٹ بکس 959

راولپنڈی پوسٹ کوڈ 46000 پاکستان

قانونی مشیر

الحاج غلام علی فاروق

(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

مستقل رکنیت کے لئے اپنے مکمل ڈاک کے پتہ کے ساتھ سالانہ فیس صرف 300 روپے ارسال فرما کر گھر بیٹھے ہر ماہ ماہنامہ ''التبلیغ'' حاصل کیجئے

ڈاک کا پتہ تبدیل ہو جانے یا ماہنامہ موصول نہ ہونے کی صورت میں رکنیت نمبر کا حوالہ دے کر فوری اطلاع کریں

اس دائرہ میں سرخ نشان آپ کی رکنیت ختم ہونے کی علامت ہے، آئندہ شمارہ رکنیت فیس موصول ہونے پر ارسال کیا جا سکے گا

برائے رابطہ...... ادارہ غفران ٹرسٹ چاہ سلطان گلی نمبر 17

عقب پٹرول پمپ وچھڑا گودام راولپنڈی صوبہ پنجاب پاکستان

فون: 051-5507530-5507270 فیکس: 051-5780728

www.idaraghufran.org

Email: idaraghufran@yahoo.com

ترتیب وتحریر

صفحہ

اداریہ ....ماہِ محرم یا عشرۂ محرم میں شادی بیاہ.............مفتی محمد رضوان ۳

درسِ قرآن (سورہ بقرہ: قسط ۱۰۹)... مقاتلین سے قتال کا حکم اور حد سے تجاوز کی ممانعت.....// // ۵

درسِ حدیث ....رات کے شروع یا شام ہونے کی مبارک دعائیں.....// // ۱۱

مقالات ومضامین: تزکیۂ نفس، اصلاحِ معاشرہ واصلاحِ معاملہ

جنت کے قرآنی مناظر (جنت اور اس کی بہاریں: قسط ۱۴)............................مفتی محمد امجد حسین ۱۵

سلطان شہاب الدین غوری کے مقتل پر (تیسری وآخری قسط)..........................محمد امجد حسین ۲۰

ماہِ شوال: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات.......................مولانا طارق محمود ۲۵

علم کے مینار:.........امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ.....................مولانا محمد ناصر ۲۸

تذکرۂ اولیاء:.................حیاتِ لطیف الامت (قسط ۷)..............مفتی محمد امجد حسین ۳۴

پیارے بچو!.................حضرت صالح علیہ السلام.................مولانا محمد ناصر ۴۱

بزمِ خواتین ....نرمی.............................مفتی محمد یونس ۴۴

آپ کے دینی مسائل کا حل.........نیند میں احتلام کے احکام..........ادارہ ۵۲

کیا آپ جانتے ہیں؟....رات اور دن بھر کے ذکر سے افضل کلمات.......مفتی محمد رضوان ۶۳

عبرت کدہ ....حضرت یوسف علیہ السلام (قسط ۴۰)...............ابو جویریہ ۶۵

طب وصحت..................حجامہ یا سینگی لگوانا (قسط ۵)..............مفتی محمد رضوان ۶۸

اخبارِ ادارہ ....ادارہ کے شب وروز................مولانا محمد امجد حسین ۸۱

اخبارِ عالم ....قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں...........حافظ غلام بلال ۸۳

ماہنامہ التبلیغ جلد نمبر ۱۰ (۱۴۳۴ھ) کی اجمالی فہرست..........................مولانا طارق محمود ۸۴

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

مفتی محمد رضوان

ماہِ محرم یا عشرۂ محرم میں شادی بیاہ ؟

آج کل ہمارے معاشرہ میں لوگوں کی بڑی تعداد ایسی ہے کہ جو ماہِ محرم اور بطورِ خاص محرم کے ابتدائی عشرہ میں شادی بیاہ کو ممنوع یا مکروہ ومنحوس سمجھتی ہے، اور اسی لئے بہت سے لوگ ماہِ محرم شروع ہونے سے پہلے ذی الحجہ کے مہینہ میں جلدی جلدی شادی وبیاہ کرکے فارغ ہوجاتے ہیں، یا پھر ماہِ محرم یا اس کے ابتدائی دس دن گزرنے تک شادی بیاہ کے معاملہ کو ملتوی کردیتے ہیں، اور اگر کوئی بندۂ خدا اتفاق سے محرم کے مہینہ میں شادی بیاہ کرے، تو اس کو معیوب سمجھتے ہیں، اور طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں، اور اگر کوئی محرم کے ابتدائی عشرہ کے دوران شادی بیاہ کرے، تو اس کو تو بڑا ہی معیوب ومنحوس سمجھتے ہیں، اور اس پر طعن وتشنیع کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے، اور اگر کوئی دس محرم کو شادی بیاہ کرے، تو نہ معلوم اس کو کیا کچھ کہا جائے۔

حالانکہ اسلام میں کہیں بھی ماہِ محرم یا اس کے ابتدائی دس دنوں میں شادی بیاہ ونکاح سے منع نہیں کیا گیا، اور نہ ہی اس وقت شادی بیاہ کو مکروہ یا منحوس وغیرہ قرار دیا گیا ہے، اس لئے ماہِ محرم یا محرم کے ابتدائی دس دنوں میں شادی بیاہ کو ممنوع، مکروہ یا ناپسندیدہ سمجھنا غلط ہے، اور اپنے اس غلط عقیدہ ونظریہ کی اصلاح کرنی چاہئے، اور ضرورت پڑنے پر ماہِ محرم یا اس کے ابتدائی دس دنوں میں نکاح کرلینا چاہئے۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ماہِ محرم، نعوذ باللہ، منحوس یا مکروہ مہینہ ہے، جس میں بلائیں، آفتیں یا نحوستیں نازل ہوتی ہیں، حالانکہ ماہِ محرم انتہائی مبارک، معظم ومقدس مہینہ ہے، اور یہ مہینہ سال کے عظمت واحترام والے مہینوں میں داخل ہے، اسی لئے اس مہینہ میں عبادت کرنا خاص فضیلت واہمیت رکھتا ہے، اور اسلامی اعتبار سے نکاح کرنا عبادت ہے، جس کا تقاضا یہ ہوا کہ اس مہینہ میں نکاح کی عبادت بھی ادا کرنی چاہئے، بلکہ اگر غور کیا جائے تو ماہِ محرم کا دسواں، دن زیادہ باعثِ خیر وبرکت ہے، اس حیثیت سے دس محرم کو نکاح کرنا بھی زیادہ باعثِ خیروبرکت ہوگا۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام کی ہر صدی میں ماہِ محرم میں شادی بیاہ وغیرہ کا سلسلہ جاری رہا ہے، اور بہت سے صحابہ وتابعین اور اتباعِ تابعین وبزرگانِ دین کے نکاح ماہِ محرم یا عشرۂ محرم میں ہوتے رہے ہیں۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دس محرم کو کربلاء کا المناک ودردناک واقعہ وسانحہ پیش آیا تھا، لہٰذا ایسے مہینہ میں شادی بیاہ کرنا زیب نہیں دیتا، مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوچ کم علمی یا غلط فہمی پر مبنی ہے، کیونکہ ماہِ محرم برکت اور خیر والا مہینہ ہے، اور دس محرم کا دن زیادہ ہی خیر وبرکت کا دن ہے، اور اس مہینہ اور دن کی برکت کی وجہ سے تو شہدائے کربلاء کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ ان کی شہادت اس مبارک مہینہ کے اس مبارک دن میں ہوئی، جس کی وجہ سے ان کی شہادت کی فضیلت وعظمت میں اضافہ دراضافہ ہوگیا۔

تو جس طرح اس عظیم مہینہ اور اس مبارک دن کی وجہ سے شہادت کی عبادت کی فضیلت وبرکت میں اضافہ ہوگیا، اسی طرح اس عظمت وبرکت والے وقت کی وجہ سے نکاح کی عبادت کی فضیلت وبرکت میں بھی یقیناً اضافہ ہوگا، مگر یہاں معاملہ اُلٹا ہے کہ ماہِ محرم یا محرم کے ابتدائی دس دنوں میں اور اس سے بڑھ کر دس محرم کو نکاح کرنا باعثِ برکت وفضیلت تو کیا سمجھا جاتا، اُلٹا منوع، مکروہ، معیوب ومنحوس اور نہ جانے کیا کچھ سمجھا جاتا ہے، یہ سب کچھ دراصل اس مبارک مہینہ اور اس کے مبارک دنوں کی ناقدری یا غلط فہمی کی دلیل ہے۔

مذکورہ حالات کے پیشِ نظر اب جو کوئی بھی اس ماہِ محرم کے مبارک مہینہ یا اس مبارک مہینہ کے ابتدائی دس دنوں اور اس سے بڑھ کر دس محرم کو نکاح کرے گا، تو وہ یقیناً بہت بڑے اجر وثواب کو پائے گا، ایک تو اس وجہ سے کہ نکاح کرنا خود ہی عبادت ہے، دوسرے اس وجہ سے کہ اس مہینہ ودن میں نکاح کی عبادت کی زیادہ فضیلت وبرکت ہے، اور تیسرے اس وجہ سے کہ اس کے اس طرزِ عمل کی وجہ سے ایک خیر وبھلائی کا بند شدہ راستہ کھلے گا، اور بہت سے لوگوں کی غلط فہمی کی اصلاح ودرستگی ہوگی، اور ایک طرح سے دوسروں کو عملی تبلیغ ہوگی۔

مگر اس کے لئے بہادر ایمان والوں کی ہمت چاہئے، ہم نے تو بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ نکاح کے موقع پر ماہِ محرم یا اس کے ابتدائی دس دنوں کا وقت پڑنے پر بہت پریشان ہوتے ہیں اور کسی بھی طرح سے نکاح کے وقت کو آگے پیچھے کرکے ہی دم لیتے ہیں، اور اس موقع پر اچھے اچھے لوگوں کا علم، تقویٰ، پرہیزگاری وغیرہ سب کچھ دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے۔

اللہ کرے کہ ہمارے اس غلط طرزِ عمل کی اصلاح ہو، اور ہمیں بے جا پابندیوں اور رسموں سے نجات حاصل ہو۔ آمین۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

(سورہ بقرہ قسط۱۰۹، آیت۱۹۰) مفتی محمد رضوان

مقاتلین سے قتال کا حکم اور حد سے تجاوز کی ممانعت

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ

(سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ ۱۹۰)

ترجمہ: اورتم اللہ کے راستہ میں ان سے قتال کروجوتم سے قتال کرتے ہیں،اورتم حد سے نہ بڑھو، بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا(۱۹۰)

تفسیر وتشریح

سورہ بقرہ کی مذکورہ آیت میں اللہ کے راستہ میں اُن لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جو مسلمانوں سے قتال کریں، اور اس کے بعد مسلمانوں کو حد سے نہ بڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے، اور آخر میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اللہ کے راستہ میں قتال اور اخلاص

اللہ کے راستہ میں قتال میں یہ بھی داخل ہے کہ نیت میں اخلاص ہو، اور کوئی دوسری فاسد غرض نہ ہو۔

چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْقِتَالُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ، قَالَ:وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا، فَقَالَ:مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (بخاری، رقم الحدیث ۱۲۳)

ترجمہ: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ کے راستہ میں قتال کیا ہے؟ اس لئے کہ کوئی ہم میں سے (کسی پر) غصہ کی وجہ سے قتال کرتا ہے، اور کوئی حمیت (یعنی لسانی، قومی طرفداری وغیرہ) کی وجہ سے قتال کرتا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اس کی طرف اٹھایا، اور آپ نے سر اسی وجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

ہوا تھا، پھر آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس لئے قتال کرتا ہے کہ اللہ کا کلمہ (توحید واسلام کی دعوت) بلند ہو جائے تو وہ اللہ کے راستہ میں ہے (بخاری)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ، مَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ، لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰـهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (بخاری، رقم الحدیث ۳۱۲۶، باب من قاتل للمغنم، هل ينقص من أجره؟)

ترجمہ: ایک دیہاتی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایک آدمی مالِ غنیمت (حاصل کرنے) کے لیے قتال کرتا ہے، اور ایک آدمی اپنی نام آوری (وشہرت) کے لیے قتال کرتا ہے، اور اپنی بہادری دکھانے کے لئے قتال کرتا ہے، تو (ان میں سے) اللہ کے راستہ میں کون (قتال کرنے والا) ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لئے قتال کرے، تو وہ اللہ کے راستہ میں (قتال کرنے والا) ہے (بخاری)

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ، مَالَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَقُوْلُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰـهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا، وَابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهُهُ (نسائی، رقم الحدیث ۳۱۴۰)

ترجمہ: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، پھر اس نے عرض کیا کہ آپ کی اُس آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے، جس نے اجر وثواب اور نام آوری (وشہرت دونوں چیزیں) حاصل کرنے کے لئے جہاد کیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے کچھ (اجر وثواب) نہیں ہے، پھر اس آدمی نے تین مرتبہ یہی سوال دوہرایا، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جواب میں) یہی فرماتے رہے، کہ اس کے لئے کچھ (اجر وثواب) نہیں

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ عمل کو قبول نہیں فرماتا مگر وہی جو خالص اس کے لئے ہو، اور اس عمل سے اللہ ہی کی رضا مطلوب ہو(نسائی)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلرَّجُلُ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضَ الدُّنْيَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أَجْرَ لَهُ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ، وَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: عُدْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَعَلَّهُ لَمْ يَفْهَمْ .فَعَادَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلرَّجُلُ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضَ الدُّنْيَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أَجْرَ لَهُ، ثُمَّ عَادَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أَجْرَ لَهُ (مسند احمد، رقم الحديث ۷۹۰۰،باسناد حسن)

ترجمہ: ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے، اور وہ (ساتھ ہی) دنیا کا مال ودولت بھی طلب کرنے کی غرض رکھتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے کچھ اجر (وثواب) نہیں ہے، لوگوں پر یہ چیز بڑی گراں گذری، اور انہوں نے اس آدمی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوبارہ سوال کرو، ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات (اچھی طرح) نہ سمجھ سکے ہوں، تو اس آدمی نے دوبارہ (وہی) سوال کیا، اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے، اور وہ ساتھ ہی دنیا کا مال ودولت بھی طلب کرنے کی غرض رکھتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے کچھ اجر (وثواب) نہیں ہے، اس آدمی نے تیسری مرتبہ سوال کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے کچھ اجر (وثواب) نہیں ہے(مسند احمد)

محدثین نے فرمایا کہ اجر وثواب نہ ہونے کا حکم اس وقت ہے، جبکہ اصل مقصود اللہ کی رضا کے بجائے کچھ اور یعنی دنیا یا نام آوری وغیرہ ہو، یا پھر دنیا وآخرت کے دونوں مقاصد برابر درجے کے ہوں۔

اور اگر جہاد پر ابھارنے اور آمادہ کرنے کا اصل مقصود اللہ کی رضا ہو، اور پھر ضمناً مالِ غنیمت وغیرہ حاصل

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

کرنا بھی نیت میں شامل ہو جائے، تو اجروثواب سے محرومی نہیں ہوتی، اگرچہ اس کا ثواب خالص رضائے الٰہی والی نیت کے برابر نہیں ہوتا(فیض القدیر للمناوی، تحت رقم الحدیث ۲۷۳۷)

قتال کرنے والوں سے قتال کرنے کا حکم

مذکورہ آیت میں جو اُن لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جو مسلمانوں سے قتال کریں، اور ساتھ ہی حد سے نہ بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، راجح یہ ہے کہ جہاد کا یہ مذکورہ حکم منسوخ نہیں ہے، اور صحیح احادیث کی روشنی میں اس کا مطلب یہ ہے کہ:

> مسلمان صرف ان کافروں سے قتال کریں، جو اُن کے مقابلہ پر قتال کے لئے آئیں، اور عورتیں، بچے، بہت بوڑھے اور اپنے مذہبی شغل میں دنیا سے یکسو ہو کر لگے ہوئے عبادت گزار، راہب، پادری وغیرہ اور ایسے ہی اپاہج ومعذور لوگ یا وہ لوگ جو کافروں کے یہاں محنت ومزدوری کا کام کرتے ہیں، اُن کے ساتھ جنگ میں شریک نہیں ہوتے، ایسے لوگوں کو جہاد میں قتل کرنا جائز نہیں، نیز جو کفار جزیہ ولگان دینے پر راضی ہو جائیں، اُن سے بھی قتال کرنے کی ممانعت ہے، کیونکہ مذکورہ آیت میں صرف اُن لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جو مسلمانوں کے مقابلہ میں قتال کریں، اور مذکورہ قسم کے سب افراد قتال کرنے والے نہیں، اسی لئے فقہائے کرام نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی عورت، یا بوڑھا، یا مذہبی عبادت گزار پادری آدمی وغیرہ کفار کی طرف سے قتال میں شریک ہو، یا مسلمانوں کے بالمقابل جنگ میں اُن کی کسی طرح سے مدد کر رہا ہو، تو اس کو جہاد وقتال کے دوران قتل کرنا جائز ہے، کیونکہ وہ "اَلَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ" میں داخل ہیں (معارف القرآن عثمانی، جلد۱، صفحہ۴۶۹، بتغیر) [1]

اور پھر آخر میں جو یہ فرمایا گیا کہ تم حد سے نہ بڑھو، تو اس کا مطلب یہی ہے کہ جن کو قتل کرنے کا حکم نہیں ہے، ان کو قتل نہ کرو۔

---

[1] شرع القتال فی سبیل اللہ تعالیٰ لإعلاء دین الحق وکسر شوکۃ الأعداء. والأصل أن من لم یشارک فی القتال فلا یقتل، ولذلک یمنع التعرض للنساء والأطفال وأمثالهم من العجزة الذین لا یشارکون فی القتال لنهی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان. قال صلی اللہ علیہ وسلم: لا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا ولا امرأة. ویستثنی من هذا جواز قتل من یشارک فی القتال من النساء والصبیان أو یحرض علی القتال، وهذا فی الجملة وینظر تفصیله فی (جهاد). وإذا أخذ المسلمون الغنائم فإن من یوجد فیها من النساء والأطفال یعتبر سبیا (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج ۲۴، ص ۱۵۵، مادة "سبی")

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

حضرت یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے مروی ہے کہ:

كَتَبْتُ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَسْأَلُهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ(وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ) قَالَ:فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّ ذٰلِكَ فِي النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَنْصِبِ الْحَرْبَ مِنْهُمْ (مصنف ابن ابی شیبۃ، رقم الحدیث ۳۳۷۹۸)

ترجمہ: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو اس آیت کہ:

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ.

کا مطلب جاننے کے لئے لکھا، تو انہوں نے مجھے (جواب میں) لکھ کر بھجوایا کہ یہ آیت عورتوں اور بچوں اور اُن کے بارے میں ہے جو کافروں میں سے جنگ کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے (ابن ابی شیبہ)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا مطلب یہ تھا کہ اس آیت میں عورتوں اور بچوں وغیرہ سے جو جنگ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، قتال کے منع ہونے اور صرف قتال کرنے والوں سے قتال کرنے کے حکم کا ذکر ہے، جس کی تفصیل پہلے ذکر کی جا چکی ہے۔

عورتوں، بچوں اور بوڑھوں وغیرہ سے قتال کی ممانعت

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُوْلَةً فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ (بخاری، رقم الحدیث ۳۰۱۵)

ترجمہ: ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی مغازی (یعنی جہاد کے میدان) میں قتل کی ہوئی پائی گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا (بخاری)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ جُيُوْشَهٗ قَالَ: اُخْرُجُوْا بِسْمِ اللّٰهِ تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، لَا تَغْدِرُوْا، وَلَا تَغُلُّوْا، وَلَا تُمَثِّلُوْا، وَلَا تَقْتُلُوْا

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

الْوِلْدَانَ، وَلَا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۷۲۸،باسناد حسن)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے لشکروں کو بھیجتے تھے، تو فرماتے تھے کہ تم اللہ کے نام سے نکلو، اللہ کے راستہ میں اُن لوگوں سے قتال کرو، جنہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، مگر تم دھوکہ بازی نہ کرو، اور خیانت نہ کرو، اور (کسی کا حلیہ بگاڑ کر) مُثلہ نہ بناؤ، اور تم بچوں کو قتل نہ کرو، اور نہ گرجے کے عبادت گزار لوگوں (مثلاً راہب، پادری وغیرہ) کو قتل کرو (مسند احمد)

اور ایک روایت میں "لَا تَغْدِرُوْا" یعنی دھوکہ بازی نہ کرو، کے بجائے "لَا تَعْتَدُوا" یعنی حد سے نہ بڑھو کے الفاظ ہیں، اور یہی الفاظ قرآن مجید کی مذکورہ آیت میں بھی استعمال ہوئے ہیں۔ [1]

اس طرح کا مضمون کئی احادیث میں آیا ہے، جن میں گرجوں میں عبادت کرنے والے لوگوں (پادریوں) اور بچوں اور عورتوں، بلکہ بوڑھوں اور کافروں کے ملازموں و مزدوروں کو بھی قتل کرنے کی ممانعت آئی ہے۔

اور جو ایک حدیث میں کفار و مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرنے کا حکم آیا ہے، تو اس کی سند کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [2]

---

[1] عن ابن عباس، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم :أنه كان إذا بعث جيوشه قال: اخرجوا بسم الله، تقاتلوا فى سبيل الله من كفر بالله، لا تعتدوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا الولدان ولا أصحاب الصوامع(المعجم الكبير للطبرانى، رقم الحديث ۱۱۵۶۲)

[2] عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ، وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۰۱۴۵)

فى حاشية مسند احمد: إسناده ضعيف، فالحسن لم يصرح بسماعه، وكذا الحجاج -وهو ابن أرطاة -هنا، لكنه صرح بسماعه عند سعيد بن منصور، وعنه أبو داود كما سيأتى عند الحديث رقم ۲۰۲۳۰.

وأخرجه الطبرانى فى "الكبير ۶۹۰۱، والبغوى فى "شرح السنة ۲۶۹۵ من طريق أى معاوية محمد بن خازم، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبى شيبة ۱۲/۳۸۸ من طريق عبد الرحيم بن سليمان، والطبرانى فى "الكبير ۶۹۰۰ من طريق المنهال بن خليفة، كلاهما عن حجاج بن أرطاة، به.

وأخرجه الترمذى ۱۵۸۳، والطبرانى فى "الكبير ۶۹۰۲، وفى "الشاميين ۲۶۴۱ من طريق سعيد بن بشير، عن قتادة، به .وسعيد بن بشير ضعيف، ومع ذلك فقد قال الترمذى :حسن صحيح غريب، وأشار إلى رواية حجاج بن أرطاة عن قتادة، فكأنه من أجل ذلك حسنه، ولم يلتفت إلى عنعنة الحسن عن سمرة، فهو ممن يرى أنه سمع منه.وأخرجه بنحوه الطبرانى ۷۰۳۷ من طريق جعفر بن سعد بن سمرة، عن خبيب بن سليمان بن سمرة، عن أبيه، عن سمرة .وهذا إسناد ضعيف، فيه غير ما راو ضعيف أو مجهول.

والشَرْخ :جمع شارخ، وهو الحديثُ السن، وشَرْخ الشباب أوله.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

درسِ حدیث — مفتی محمد رضوان

S

احادیثِ مبارکہ کی تفصیل وتشریح کا سلسلہ

رات کے شروع یا شام ہونے کی مبارک دعائیں

شرعی اعتبار سے رات کا آغاز شام کو سورج غروب ہونے پر ہو جاتا ہے، اور سورج غروب ہونے کا وقت شام کا وقت بھی کہلاتا ہے، اس وقت میں دن ختم ہو کر رات کا آغاز ہوتا ہے، اور قدرت کی طرف سے اس وقت میں ایک خاص تبدیلی آتی ہے، لہٰذا اس وقت میں اللہ کو یاد کرنا اور اللہ سے دعاء کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے۔

اسی وجہ سے احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان اوقات میں بابرکت دعاؤں کا پڑھنا ثابت ہے، جن کی برکت سے شرور اور فتنوں سے بھی حفاظت رہتی ہے، اس قسم کی دعاؤں اور اذکار کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے، ان میں سے حسبِ موقع کسی بھی دعاء کو کیا جا سکتا ہے۔

رات بھر ہر قسم کے ضرر سے بچنے کی مسنون دعاء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے شام ہونے پر تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لیے، تو اُس رات میں اُسے کوئی زہریلی چیز (مثلاً بچھو، سانپ، زہریلا مچھر وغیرہ) تکلیف نہ دے گی، وہ کلمات یہ ہیں کہ:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

ترجمہ: میں اللہ کے کلماتِ تامہ کے ساتھ ہر مخلوق کے شر سے پناہ حاصل کرتا ہوں (مسند احمد، ترمذی) [۱]

---

[۱] عن أبی هريرة، قال :قال النبی صلى الله عليه وسلم " :من قال إذا أمسى ثلاث مرات :أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق، لم تضره حمة تلك الليلة (مسند احمد، رقم الحديث ۷۸۹۸؛ ترمذی، ابواب الدعوات)

فی حاشية مسند احمد: إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات.

الحمة (نيش عقرب) ثم المراد أعم من لدغ العقرب أو الحية (العرف الشذی شرح سنن الترمذی، كتاب الطب، باب ما جاء فی الرقية من العين)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور اُس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے رات بچھو نے کاٹ لیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آپ شام ہونے کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے تو آپ کو بچھو نقصان نہ دیتا۔

وہ کلمات یہ ہیں کہ:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

ترجمہ: میں اللہ کے کلماتِ تامہ کے ساتھ ہر مخلوق کے شر سے پناہ حاصل کرتا ہوں (مسلم، ابوداؤد، ابنِ ماجہ) [۱]

رات بھر جادوگر، حاسد اور شیطان سے حفاظت کی دعاء

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شام ہونے کے وقت یہ دعاء پڑھے، تو وہ ہر جادوگر، کاہن (نجومی) شیطان اور حاسد سے محفوظ رہے گا، وہ دعاء یہ ہے کہ:

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ.

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

قال أبو داود الحمة من الحيات وما يلسع) قال فی تاج العروس لسعت الحية والعقرب تلسع لسعا كما فی الصحاح أی لدغت وقال الليث اللسع للعقرب تلسع بالحمة ويقال إن الحية أيضا تلسع وزعم أعرابی أن من الحيات ما يلسع بلسانه كلسع العقرب بالحمة وليست له أسنان أو اللسع لذوات الإبر من العقارب والزنابير وأما الحيات فإنها تنهش وتعض وتجذب وقال الليث ويقال اللسع لكل ما ضرب بمؤخرة واللدغ بالفم انتهى مختصرا (عون المعبود، ج۱۰، ص۲۷۲، كتاب الطب، باب فی الرقی)

[۱] عن أبی هريرة، أنه قال :جاء رجل إلى النبی صلى الله عليه وسلم فقال :يا رسول الله ما لقيت من عقرب لدغتنی البارحة، قال " :أما لو قلت، حين أمسيت :أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق، لم تضرك (مسلم، باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغيره، واللفظ لہٗ؛ ابوداؤ، باب كيف الرقی؛ ابنِ ماجه، باب رقية الحية والعقرب، مسند احمد، رقم الحديث ۸۸۸۰)

فی حاشية مسند احمد: إسناده صحيح على شرط مسلم.

والحُمة، قال السندی: بضم مهملة وتخفيف ميم، وتشدَّد :السمُ، ويُطلق على إبرة العقرب للمجاورة، لأن السمَّ منها يخرج.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

ترجمہ: ہم نے شام کی، اور ملک نے شام کی اللہ کے لئے، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، میں اُس اللہ کے ذریعہ سے پناہ طلب کرتا ہوں، جو آسمان کو روکے ہوئے ہے، زمین پر گرنے سے، اس کے حکم کے بغیر، ہر مخلوق کے شر سے، خواہ وہ چھوٹی (وحقیر اور کمتر) ہو، یا بے عیب ہو (طبرانی) [۱]

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ شام ہونے کے وقت مذکورہ دعاء کو پڑھنے سے رات بھر، اور صبح کو اس دعاء کے پڑھنے سے دن بھر ہر جادوگر، کاہن، شیطان اور حاسد سے حفاظت رہتی ہے۔ [۲]

بُری رات سے حفاظت کی مسنون دعاء

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء فرمایا کرتے تھے کہ:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ، وَمِنْ لَیْلَةِ السُّوْءِ، وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ، وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ، وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کے ذریعہ سے پناہ حاصل کرتا ہوں بُرے دن سے، اور بُری رات سے، اور بُری گھڑی سے، اور بُرے ساتھی سے، اور رہائش گاہ کے بُرے پڑوسی سے (طبرانی) [۳]

---

[۱] عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، رضى الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :من قال إذا أمسى :أمسينا وأمسى الملك لله، والحمد لله، أعوذ بالله الذى يمسك السماء أن تقع على الأرض إلا بإذنه من شر ما خلق وذرأ وبرأ، من قالهن عصم من كل ساحر وكاهن وشيطان وحاسد (الدعاء للطبرانى، رقم الحديث ۳۴۴، المعجم الاوسط للطبرانى، رقم الحديث ۴۲۹۱، مساوئ الاخلاق للخرائطى، رقم الحديث ۷۲۷)

قال الهيثمى: رواه الطبرانى فى الأوسط، ورجاله ثقات، وفى بعضهم خلاف. (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۷۰۱۸، باب ما يقول إذا أصبح وإذا أمسى)

[۲] أخبرنى إبراهيم بن محمد، حدثنا يونس بن عبد الأعلى، حدثنا ابن وهب، أخبرنى عمر بن محمد العمرى، عن مرزوق بن أبى بكر، عن رجل، من أهل مكة، عن عبد الله بن عمرو بن العاص، رضى الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعبد الله بن عمرو: إنك إن قلت ثلاثا حين تمسى :أمسينا وأمسى الملك لله، والحمد لله، كله لله، أعوذ بالله الذى يمسك السماء أن تقع على الأرض إلا بإذنه من شر ما خلق وذرأ، ومن شر الشيطان وشركه، حفظت من كل شيطان وكاهن وساحر حتى تصبح، وإن قلتها -يعنى حين تصبح - حفظت كذلك حتى تمسى (عمل اليوم والليلة لابن السنى، رقم الحديث ٦٧)

[۳] عن عقبة بن عامر قال :كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :اللهم إنى أعوذ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

بُری رات اور بُرے دن سے مراد، اس رات یا دن میں کسی آفت یا مصیبت وحادثہ اور ناخوشگوار واقعہ وغیرہ کا ہونا ہے، مذکورہ دعاء ان سب آفات سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ بک من یوم السوء ، ومن لیلة السوء ، ومن ساعة السوء ، ومن صاحب السوء ، ومن جار السوء فی دار المقامة (المجعم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۸۱۰)

قال الهیثمی: رواہ الطبرانی، ورجاله ثقات(مجمع الزوائد، تحت رقم الحدیث ۱۷۱۹۱ ،باب الاستعاذة من یوم السوء ونحوہ)

[1] (اللهم إنی أعوذ بک من یوم السوء) أی القبح والفحش أو یوم المصیبة أو نزول البلاء أو یوم الغفلة بعد المعرفة (ومن لیلة السوء ومن ساعة السوء ومن صاحب السوء) مفرد الصحابة بفتح الصاد ولم یجمع فاعل علی فعالة إلا هذا (ومن جار السوء فی دار المقامة) زاد فی روایة فإن جار البادیة یتحول والمقامة بالضم الإقامة کما فی الصحاح قال :وقد تکون بمعنی القیام لأنک إذا جعلته من قام یقوم فمفتوح أو من أقام یقیم فمضموم وقوله تعالی (لا مقام لکم) أی لا موضع لکم وقرئ (لا مقام لکم) بالضم أی لا إقامة لکم انتهی وفی المصباح أقام بالموضع إقامة اتخذہ موطنا

(طب عن عقبة بن عامر) قال الهیثمی رجاله ثقات وأعادہ فی موضع آخر وقال رجاله رجال الصحیح غیر بشر بن ثابت وهو ثقة (فیض القدیر، تحت رقم الحدیث ۱۵۲۰)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

مقالات ومضامین (جنت اوراس کی بہاریں: قسط۱۴) مفتی محمدامجد حسین

جنت کے قرآنی مناظر

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ .یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ.خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ (سورۃ التوبۃ، رقم الآیات، ۲۰ الیٰ ۲۲)

ترجمہ: جولوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اوراللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے اللہ کے ہاں ان کے لیے بڑادرجہ ہےاوروہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔انہیں ان کا رب اپنی طرف سے مہربانی اور رضا مندی اور باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں انہیں ہمیشہ آرام ہوگا۔ان میں ہمیشہ رہیں گے بیشک اللہ کے ہاں بڑاثواب ہے (سورہ توبہ)

ایمان،ہجرت،جہاد

ایمان،ہجرت اور جہادتینوں چوٹی کے اعمال ہیں،ان آیات میں ان اعمال کے بجالانے والوں کے لئے اللہ کی رحمت،رضااوردخولِ جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

ایمان توبنیاداور جڑ ہے ہدایت کی،اصل الاصول اورشاہ کلید ہے نجات اور جنت کی،ایمان کے بغیرکوئی عمل ،عملِ صالح نہیں بن سکتا،اوراللہ کے ہاں اجروثواب اورقرب ورضا کا باعث نہیں بنتا،اس لئے اس سے سابق آیت میں مکہ کے ان مشرکین سے معارضہ کیا گیاہے،جو بیت اللہ کی خدمت کرنے کواورحجاجِ کرام کی ضیافت ومہمانی اوران کی راحت رسانی کے کام کرنے کومسلمانوں کے سامنے عملِ خیر کے طور پر پیش کرتے ،اوراہلِ ایمان سے مباحثہ کرتے،اوراپنے ان اعمال پرفخر کرتے کہ کارِخیر میں ہم تم سے کم اور پیچھے تونہیں، جوتم ہمیں غلط اورگمراہ قراردیتے ہو،اس کے جواب میں قرآن کریم نے اس سے سابق آیت میں واضح کردیا کہ ایمان باللہ کے مقابلہ میں تمہارے یہ اعمال جوایمان سے محروم ہوکر ہیں،کوئی قدر وقیمت نہیں رکھتے،اور برابری وہمسری ایمان کے ساتھ نہیں پاسکتے۔

ایمان میں ان سب چیزوں کا اعتقاداوریقین داخل ہے،جن پر اعتقاداوریقین رکھنا شارع کومطلوب ہے،

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

جس کو مختصر الفاظ میں یوں تعبیر کیا گیا ہے: ’’التصدیق بمجیئۃ الرسول‘‘

’’رسول، اللہ کی طرف سے جو کچھ لے کر آئے ہیں، اس سب کی تصدیق کرنا‘‘

یہ ایمان جب متحقق اور ثابت ہو جاتا ہے، تو زندگی کی ساری کلیں اپنی اپنی جگہ ٹھیک بیٹھ جاتی ہیں، خیر اور شر کی حد بندی واضح ہو جاتی ہے، اعمالِ خیر، اعمالِ صالح کو وجود اور اعتبار مل جاتا ہے، چھوٹے سے چھوٹا عملِ خیر بھی کار آمد بن جاتا ہے، جنت میں لے جانے کا ذریعہ بن جاتا ہے، بڑے بڑے اعمالِ صالحہ کا تو پوچھنا ہی کیا، ایمان کی اسٹیم کے ساتھ ان اعمال کی توانائی اور وولٹیج تو کہاں سے کہاں پہنچ جاتی ہے، زمین و آسمان کی حد بندیوں کو پھلانگ لیتی ہے۔ ؎

طریقِ عشق میں کوئی دیکھے جولانیاں دل کی دو عالم سے گزر کر پہلی منزل کی

ایمان کے ساتھ ہجرت اور جہاد دونوں بہت ہی عظمت اور عزیمت والے اعمال ہیں، صدرِ اسلام اور خیر القرون کے مسلمانوں نے، اللہ کے نبی اور ان کے اولین رفقاء نے اس ہجرت اور جہاد کے ذریعے اسلام کا سکہ دنیا پر بٹھایا، اسلام کا پھریرا پورے آفاق میں لہرایا، شروع عہدِ اسلام میں ایمان والوں کا ایمان لانے اور ایمان کی پاداش میں سختیاں سہنے کے بعد دوسرا بڑا امتحان ہجرت کی صورت میں لیا گیا کہ اپنے علاقے اور وطن کو، گھر بار کو، نامسلمان اہل وعیال اور عزیز و اقارب کو چھوڑ کر، زندگی کی چہل پہل اور رونق سے، اپنی ہنستی بستی دنیا سے دستبردار ہو کر غریب الوطنی اور بے سروسامانی اختیار کرو، کہ اگر تمہارے یہ سب متعلقات اور ماحول تمہارے ایمان کے ساتھ، ایمانی مقتضیات کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہیں، تو تم اپنے رشتہ و پیوند کو، علائق و تعلقات کو ایمان پر قربان کردو۔

ہجرت کی فرضیت حسبِ حالات ہے

اسلام کے شروع کے عہد میں ہجرت کا حکم آنے کے بعد اس پر عمل درآمد ایمان اور نماز کی طرح لازم تھا، ترکِ ہجرت پر قرآن اور احادیث میں جابجا وعیدیں مذکور ہیں۔

بعد میں جب اللہ نے اپنے نبی اور نبی کی تیار کردہ قدوسی صفات جماعت صحابہ کے ذریعے اسلام کو دنیا میں غلبہ، عظمت اور استحکام عطا فرمایا، تو اس طرح عمومی ہجرت کا لزوم اٹھ گیا، لیکن اسلام کا یہ اہم حکم جس کا ایمان کے بعد قرآن میں دوسرے نمبر پر ذکر اور حکم ہے، اس کا لزوم و عدمِ لزوم مختلف خطوں اور علاقوں میں، امتِ مسلمہ کی دنیا بھر میں پھیلے ہوئے طبقوں اور معاشروں کے حالات اور مقتضیاتِ وقت کے ساتھ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

دائر رہتا ہے، فقہائے کرام نے فقہی ذخیروں میں دارالاسلام اور دارالحرب ودارالکفر کے احکام وتفصیلات کے ضمن میں ہجرت کے احکام ومسائل پر مفصل بحثیں کی ہیں۔

تاریخ کے مختلف ادوار میں مسلمان دنیا کے مختلف حصوں اور گوشوں میں وقتاً فوقتاً ایسے ابتلاؤں میں مبتلا ہوتے رہے کہ اپنا ایمان بچانے کے لئے ہجرت کے سوا چارہ کار نہ ہوتا، ورنہ ایمان کا سودا کر کے اہلِ کفر واہلِ شر سے زندگی گزارنے کی بھیک ان کفار اشرار کے ماتحت، احکام وشعائرِ کفر کے سائے میں حاصل کرنی پڑتی، ایسی حالت میں ہجرت کا لزوم اوراس کے ترک پر وعید واضح اور ظاہر ہے۔

جہاد

تیسرا حکم جہاد کا ہے، ویسے تو جہاد کے عموم میں دین کی سر بلندی اور حفاظت واشاعت کے لئے کی جانے والی سب طرح کی کوششیں اور محنت وجدو جہد شامل ہے، خواہ مال خرچ کر کے ہو، جان لگا کر اور کھپا کر ہو، زبان اور قلم کے ذریعہ ہو، غرضیکہ ''دامے درمے سخنے قدمے''، جس طرح بھی ہو۔

البتہ سب سے نمایاں، اور چوٹی کی شکل جہاد بالسیف ہے کہ عرف میں جہاد کے لفظ سے متبادر بھی یہی ہے، اوردوسرا نام اس کا قتال ہے۔

اہلِ کفر، اہلِ ایمان پر زندگی کا دائرہ تنگ کردیں، مسلمانوں کا اسلام پر جینا، ایمان پر مرنا، ان کو قبول نہ ہو، تو اگر مقابلے سے بے بسی ہے، تو صبر یا ہجرت کا حکم ہے، اور اگر مقابلے پر قدرت ہے، تو جہاد وقتال کا حکم ہے۔

جہاد بالسیف کی دو قسمیں......: جہاد دفاعی بھی ہوتا ہے، اقدامی بھی۔

جہادِ دفاعی......: جہادِ دفاعی ہنگامی حالات کے ماتحت ہوتا ہے، کفار مسلمانوں پر چڑھائی کر کے آتے ہیں، مسلمان اپنے دفاع، اپنے قوم وملک کی حفاظت اور آزادی کے لئے ان سے لڑتے ہیں، جیسے بدر واحد اور جنگِ احزاب میں کفار ومشرکین مسلمانوں پر چڑھائی کر کے آئے تھے۔

جہادِ اقدامی......: اقدامی جہاد مسلمانوں کی اسٹیٹ، ریاست، اسلامی سلطنت کی خارجہ پالیسی کا ایک جزء اور حصہ ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ خدا کی زمین پر خدا کے نام لیواؤں کی حیثیت پالیسی میکر کی ہو، عالمی سسٹم اور نظام میں فیصلہ کن حیثیت توحید کے پرستاروں کی، حاملِ قرآن امت کی ہو، کفار اپنے کفر پر، اپنے اپنے ازم اور نظام پر، اپنے تہذیب وتمدن اور کلچر وثقافت پر، اپنے پرسنل لاء پر شوق سے قائم وبرقرار رہیں، اپنے کلیساؤں وگرجاؤں میں، بت کدوں ومندروں میں اپنے اپنے طریقے پر عبادت کریں، لیکن دنیا کی

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

سیاسیات پر ہولڈان کفار کانہ ہو،اس لئے اسلامی اسٹیٹ کی خارجہ پالیسی میں جہادِاقدامی کے تحت جزیہ کی شق رکھی گئی ہے۔

جزیہ کا مقصد......: جزیہ کی شق کا مقصداور روح یہی ہے کہ غیر مسلم قوم یا اسٹیٹ مسلمانوں کی سیاسی بالادستی کوقبول کرے کہ سیاسی ہولڈنظامِ عالم کامسلمانوں کے ہاتھ میں ہوگا۔

"وَبِضِدِّهَا تَتَبَيَّنَ الْاَشْيَاءُ"

روشنی کی قدرتاریکی کے بعدآتی ہے،جزیہ کے آپشن کی افادیت مسلمانوں کے زوال وانحطاط کے گزشتہ چندصدیوں میں اچھی طرح واضح ہوگئی کہ جب عالمی سیاسیات میں فیصلہ کن اتھارٹی مسلمانوں کی نہیں، بلکہ اہلِ کفرواہلِ شرک کی ہوگی،تونظامِ عالم کا کیانقشہ ہوگااورخودامتِ مسلمہ کا کیا حال ہوگا؟آج نام کوتوبیشتر اسلامی ملک آزاد ہیں،لیکن عالمی سیاسیات پرتسلط اہلِ کفر کا ہےتو مسلمان آزاد ہوکربھی بدترین غلامی کا شکار ہیں،مسلمان تواپنے ہزارسالہ عہدِعروج میں کفریہ سلطنتوں سے جزیہ کی معمولی مقدارلےکردنیا کی سب قوموں کوامن وسلامتی کی ضمانت دیتے تھے،لیکن کفاراورآج کے طاغوتی وسامراجی طاقتیں مسلمانوں سے اوردنیا کی سب پسماندہ اقوام سے جزیہ سے سینکڑوں گنا زیادہ غنڈہ ٹیکس،اپنے عالمی اقتصادی اداروں سے قرض وامداداورفنڈوغیرہ جاری کرکے سودوغیرہ کی شکل میں وصول کرتے ہیں،اوریہ کافرانہ جزیہ اتناہمہ گیروہمہ جہت ہے کہ ہم چائے کی جوپیالی روزانہ پیتے ہیں،حتیٰ کہ ہمارامعصوم بچہ جودو چارروپے کےبسکٹ،ٹافی،چاکلیٹ،پاپڑوغیرہ گلی محلے کی کریانہ دوکان سے لیتاہے،اس کاٹیکس بھی ہم اور ہمارابچہ پہلےادا کرتاہے،پھریہ چیزاس کےحلق سے نیچےاترتی ہے،شوگرملز سے باہرآنے والی چینی،چائے کی پتی کے پیک،بسکٹ،ٹافی وغیرہ سب سربندچیزوں کےلیبل پر،جنرل سیلزٹیکس کی مقدارچیزکی قیمت کے پہلوبہ پہلولکھی ہوتی ہے،اورصارِف سے وصول کی جاتی ہے،ہماری حکومتیں وادارے یہ ٹیکس ہم سے وصول کرکے سالانہ اربوں روپےاس قرض پرسودکی قسط کی مدمیں ان عالمی اداروں کو،عالمی سامراج کے اقتصادی مہروں کوفراہم کرتے ہیں،جوقرض دھونس دھاندلی اوربلیک میلنگ سے یاہم پرطاغوت ہی کے مسلط کردہ ان کےزرخریدغلاموں سے میل ملاپ اوربارگیننگ کرکے ہم پرمسلط کیاگیاہوتاہے،اورہمیں اس قرض کی صورت میں نسل درنسل اقتصادی غلامی کی سنہری زنجیرمیں جکڑکرباندھاگیاہے۔

خلاصہ یہ کہ....:ایمان،ہجرت،جہادبڑےروشن اعمال ہیں،ان پرعمل درآمدکرکےجنت ملتی ہے،اوردنیا

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

بھی مسلمانوں کے لئے نمونہ جنت بن جاتی ہے، وہ عالمی سسٹم کے پالیسی میکر بنتے ہیں، اور ہزار سال تک اپنی یہ حیثیت انہی روشن اعمال سے قائم ودائم رکھتے ہیں، اوران اعمال سے محروم ہوکر خود دنیا کی زندگی مسلمان کے لئے جہنم کا نمونہ بن جاتی ہے، اور عالمی نظام میں ان کی حیثیت تھرڈ کلاس طبقے کی، پسماندہ اقوام کی بن جاتی ہے، جو کٹی ہوئی پتنگ کی طرح خلاؤں میں آوارہ وسرگرداں رہتی ہے، باوجودیکہ وہ اٹھاون سلطنتوں کے مالک اور ڈیڑھ دو ارب مردم شماری کے حامل ہوں۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

نظارۂ وطن — محمد امجد حسین

سلطان شہاب الدین غوری کے مقتل پر (تیسری و آخری قسط)

غوری کا مدفن غزنین یا دہلی

غوری کے مدفن کے بارے میں مورخین بظاہر یک زبان ہیں کہ غزنین میں اس مقتول سلطان کی میت لے جا کر دفنائی گئی، صرف فتوحات فیروز شاہی (سلطان فیروز شاہ تغلق م۷۵۲ھ بمطابق 1351ء کی اپنے عہدِ حکومت کی مرتب کردہ تواریخ اور یادداشتیں، واضح رہے تغلق بادشاہ اور شہاب غوری کے درمیان ڈیڑھ سو سال کا فاصلہ ہے) میں سلطان شہاب کا مقبرہ دہلی میں ظاہر کیا گیا ہے، فتوحات فیروز شاہی کی یہ عبارت [1] تمام تاریخی حوالوں کے بھی اور نفسِ واقعہ کے بھی خلاف ہے کیونکہ نہ کسی تذکرہ و تاریخ میں سلطان کے دہلی میں مدفون ہونے کا ذکر و تصریح ہے، اور نہ ہی فی الواقعہ دہلی میں سلطان موصوف کی قبر کا نام و نشان اور ثبوت ہے، زیادہ سے زیادہ فتوحات کی اس عبارت کے درست تسلیم کئے جانے کی یہ توجیہ ہو سکتی ہے، جو ریاست علی ندوی مرحوم نے بھی سلطان کے مدفن کی تحقیق میں اپنے مقالہ میں قیاس کی ہے کہ سلطان شہاب نے جب دہلی فتح کرنے کے بعد اور یہاں اسلامی حکومت کی بناء رکھنے کے بعد ۵۹۳ھ میں مسجد قوت الاسلام کی بنیاد رکھی (یعنی قطب مینار کی تاریخ ساز و شہرہ آفاق مسجد جو اَب بھی سرزمین دہلی میں اسلام کی عظمت رفتہ اور سلطان شہاب کے سطوت عظمیٰ کی یاد دلاتی ہے، جس پر اقبال مرحوم کے کلام میں مسجد قوت الاسلام کے نام سے نظم بھی ہے) مسجد بنا کر سلطان نے اپنے مقبرہ کے لئے بھی اس کے قریب کوئی عمارت بنوالی ہو، جو اس سلطان کے ہندوستان سے شدتِ تعلق و لگاؤ کی دلیل ہوگی، لیکن قدرت کی طرف سے اس کی موت بصورتِ شہادت مسافرانہ طور پر لکھی ہوئی تھی، لہٰذا یہاں دہلی میں تدفین کی نوبت نہ آئی، اور یہ خالی مقبرہ

---

[1] فتوحات فیروز شاہی کی اس موقع کی عبارت یہ ہے:
ومقبرہ سلطان معزالدین سام کہ دیوار غربی وتختہ ہائے اوکہنہ فرسودہ شدہ بود ہم نو کردہ آمداخ ۔۔تین فتوحات ص ۱۳
ترجمہ: ایلیٹ بحوالہ عہدِ اسلامی کا ہندوستان۔
جبکہ فرشتہ غزنین میں سلطان مقتول کی تدفین کا یوں ذکر کرتا ہے:
''بتاریخ بست ودوم شہر شعبان سلطان شہاب الدین را بغزنین رسانیدہ در خطیرہ کہ برائے دختر خود ساختہ بود دفن کردند'' دیکھئے تاریخ فرشتہ جلد اول زیرِ ترجمہ۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

تغلق کے عہد تک قائم رہا ہو، کیونکہ فتوحات میں بھی صرف مقبرہ کا ذکر ہے قطع نظر اس کے کہ سلطان وہاں مدفون بھی ہوئے یا نہیں، تو اس حد تک فتوحات کی یہ عبارت باقی تواریخ اور نفسِ حقیقت کے معارض ومتصادم نہیں بنے گی، فقط واللہ اعلم۔ اس لئے تاریخی طور پر تو معاملہ صاف ہے کہ سلطان کا مدفن غزنین ہے، دہلی نہیں، سب کتبِ تواریخ کی یہی شہادت ہے۔

دھمیک میں سلطان کی قبر کیوں؟

لیکن خود غزنین میں سلطان کا دفن ہونا میرے خیال میں بڑی ٹیڑھی کھیر ہے، اور ایک معمہ ہے، نہ سمجھنے کا، نہ سمجھانے کا۔ ایک طرف تو سب کتبِ تاریخ سلطان کی میت کے غزنین لیجانے اور وہاں تدفین ہونے کا ذکر کرتی ہیں، لیکن دوسری طرف ہمیں تاریخی لٹریچر، سفرناموں، سوانح سے متعلقہ کتب میں ایسی خبر نہیں ملتی کہ کسی نے غزنین میں سلطان کی قبر دیکھی ہو، اس کا حال لکھا ہو، اس کے بوسیدہ یا آباد ہونے، چہل پہل یا ویرانی ہونے کا نقشہ کھینچا ہو، آخر تدفین اگر غزنی میں ہوئی تھی، تو وہ قبر یا مقبرہ بعد میں بھی موجود ہونا چاہئے تھا کہ سیاح وغیرہ واردین، صادرین جو بھی وہاں جاتے اس کے مقبرہ کو دیکھتے اس کا حال بیان کرتے، لیکن ایسا کچھ بھی کم از کم ہمیں تو تاریخ وسوانح میں نہیں ملا، افغانستان میں اور مشاہیر کی قبریں ویادگاریں بھی ہیں، کابل میں بابر کا مقبرہ، ہرات میں ملا جامی، امام رازی، واعظ کاشفی کے مقابر ہیں، غزنین میں حکیم سنائی (صاحبِ حدیقہ) مدفون ہیں، تاریخ کے مختلف ادوار میں اور قریبی عہد کے سفر ناموں ولٹریچر میں ان کا عام تذکرہ ملتا ہے، جبکہ سلطان شہاب کی قبر کا کوئی پتہ ونشان غزنی میں تدفین کے تذکرے کے علاوہ نہ تاریخ میں ملتا ہے، اور نہ فی الواقعہ آج یا ماضی قریب میں موجود رہا ہے، 1933ء میں علامہ اقبال، سید سلیمان ندوی اور سر راس مسعود نے کابل کے بادشاہ نادر شاہ کی دعوت پر افغانستان کا سرکاری دورہ کیا، غزنین بھی ان کا جانا ہوا، اور سید سلیمان ندوی نے ''سیر افغانستان'' کے نام سے اس سفر کا مفصل ودلچسپ حال لکھا ہے، غزنی کے سفر کے مشاہدات وتاثرات لکھے، غزنی میں ہی سلطان محمود غزنوی اور ان کے والد سلطان سبکتگین کی قبریں موجود ہیں، لیکن سلطان شہاب کے قبر کا یہاں کوئی اتہ پتہ نہیں، خیر خبر، ذکر مذاکرہ نہیں۔

نواب امتیاز الدین اور فخرِ پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب

نواب امتیاز الدین صاحب تقسیمِ ملک سے پہلے 40ء کے عشرے میں ضلع جہلم کے پولیس سپرینڈنٹ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

تھے، تاریخ سے آپ کو بڑا لگاؤ تھا، جہلم میں اپنی ملازمت کے مختصر عرصہ میں انہوں نے جہلم کے تاریخی مواقع اور مقامات کا خود جا جا کر جائزہ لیا اور دورہ کیا، اسی سلسلہ میں وہ دھمیک سلطان شہاب کے مقامِ شہادت پر بھی آئے، اور یہاں آپ کو سلطان شہاب کی غیر معروف اور گمنام قبر کی زیارت بھی کروائی گئی، اس کے بعد انہوں نے جہلم کے ایک اخبار (نئی زندگی) میں ایک مضمون شائع کرایا، اور محکمہ آثارِ قدیمہ کی توجہ دھمیک کی طرف دلائی کہ وہ سلطان کی قبر کی خبر لے، اور اس تاریخی یادگار کو محکمہ کی تولیت وتحویل میں لے کر محفوظ کرائے اور یادگار بنائے، اس سلسلے میں جہلم ہی کے ایک صاحب ذوق جناب محمد اسلم صاحب (بکرالہ ضلع جہلم) نے سید سلیمان ندوی کی طرف بھی رجوع کیا، اور ان کے رسالہ ''معارف'' اعظم گڑھ میں سوال نامہ بھیجا کہ اس امر کی تحقیق کرائی جائے کہ دھمیک میں سلطان شہاب کی قبر ہونا تاریخی استناد رکھتا ہے یا نہیں (تاکہ محکمہ آثارِ قدیمہ کو مضبوط بنیاد فراہم ہو ایک تاریخی یادگار کے متعلق)

اس سوالنامہ کے جواب میں معارف میں ریاست علی ندوی صاحب مرحوم کا مفصل مقالہ شائع ہوا اور سلطان کے حوالے سے مختلف حل طلب مسائل کی تحقیق کی گئی اور دھمیک میں سلطان کے مدفون ہونے اور یہاں سلطان کے مرقد ہونے کی قطعی طور پر تردید کی اور تاریخی حوالوں سے اسی کو ثابت رکھا کہ سلطان کے یہاں مقتول ہونے کے بعد میت یہاں سے غزنین لے جائی گئی تھی، اس کے بعد معارف میں ہی ستمبر 44ء میں جناب اسلم صاحب کا بھی ایک مضمون دھمیک کے محلِ وقوع وغیرہ کے متعلق مورخین کے بیانات کے تناظر میں شائع ہوا، یہ مفصل مقالہ ریاست علی ندوی صاحب کی تصنیف ''عہدِ اسلامی کا ہندوستان'' کا جزء بن کر 1950ء میں ہندوستان سے شائع ہوا (پاکستان میں اس کتاب کا ایڈیشن مئی 2001ء میں تخلیقات لاہور نے شائع کیا یہ ایڈیشن ہمارے پیشِ نظر ہے، امجد)

اس طرح 40ء کے عشرے میں دھمیک میں سلطان کے مقبرے کو قومی یادگار بنانے اور محکمہ آثار کی تحویل میں دینے کی جو تحریک SP صاحب جہلم کی مساعی سے شروع ہوئی تھی، وہ موقوف ہوگئی۔

دوبارہ اس تحریک کو 90ء کے عشرے میں جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب دام اقبالہ نے شروع کیا، جب انہوں نے پاکستان کے میزائل پروگرام کو قومی ہیروز کے نام سے موسوم کرنے کا سلسلہ شروع کیا، تو انڈیا کے پرتھوی میزائل کے جواب میں غوری میزائل ڈیزائن ہوا، اور ساتھ ہی سلطان غوری کے مقبرہ کی دھمیک میں تعمیرِ جدید ہوئی، اب کے بار محکمہ آثار کا روڑا درمیان میں نہیں اٹکایا گیا، اور ڈاکٹر صاحب نے اپنی ذاتی دلچسپی میں سلطانی مقبرہ کی تعمیر کا سلسلہ شروع کر کے تکمیل تک پہنچایا۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

ہم دھمیک میں سلطان کے مقبرہ کا وِزٹ کر کے باہر نکلے، تو قریبی مسجد میں جا کر نماز پڑھی، جو بالکل لب سڑک ہے، مسجد سے نکل کر ہمیں اتفاق سے ایک صاحب ملے جو صاحبِ علم اور صاحبِ ذوق تھے، اور اسی علاقے کے تھے، آگے کہیں ان کا گاؤں تھا، وہاں جا رہے تھے، ہم نے کچھ معلومات لینے کی خاطر ان سے دعاء سلام کی، بڑے خوش خلق تھے، اور بہت قیمتی معلومات انہوں نے ہمیں دیں، جن میں سے یہ بات بڑی اہم تھی کہ جب ہم نے ان سے پوچھا، ڈاکٹر صاحب کے پاس کیا قرائن یا ثبوت اس بات کے تھے کہ غوری یہاں مدفون ہے؟ ان کے بقول ڈاکٹر صاحب کا میلان ورجحان یہی تھا کہ غوری یہیں مدفون ہوں گے، انہوں نے اپنی حد تک تحقیق کے لئے یہاں اس پورے ٹبے کی کھدائی کرائی، جو غوری کی قبر کی حیثیت سے جانا جاتا تھا، اور کافی گہری کھدائی کرائی، کھدائی میں ان کو ایک چیز تو یہ ملی کہ انسانی پنڈلی کی ایک لمبی ہڈی برآمد و دریافت ہوئی، جس کی لمبائی 37 انچ تھی، پنڈلی کی یہ لمبائی یہاں کے لوگوں کے قد کاٹھ کے اعتبار سے واقعی کافی زیادہ ہے، اس طرح کے لمبے دڑنگے، چوڑے چکلے لوگ خراسانی و ایرانی لشکروں میں ہی ازمنہ وسطیٰ کے مسلم فاتحین کے ساتھ آتے تھے، یہ گویا اس بات کا بڑا واضح قرینہ تھا کہ پنڈلی کی یہ ہڈی سلطان غوری کے کسی لشکری، باڈی گارڈ، محافظ کی ہوگی، جو سلطان کے خیمہ پر حملہ کے دوران مارا گیا، چنانچہ مقبرہ کے احاطہ میں ایسے تین محافظ سپاہیوں کی قبریں موجود ہیں، دوسری چیز جو ڈاکٹر صاحب کو کھدائی سے منکشف ہوئی، وہ یہ کہ کھدائی کے نتیجے میں قبر کے نیچے تک کھدائی کے بعد عین اس قبر کے نیچے ایک دوسری قبر کے آثار نظر آئے، جو پکی ہوئی اینٹوں سے چنی گئی تھی، یہ امر ڈاکٹر صاحب کے لئے قریب قریب یقینی اطمینان کا باعث بن گیا کہ یہ شاہی قبر ہے، کیونکہ تاریخ سے اس کا پتہ ملتا ہے کہ ان قدیم بادشاہوں اور بڑے نامور لوگوں کی قبروں کے سلسلہ میں اس کا اہتمام کیا جاتا تھا کہ اصل قبر گمنام وخفیہ رہے، چنانچہ ہندوستان کے خود مغلوں کے ہاں بھی یہ بات ملتی ہے کہ بادشاہ کی وفات پر چند ایک جیسی قبریں بنا کر رات کے اندھیرے میں ان میں سے کسی ایک قبر میں بادشاہ کو اس کا سب سے قریبی شخص سپردِ خاک کرتا، دوسروں کو تو پتہ بھی نہ چلتا کہ ان میں سے کس قبر میں بادشاہ مدفون ہے، تا کہ کوئی بعد میں قبر کی بے حرمتی نہ کرے، یا میت کو نکالنے کی کوشش نہ کرے، کہ کوئی بدخواہ جتنی دیر میں اصل قبر تلاش کرے گا، اتنی دیر میں لوگ پہنچ جائیں گے، اور اصل قبر دست برد سے محفوظ رہے گی، اسی طرح غوری کی قبر بھی زمین کی گہرائیوں میں کئی تہہ بہ تہہ خالی قبروں کے نیچے بنی ہوگی، ظاہر ہے کہ بادشاہ کے علاوہ یہ اہتمام کسی اور کے قبر کے لئے کرنے کی ضرورت نہ تھی، اس پسماندہ اور دور دراز کے گاؤں میں کسی اور کے لئے اس طرح کے پاپڑ بیلے جانے کا تصور بھی نہیں ہوتا۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں گزارش

چھوٹا منہ ہے بڑی بات کرنے لگا ہوں، بلکہ جسارت ہی سمجھنی چاہے، لیکن کہے بغیر رہا بھی نہیں جاتا۔
ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ بعض قومی اخبارات میں وقتاً فوقتاً آپ کے قومی وملی مسائل پر فکرانگیز مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں، آپ ایک مفصل مضمون دھمیک کے مقبرہ کی تعمیر اور یہاں سلطان شہید کے مدفون ہونے کے متعلق اپنے نقطہ نظر اور اس کے آثار وقرائن پر بھی تحریر فرما کر شائع فرمادیں، ہوسکتا ہے اس طرح کا مواد ڈاکٹر صاحب پہلے شائع بھی کر چکے ہوں، کیونکہ دھمیک کے مقبرہ کی تعمیر 1995ء میں ہوئی ہے، اگر ایسا مواد ریکارڈ پر آچکا ہے، تو ہمیں اس کا پتہ ونشان اور حوالہ مل جائے، بہرحال تاریخ کے ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے غوری کے مدفن کے باب میں میرے لئے یہ ایک تشنہ باب ہے، کوئی ہے جو ہماری تشنگی کو بھی دور کرے، اور تاریخ کے ایک الجھے ہوئے باب کو بھی سلجھائے؟

گوئے توفیق وسعادت درمیاں افگندہ اند　　　کس بمیداں نمی آئد سواراں راچہ شد

فقط والسلام　　واللہ اعلم بالصواب۔ امجد

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

بسلسلہ : تاریخی معلومات

مولانا طارق محمود

ماہِ شوال: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات

r ...... ماہِ شوال ۵۵۱ھ: میں حضرت ابوعبداللہ محمد بن عبیداللہ بن سلامہ بن عبیداللہ بن مخلد کرخی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۲۷۷)

r ...... ماہِ شوال ۵۵۲ھ: میں حضرت ابوعمرو عثمان بن علی بن محمد بن علی بخاری بیکندی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۳۳۷)

r ...... ماہِ شوال ۵۵۲ھ: میں حضرت ابوبکر محمد بن عبداللطیف بن محمد بن ثابت خجندی اصبہانی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۳۸۷)

r ...... ماہِ شوال ۵۵۳ھ: میں حضرت ابوالحسن علی بن عساکر بن سرور مقدسی خشاب رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۳۵۶)

r ...... ماہِ شوال ۵۵۵ھ: میں حضرت ابوالفتوح محمد بن ابوجعفر محمد بن علی بن محمد طائی ہمذانی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۳۶۱)

r ...... ماہِ شوال ۵۵۹ھ: میں حضرت ابوالخیر محمد بن احمد بن محمد بن عمر بن قاسم بن عبداللہ بن علی بن اسحاق بن سندار اصبہانی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۳۷۹)

r ...... ماہِ شوال ۵۶۰ھ: میں حضرت ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن ابوالعباس اصبہانی للباد رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۳۵۱)

r ...... ماہِ شوال ۵۶۰ھ: میں حضرت ابوالمظفر سعید بن سہل بن محمد بن عبداللہ نیشاپوری خوارزمی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۴۲۳)

r ...... ماہِ شوال ۵۶۱ھ: میں حضرت ابوالحسن علی بن احمد بن علی بن احمد بن جعفر قرشی حرستانی دمشق رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۴۲۱)

r ...... ماہِ شوال ۵۶۱ھ: میں حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن علی صنہاجی اشیری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۴۶۷)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

r ...... ماہِ شوال ۵۶۲ھ: میں حضرت ابومحمد عبدالواحد بن حسین بن عبدالواحد بن بارزی بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۴۶۹)

r ...... ماہِ شوال ۵۶۳ھ: میں حضرت ابوالمحاسن یوسف بن عبداللہ بن بندار دمشقی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۵۱۴)

r ...... ماہِ شوال ۵۶۴ھ: میں حضرت ابوالحسن علی بن قاضی ابوالمعالی محمد بن قاضی زکی یحییٰ بن علی قرشی شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۵۱۹)

r ...... ماہِ شوال ۵۶۵ھ: میں سلطان قطب الدین مودود بن اتابک زنگی ترکی اعرج کا انتقال ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۵۲۲)

r ...... ماہِ شوال ۵۶۶ھ: میں حضرت ابومسعود عبدالرحیم بن ابن ابی الوفاء علی بن حمد بن عیسیٰ اصبہانی حاجی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۵۷۶)

r ...... ماہِ شوال ۵۶۷ھ: میں مشہور شاعر ابوالفتوح نصر اللہ بن عبداللہ بن مخلوف لخمی اسکندری کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۵۴۶)

r ...... ماہِ شوال ۵۶۸ھ: میں حضرت ابوالخیر عبدالرحیم بن محمد بن احمد بن حمدان بن موسیٰ اصبہانی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۵۷۵، طبقات الحفاظ، ج۱ ص ۴۷۴، تذکرۃ الحفاظ، ج۴ ص ۷۹)

r ...... ماہِ شوال ۵۷۲ھ: میں حضرت ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن اسماعیل بن علی بن محمد بن اسماعیل بن ولید عثمانی دیباجی اسکندرانی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۵۹۷)

r ...... ماہِ شوال ۵۷۴ھ: میں حضرت ابوالخطاب عمر بن محمد بن عبداللہ بن خضر بن مسافر علیمی دمشق سفار رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۱ ص ۵۰)

r ...... ماہِ شوال ۵۷۵ھ: میں حضرت عتیقہ بنت عبداللہ بن وہبان رحمہا اللہ کا انتقال ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۵۵۱)

r ...... ماہِ شوال ۵۷۵ھ: میں حضرت ابوالحسن علی بن احمد بن محمد ہاشمی علوی حسینی زیدی بغدادی شافعی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج۲۱ ص ۱۰۵)

r ...... ماہِ شوال ۵۷۵ھ: میں عباسی خلیفہ ابومحمد حسن بن مستنجد باللہ یوسف بن مقتفی محمد بن مستظہر احمد بن مقتدی ہاشمی عباسی کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۱ ص ۷۰)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

r ...... ماہِ شوال ۵۷۵ھ: میں حضرت ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن عمر بن سالم بن عبداللہ بن حسن علوی بغدادی شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (طبقات الحفاظ، ج ۱ ص ۴۸۴)

r ...... ماہِ شوال ۵۷۸ھ: میں حضرت ابوالمظفر حسن بن وزیر ہبۃ اللہ بن محمد بن علی بن مطلب بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۹۸)

r ...... ماہِ شوال ۵۸۲ھ: میں حضرت ابومحمد عبداللہ بن بری بن عبدالجبار بن بری مقدسی مصری نحوی شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۱۳۷)

r ...... ماہِ شوال ۵۸۴ھ: میں حضرت قاضی عمادالدین ابوالعلاء عمر بن شمس الائمہ ابوالفضل بکر بن محمد انصاری جابری بخاری زرنجری رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۱۷۳)

r ...... ماہِ شوال ۵۸۴ھ: میں مشہور شاعر ابوالفتح محمد بن عبیداللہ تعاویذی بغدادی کا انتقال ہوا۔

(سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۱۷۶)

r ...... ماہِ شوال ۵۸۵ھ: میں حضرت قاضی ابوطالب محمود بن علی بن ابوطالب تمیمی اصبہانی شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۲۲۷)

r ...... ماہِ شوال ۵۸۶ھ: میں حضرت ابوبکر محمد بن عبداللہ بن یحیٰ بن فرج بن جد فہری لبلی اشبیلی مالکی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۱۷۸)

r ...... ماہِ شوال ۵۹۵ھ: میں حضرت ابوالحسن مسعود بن ابومنصور بن محمد بن حسن اصبہانی جمال خیاط رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۲۶۸)

r ...... ماہِ شوال ۵۹۷ھ: میں حضرت ابوعلی عمر بن علی بن عمر حربی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا۔

(سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۳۵۴)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

علم کے مینار مولانا محمد ناصر

مسلمانوں کے علمی کارناموں وکاوشوں پر مشتمل سلسلہ

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ

(احادیث کی نقد وجرح کے امام)

آپ کا نام یحییٰ ہے، اور والد کا نام معین ہے، اسی نسبت سے آپ کو ابنِ معین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اور آپ کی کنیت ابوزکریا ہے، آپ کے دادا کی کنیت بعض حضرات کے بقول ابنِ عون ہے، جبکہ بعض اہلِ علم نے آپ کے دادا کی کنیت ابنِ غیاث بتلائی ہے۔ [۱]

امام ابنِ معین رحمہ اللہ نے اپنی سنِ ولادت کے بارے میں فرمایا کہ میں ۱۵۸، ہجری میں پیدا ہوا، جبکہ آپ کا انتقال ۲۳۳ھ میں ہوا۔ [۲]

کہا جاتا ہے کہ امام ابنِ معین کا تعلق بغداد کے ایک شہر انبار سے تھا، جو دریائے فرات کے قریب واقع تھا، آپ بغداد میں ہی پروان چڑھے، آپ کے ہم عصر وہم زمانہ اہلِ علم حضرات میں علی بن مدینی، امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ اور ابوبکر بن ابی شیبہ زیادہ مشہور ہیں، گویا یہ بڑے بڑے حدیث کے امام آپ کے ساتھی تھے، اور ان حضرات نے اکٹھے ہی تربیت حاصل کی، اور ان سب حضرات میں امام یحییٰ بن معین کو ایک خاص شان اور مرتبہ حاصل تھا۔ [۳]

جبکہ آپ کا آبائی علاقہ خراسان کو قرار دیا گیا ہے، اسی وجہ سے آپ کو خراسانی الاصل بھی کہا جاتا ہے، وہاں سے آپ مصر تشریف لائے، اور مصر میں تحصیلِ علم میں مشغول ہوئے، وہاں سے آپ عراق تشریف لے

---

[۱] یحیی بن معین أبو زکریا المری مولاهم هو : الإمام، الحافظ، الجهبذ، شیخ المحدثین، أبو زکریا یحیی بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام .وقیل :اسم جده :غیاث بن زیاد بن عون بن بسطام الغطفانی، ثم المری مولاهم، البغدادی، أحد الأعلام. ولد :سنة ثمان وخمسین ومائة (سیراعلام النبلاء للذهبی، ج ۱۱، ص ۷۱، وص ۷۲، تحت ترجمة یحییٰ بن معین ابوزکریا، کذا فی تاریخ بغداد للخطیب بغدادی، وتهذیب الکمال فی اسماء الرجال، تحت ترجمة: یحیی بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام)

[۲] قال أبو زرعة الدمشقی :قال یحیی بن معین :ولدت سنة ثمان وخمسین ومئة (تهذیب الکمال فی اسماء الرجال للمزی متوفیٰ ۷۴۲ھ، ج ۳۱، ص ۵۶۴ الیٰ ص ۵۶۵، تحت ترجمة یحیی بن معین بن عون)

[۳] (کذا فی سیراعلام النبلاء للذهبی، ج ۱۱، ص ۷۸، تحت ترجمة یحییٰ بن معین ابوزکریا)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

آئے، اور عراق سے آپ مدینہ منورہ تشریف لائے، جہاں آپ کا انتقال ہوا۔ [۱]

آپ نے ابنِ مبارک، ہشیم، اسماعیل بن عیاش، عباد بن عباد، اسماعیل بن مجالد بن سعید، یحیٰ بن زکریا بن ابوزائدہ، معتمر بن سلیمان، سفیان بن عیینہ، غندر، ابومعاویہ، حاتم بن اسماعیل، حفص بن غیاث، جریر بن عبدالحمید، عبدالرزاق، مروان بن معاویہ، ہشام بن یوسف، عیسی بن یونس، وکیع، معن، ابوحفص ابار، عمر بن عبید، علی بن ہاشم، یحیٰ قطان، ابنِ مہدی، اور عفان جیسے ائمۂ حدیث کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا، ان کے علاوہ بھی عراق، حجاز، جزیرہ، شام اور مصر کے بہت سے اہلِ علم سے سماعت اور علم حاصل کیا ہے۔ [۲]

جبکہ آپ سے مشہور امام احمد بن حنبل، محمد بن سعد، ابوخیثمہ، ہناد بن سری، اور ان کے کئی ساتھی، اور امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، عباس دوری، ابوبکر صاغانی، عبدالخالق بن منصور، عثمان بن سعید دارمی، ابوزرعہ، ابوحاتم، اسحاق کوسج، ابراہیم بن عبداللہ بن جنید، معاویہ بن صالح اشعری، حنبل بن اسحاق، صالح بن محمد جزرہ، احمد بن ابوخیثمہ، ابوبکر احمد بن علی مروزی، ابومعین حسین بن حسن رازی، محمد بن عثمان بن ابوشیبہ، مطین، مضر بن محمد اسدی، مفضل بن غسان غلابی، ابوزرعہ نصری، احمد بن محمد بن عبیداللہ تمار، عبداللہ بن احمد، محمد بن صالح کیلجہ، علی بن حسن ماغمہ، عبید عجل، حسین بن محمد، محمد بن وضاح، جعفر فریابی، موسی بن ہارون، ابویعلی موصلی، احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی، اور ان کے علاوہ دیگر کئی حدیث کے بڑے بڑے اماموں نے آپ سے علم حاصل کیا، اور احادیث روایت کی ہیں۔ [۳]

ابوسعید حداد (متوفیٰ ۲۲۱/۲۲۲ھ) جنہیں امام یحیٰ بن معین نے معتبر اور ثقہ قرار دیا ہے، نے فرمایا کہ علم میں تمام لوگ یحیٰ بن معین کے عیال میں سے ہیں تو ابنِ رومی نے کہا کہ یہ بات سچ ہے، دنیا میں یحیٰ بن معین کے مثل کوئی نہیں، لوگ اس کثرت سے یحیٰ بن معین کے دروازے پر علم حاصل کرنے پہنچے ہیں، کہ کسی اور کے دروازے پر اس کثرت سے نہیں پہنچے۔ [۴]

---

[۱] (کذا فی تهذیب الکمال فی اسماء الرجال للمزی متوفیٰ ۷۴۲ھ، ج ۳۱، ص ۵۶۴ الیٰ ص ۵۶۷، تحت ترجمة یحیی بن معین بن عون)

[۲] (کذا فی سیر اعلام النبلاء للذهبی، ج ۱۱، ص ۷۲، تحت ترجمة یحییٰ بن معین ابوزکریا)

[۳] (کذا فی سیر اعلام النبلاء للذهبی، ج ۱۱، ص ۷۲، و ص ۷۳، تحت ترجمة یحییٰ بن معین ابوزکریا)

[۴] عبد الخالق بن منصور قال :قلت لابن الرومی: سمعت أبا سعید الحداد یقول :الناس کلهم عیال علی یحیی بن معین .فقال :صدق ما فی الدنیا أحد مثله، سبق الناس إلی هذا الباب الذی هو فیه، لم یسبقه إلیه أحد (تاریخ بغداد للخطیب بغدادی، ج ۱۴، ص ۱۸۸، تحت ترجمة یحیی بن معین بن عون)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

چنانچہ امام بخاری (ولادت۱۹۴ھ، وفات ۲۵۶ھ) جیسے حدیث کے جلیل القدر امام نے بھی اپنی جامع، صحیح بخاری میں براہِ راست امام یحییٰ بن معین سے روایت نقل کی ہے۔ ۱؎

اسی طرح امام مسلم (ولادت۲۰۴ھ، وفات ۲۶۱ھ) نے بھی صحیح مسلم میں براہِ راست امام یحییٰ بن معین سے حدیث روایت کی ہے۔ ۲؎

امام ابوداؤد (ولادت۲۰۲ھ، وفات ۲۷۵ھ) نے ابوداؤد میں براہِ راست امام یحییٰ بن معین سے کئی احادیث اور روایات نقل کی ہیں جبکہ امام احمد بن حنبل (ولادت۱۶۴ھ، وفات ۲۴۱ھ) نے بھی مسند احمد میں براہِ راست امام یحییٰ بن معین سے روایت نقل کی ہے۔ ۳؎

جبکہ امام ترمذی (ولادت۲۰۹ھ، وفات۲۷۹ھ) اور امام ابنِ ماجہ (ولادت ۲۰۹ھ، وفات۲۷۳ھ) نے محض ایک واسطہ سے امام یحییٰ بن معین سے حدیث روایت کی ہے۔ ۴؎

غرضیکہ احادیث کی سند میں امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا نام بہت معروف ومشہور ہے، اور صحاحِ ستہ کی سب کتابوں میں اور احادیث کے دیگر ذخیروں میں ان سے منقول روایات بکثرت منقول اور جابجا پھیلی ہوئی ہیں۔

اسی وجہ سے یحییٰ بن معین کے ہم عصر ابنِ مدینی (ولادت۱۶۱ھ، وفات۲۳۴ھ) فرماتے ہیں کہ بصرہ، کا علم یحییٰ بن ابوکثیر اور قتادہ کے ذریعہ پھیلا ہے، اور کوفہ، کا علم ابواسحاق اور اعمش کے ذریعہ پھیلا ہے، اور حجاز، کا علم ابن شہاب اور عمرو بن دینار کے ذریعہ پھیلا ہے، ان چھ حضرات کا علم بارہ افراد کے ذریعہ پھیلا ہے، جن میں ابن ابی عروبہ، معمر، شعبہ، حماد بن سلمہ، سفیان، مالک، اوزاعی، ابن اسحاق، ہشیم، ابوعوانہ، یحییٰ بن سعید، اور یحییٰ بن ابوزائدہ، ابنِ مبارک، ابنِ مہدی، یحییٰ بن آدم، کے نام قابلِ ذکر ہیں، اور ان سب حضرات کا علم امام یحییٰ بن معین میں جمع ہوجاتا ہے۔ گویا کہ بصرہ، کوفہ اور حجاز میں پھیلنے والے علم کا منبع اور سرچشمہ امام موصوف یحییٰ بن معین رحمہ اللہ ہی ہیں۔ ۵؎

۱؎ (ملاحظہ ہو: بخاری، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما)

۲؎ (ملاحظہ ہو: مسلم، باب ندب النظر إلی وجہ المرأۃ وکفیہا لمن یرید تزوجہا)

۳؎ (ملاحظہ ہو: ابوداؤد، باب السواک من الفطرۃ، ومسند احمد، رقم الحدیث ۴۵۱، مسند عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ)

۴؎ (ملاحظہ ہو: ترمذی، باب ما جاء فی ذکر الموت وابن ماجہ، باب ذکر القبر والبلی)

۵؎ (کذا فی سیر اعلام النبلاء للذہبی، ج ۱۱، ص۷۸، و ۷۹، تحت ترجمۃ یحییٰ بن معین ابوزکریا)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

روایت ہے کہ صالح بن محمد (ولادت ۲۰۵ھ) جنہوں نے امام ابنِ معین اور امام احمد بن حنبل دونوں سے سماعت اور علم حاصل کیا ہے، سے کسی نے پوچھا کہ امام یحییٰ بن معین اور امام احمد بن حنبل میں سے زیادہ بڑا عالم کون ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا کہ امام احمد بن حنبل تو فقہ اور احکام میں اختلاف کو زیادہ جاننے والے ہیں، اور یحییٰ بن معین احادیث کے راویوں کے تعارف کو زیادہ جاننے والے ہیں۔

احادیث کے راویوں کے حالات سے واقفیت کے علم کو اسماء الرجال کا علم کہا جاتا ہے۔

امام ابوداؤد نے بھی اسماء الرجال کے علم میں امام ابنِ معین کو بڑا عالم قرار دیا ہے۔ [۱]

امام نسائی نے ابنِ معین کو حدیث کے اماموں میں سے ایک امام اور ثقہ و معتبر قرار دیا ہے۔ [۲]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام یحییٰ بن معین کو احادیث کی اسناد میں موجود راویوں کے تعارف اور اُن کے حالات کے علم یعنی اسماءُالرجال کے علم میں بڑا مقام حاصل ہے۔

اسی وجہ سے احادیث کی سند میں موجود راویوں کے مستند اور غیر مستند ہونے اور راویوں کی جرح اور تعدیل میں امام ابنِ معین کی بات کو بہت اہمیت حاصل ہے، چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ جیسے بڑے محدث نے بھی ترمذی کی کئی احادیث کو امام ابنِ معین کے قول کی بنیاد پر صحیح یا ضعیف قرار دیا ہے۔ [۳]

امام ابنِ معین کے اتنے بڑے عالم ہونے کے باوجود خوفِ خدا کی یہ حالت تھی کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک حدیث بیان کرنے کے بعد اس ڈر سے رات بھر جاگتا ہوں کہ کہیں میں نے اس حدیث کے بیان کرنے میں خطاء اور غلطی نہ کی ہو۔ [۴]

امام احمد نے ابنِ رومی سے فرمایا کہ ابوزکریا (یعنی یحییٰ بن معین) کی صحبت کو اختیار کرو، اس لئے کہ یحییٰ بن معین احادیث میں پیدا ہونے والی خطا کو پہچانتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ یحییٰ بن معین سے سماعت کرنے سے سینوں میں علم کی جستجو کو تسکین حاصل

---

[۱] (كذا فی تاريخ بغداد للخطيب بغدادی، ج۱۴، ص۱۸۶، تحت ترجمة يحيى بن معين بن عون)

[۲] وقال النسائی :أبو زكريا أحد الأئمة فی الحديث، ثقة، مأمون (سيراعلام النبلاء للذهبی، ج۱۱، ص۷۷، تحت ترجمة يحيىٰ بن معين ابوزكريا)

[۳] (ملاحظه هو: ترمذی، باب ما جاء فی صفة خيل الجنة، وباب ومن سورة الحجرات)

[۴] (كذا فی تاريخ بغداد للخطيب بغدادی، ج۱۴، ص۱۸۸، تحت ترجمة يحيى بن معين بن عون)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

ہوتی ہے۔

امام ابنِ معین کے علم کے میدان میں بلند مرتبہ ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسے جلیلُ القدر امام، امام ابن معین رحمہ اللہ کی مجلس میں احادیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کا علم حاصل کرنے کے لئے آتے تھے، اور امام ابنِ معین جو فرماتے تھے، اُسے امام احمد بن حنبل لکھ لیا کرتے تھے، اسی وجہ سے امام احمد بن حنبل اپنے اس عظیم استاد امام یحییٰ بن معین کو، اُن کے نام کے بجائے اُن کی کنیت یعنی ابوزکریا کہہ کر یاد کرتے تھے۔

نیز امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں ایک ایسے آدمی ہیں، جنہیں اللہ نے اس شان سے پیدا کیا ہے کہ وہ جھوٹوں کے جھوٹ کو ظاہر کرتے ہیں، یعنی موضوع ومن گھڑت احادیث اور کذاب وجھوٹے راویوں کی شناخت اور چھان پھٹک میں خوب ماہر ہیں۔ [۱]

ابوحاتم رازی نے فرمایا کہ جب آپ کسی ایسے شخص کو دیکھو جو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے محبت رکھتا ہے، تو آپ سمجھ لو کہ وہ سنت کا پیروکار ہے، اور جب آپ کسی ایسے شخص کو دیکھو جو امام یحییٰ بن معین سے بُغض رکھتا ہے، تو آپ سمجھ لو کہ وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔

محمد بن ہارون فلاس مخرمی (متوفیٰ ۲۶۵ھ) نے فرمایا کہ جب کوئی شخص امام ابنِ معین کی گستاخی اور اُن سے نفرت کا اظہار کررہا ہو، تو آپ سمجھ لینا کہ وہ جھوٹی حدیثیں گھڑنے والا جھوٹا اور کذاب ہے، اس لئے کہ امام یحییٰ بن معین کذاب اور جھوٹے لوگوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ [۲]

امام یحییٰ بن معین کا انتقال ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہونے سے سات یا آٹھ دن پہلے ۲۲ یا ۲۳/ ذی قعدہ ۲۳۳، ہجری میں پچھتر سال کی عمر مکمل کرکے چھہترویں سال میں ہوا۔

خطیب بغدادی (متوفیٰ ۴۶۳)، امام ابن عساکر (متوفیٰ ۵۷۱ھ) امام مزی (متوفیٰ ۷۴۲ھ) اور علامہ ذہبی (متوفیٰ ۷۴۸ھ) ودیگر کئی اہلِ علم حضرات نے امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کی وفات کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ امام یحییٰ بن معین کا حج کے دنوں سے پہلے ۲۳۳، ہجری کے ذی قعدہ کے مہینے میں مدینہ کے اندر انتقال ہوا، اور آپ کے غسل کے لئے بنوہاشم نے وہ چارپائی نکالی، جس پر نبی صلی

---

[۱] (كذا في تاريخ بغداد للخطيب بغدادي، ج۱۴، ص۱۸۴ الیٰ ص۱۸۶، تحت ترجمة يحيى بن معين بن عون)

[۲] (كذا في تاريخ بغداد للخطيب بغدادي، ج۱۴، ص۱۸۸، تحت ترجمة يحيى بن معين بن عون)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا گیا تھا، بعض عوام نے اس کو معیوب و نامناسب سمجھا، تو بنو ہاشم نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے تعلق رکھنے کی وجہ سے تمہارے سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہیں، اور امام یحیٰی بن معین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے محافظ ہونے کی وجہ سے اس بات کے اہل ہیں، کہ اُنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چارپائی پر غسل دیا جائے، چنانچہ امام صاحب موصوف کو اُسی چارپائی پر غسل دیا گیا، جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا گیا تھا، اور آپ کا نمازِ جنازہ مدینہ کے والی نے پڑھایا، اور آپ کو ذی قعدہ کے مہینہ میں جمعہ کے دن مدینہ کے بقیع نامی قبرستان میں دفن کیا گیا، جس میں کئی اُمّہات المؤمنین اور صحابہ، صحابیات دفن ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ بقیع کی مغفرت کی دعاء بھی فرمائی تھی۔ [۱]

آپ کے انتقال کے وقت ابراہیم بن منذر حزامی نے یہ اعلان کیا کہ جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے محافظ کا نمازِ جنازہ پڑھنا چاہے، تو وہ جنازہ پڑھنے کے لئے آجائے۔

آپ کی میت کے سامنے یہ بھی اعلان کیا گیا کہ یہ اس امام کا جنازہ ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے جھوٹ کو علیٰحدہ کیا کرتا تھا۔ [۲]

امام بابن عساکر (متوفی ۵۷۱ھ) نے ابراہیم بن منذر کے حوالہ سے امام یحیٰی بن معین کے جنازے کے بارے میں ایک اور واقعہ نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن منذر نے فرمایا کہ ایک آدمی نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو ایک جگہ جمع دیکھا، تو ان سے عرض کیا گیا کہ آپ حضرات یہاں کس لئے جمع ہیں، تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ ہم اس آدمی کا جنازہ پڑھنے کے لئے آئے ہیں، جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے جھوٹ کو علیٰحدہ کیا تھا، یعنی امام یحیٰی بن معین رحمہ اللہ۔ [۳]

اللہ تعالیٰ امام موصوف رحمہ اللہ پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

---

۱ (ملاحظہ ہو: مسلم، کتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها)

۲ (كذا فى تاريخ بغداد للخطيب بغدادى، ج۱۴، ص۱۹۰، تحت ترجمة يحيى بن معين بن عون)

۳ (كذا فى تاريخ دمشق لأبى القاسم على بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر متوفىٰ ۵۷۱ھ، ج۶۵، ص ۳۵، الىٰ ص۳۸و تهذيب الكمال فى اسماء الرجال ليوسف بن عبدالرحمن المزى متوفىٰ ۷۴۲ھ، ج۳۱، ص ۵۶۴ الىٰ ص۵۶۷، تحت ترجمة يحيى بن معين بن عون بن زياد بن بسطام)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

تذکرۂ اولیاء (باپُو کے چرنوں میں) مفتی محمد امجد حسین

اولیاءِ کرام اور سلف صالحین کے نصیحت آموز واقعات وحالات اور ہدایات وتعلیمات کا سلسلہ

حیاتِ لطیف الامت (قسط۷)

سلیقہ ونفاست

آپ کی طبعی سادگی، سلیقہ مندی (خوش ذوقی) ونفاست سے مزین تھی، سادگی کے ساتھ سلیقہ ونفاست جمع ہوتو سونے پرسہاگہ ہوتی ہے، ورنہ سادگی سادگی تو کیا ہوتی، کئی دفعہ اچھاخاصا ''پھوہڑ پن'' بن جاتی ہے۔ نفاست وخوش ذوقی آپ کے سب امور وعادات میں جھلکتی اور احوال واطوار سے چھلکتی تھی، اٹھنے بیٹھنے، رہنے سہنے، اوڑھنے بچھونے، سینے پرونے، کھانے پینے اور پکانے، سونے جاگنے، پڑھنے، پڑھانے، لکھنے لکھانے وغیرہ امورِ یومیہ میں بڑی خوش ذوقی وخوش سلیقگی برتتے تھے، جب تک صحت اچھی تھی، معمولاتِ یومیہ باقاعدگی وپابندی کے ساتھ اور لگے بندے اوقات کی رعایت کے ساتھ سرانجام دیتے تھے، قہوہ، چائے اور بعض کھانے، بنانے کا بھی اور استعمال کرنے کا بھی بڑا عمدہ ونفیس ذوق تھا، یاسمین قہوہ (چائنہ کا یاسمین ٹن پیک) آپ کا پسندیدہ مشروب رہا ہے، دم دے کر کے بناتے، چائے بھی خاص طریقے سے بناتے، بلکہ کسی زمانے میں ایک دیسی نسخہ کے مطابق چائے کی پتی کے متبادل ایک پتی بنائی تھی، اس کی چائے بناتے، فرماتے اس کے مضر اثرات نہیں ہیں، چائے میں میٹھا خوب تیز استعمال کرتے، اور تیز گرم چائے پیتے، فرماتے تھے، چائے کے جام (پیالی) میں تین صفتیں ہونی چاہئیں، ورنہ وہ چائے نہیں، لبریز ہو، لب دوز ہو، اور لب سوز ہو، یعنی پیالی لبالب بھری ہوئی ہو، میٹھی اتنی ہو کہ ہونٹ چپک چپک جاتے ہوں اور گرم اتنی ہو کہ لب جلنے لگیں، فرماتے تھے فیصل آباد قیام کے زمانے میں میرے لئے چائے کا کپ چائے پکنے پر چولہے سے اتارنے سے پہلے ہی بھرا جاتا تھا، چولہے سے اترنے پر اس کی گرمائش میرے ذوق کی رُو سے کم ہو جاتی تھی۔

سردیوں کے شروع میں زمانہ صحت میں تقریباً ہر سال، مختلف حلویات، کھجوروں کا حلوہ، گاجروں کا حلوہ، کدو کا حلوہ، اس طرح کی چیزیں بڑی لاگت، محنت اور نفاست سے تیار کرتے، اور یہ چیزیں عموماً سوغات

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

کی حیثیت سے بناتے کہ تھوڑا تھوڑا کر کے دوست احباب کی خدمت میں پیش کرتے، کچھ اپنے لئے چھوڑتے، اس طرح کی میٹھی ڈشوں میں ایک تو دیسی گھی ڈالنے کا اہتمام رکھتے، دوسرے ان میں مغزیات وغیرہ کافی ڈالتے، خصوصاً کشمش، یہ سب بڑی لذیذ وخوش ذائقہ مرکبات وحلویات آپ کی یادگار شمار ہوتی ہیں، میٹھا بہت کثرت سے کھاتے، لیکن بحمداللہ آپ کی شوگر آخری عمر تک کنٹرول رہی ہے، شوگر کا عارضہ آپ کو پیش نہیں آیا، فرماتے تھے، اس کا راز شائد میرے پیدل چلنے کا مستقل معمول ہے، جو ہر دور میں رہا ہے، اور بہت زیادہ رہا ہے۔

طہارت ونظافت

جسم ولباس کی پاکی وطہارت کے معاملے میں طبیعت بہت حساس تھی، معمولی چھینٹے بھی کہیں سے پڑ جاتے، تو آپ کو بڑی تشویش لاحق ہوتی کہ کپڑے یا جسم ناپاک نہ ہو گئے ہوں، وضو بہت احتیاط سے کرتے، آب دست (استنجا) میں تو اور زیادہ احتیاط کرتے، اور کافی پانی استعمال ہو جاتا، آخری عمر میں پیشاب بار بار آنے کا عارضہ آپ کو لاحق رہا، لیکن شروع سے بندھا ہوا یہ معمول آخر تک جاری رہا کہ استنجا دو مرحلوں میں کرتے، پہلے مٹی کے ڈھیلوں یا ٹشو پیپر سے استنجا کرتے، پھر پانچ دس منٹ کا وقفہ رکھ کر دوبارہ استنجا کرتے، یہ عمل مستحب درجے میں ایک اچھا عمل ہے، ہمارے اس زمانے میں عام طور پر رائج نہیں رہا، خصوصاً شہری اور مصروف زندگی میں ایسا معمول نباہنا بڑا مشکل ہے، لیکن آپ کا یہ زندگی بھر کا معمول رہا ہے، بہر حال اس قسم کی چیزیں اپنے اپنے ذوق اور مزاج پر مبنی ہوتی ہیں، ان میں کوئی تنگی اور سختی نہیں ہے۔ ع

وَلِلنَّاسِ فِيْمَا يَعْشِقُوْنَ مَذَاهِبُ

دینی حمیت اور ایمانی پختگی

دینی حمیت وغیرت کے حامل تھے، منبر ومحراب کے وارث تھے، راولپنڈی صدر میں اور اس سے پہلے فیصل آباد میں جہاں زندگی کا بیشتر حصہ گزرا ہے، دینی خدمات کا دائرہ آپ کا ان دونوں متمدن اور ترقی یافتہ شہروں میں دائر رہا ہے، ہر ذوق ومزاج کے، ہر طرح کے فکر ونظر کے حامل لوگوں سے واسطہ پیش آنا فطری بات ہے، بڑے شہروں میں تجدد وروشن خیالی یا آزاد خیالی کے نام پر بد دینی میں مبتلا لوگ بھی قدم قدم پر ملتے ہیں، جو بھانت بھانت کی بولیاں بولتے (اور قرآن وسنت کے علاوہ) گھاٹ گھاٹ کا پانی پیتے ہیں،

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

ایسے لوگوں سے آپ کا واسطہ پڑتا یا ان کے افکارِ پریشان کے اثرات پھیلتے دیکھتے، تو جلال میں آجاتے، اپنی نجی مجالس میں بھی اور دروس وخطبات وبیانات میں بھی اس کا محاسبہ وتجزیہ کرتے، اور تجدد کی آڑ میں بد دینوں کی تلبیسات کا پردہ چاک کرتے، گندم نما جوفروشوں کی اصلیت کھولتے۔ ؎

تو بہر رنگے کہ خواہی جامہ پوش　　　من از انداز قدت می شناسم

ترجمہ: تو جس روپ میں چاہے سامنے آ، میں تیرے قد کاٹھ سے ہی تجھے پہچان جاتا ہوں۔

اللہ رسول کی باتیں، شریعت کے احکام بڑی سادگی اور سلاست کے ساتھ عام فہم انداز میں لوگوں کے سمجھ اور فہم کے درجے پر اتر کر اپنے علمی درجے سے تنزلی کر کے پیش کرتے، نظریات کو بدیہیات بنا کر سمجھاتے، تو دین کی یہ سب باتیں بہت آسانی سے ہر ایک کو ذہن نشین ہو جاتیں، اور اپنی گہرائی کے ساتھ سمجھ آجاتیں۔

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا　　　میں نے جانا گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

(جاری ہے............)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

بے چینی، پریشانی وتکلیف کے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے چینی، پریشانی یا تکلیف کی حالت میں یہ پڑھتے تھے کہ:

يَا حَيُّ، يَا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ.

ترجمہ: یاحیُّ یاقیُّوم! میں آپ کی رحمت کے ذریعہ سے آپ سے مدد طلب کرتا ہوں (مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۱۸۷۵، واللفظ لہٗ؛ ترمذی، ابواب الدعوات عن انس بن مالک)

اورحضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو صبح شام یہ دعا پڑھنے کی وصیت فرمائی:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ، أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ، وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ.

ترجمہ: یاحیُّ یاقیُّوم! میں آپ کی رحمت کے ذریعہ سے آپ سے مدد طلب کرتا ہوں، میری حالت کی مکمل اصلاح فرمادیجئے، اور مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی میرے نفس کے حوالہ نہ فرمائیے (سنن کبریٰ نسائی، رقم الحدیث ۱۰۳۳۰، واللفظ لہٗ؛ مسند بزار، رقم الحدیث ۶۳۶۸)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

غم اور پریشانی کو خوشی سے تبدیل کرنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو جب بھی کوئی پریشانی اور غم پہنچے، اور وہ یہ دعا پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی اور غم کو خوشی سے تبدیل فرمادیتے ہیں، وہ کلمات یہ ہیں کہ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ، اِبْنُ عَبْدِکَ، اِبْنُ أَمَتِکَ، نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ، مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُکَ، أَسْأَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَکَ، أَوْ عَلَّمْتَهٗ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ، أَوْ أَنْزَلْتَهٗ فِیْ کِتَابِکَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ، وَنُوْرَ صَدْرِیْ، وَجَلَاءَ حُزْنِیْ، وَذَھَابَ ھَمِّیْ.

اے اللہ! میں آپ کا بندہ ہوں، آپ کے بندہ کا بیٹا ہوں، آپ کی بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی آپ کے ہاتھ میں ہے، میرے اوپر آپ ہی کا حکم چلتا ہے، میرے بارے میں آپ کا فیصلہ انصاف والا ہے، میں آپ سے آپ کے ہر اُس نام کے ذریعے سے سوال کرتا ہوں کہ جو آپ نے اپنے لیے تجویز فرمایا، یا آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ نام سکھایا، یا آپ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا آپ نے اپنے پاس غیب کے علم میں اسے محفوظ رکھا کہ آپ قرآن کریم کو میرے دل کی بہار، اور میرے سینے کا نور، اور میرے غم میں روشنی اور میری پریشانی کی دوری کا ذریعہ بنا دیجئے (مسند احمد، رقم الحدیث ۳۷۱۲؛ ابنِ حبان، رقم الحدیث ۹۷۲)

Idara Ghufran

قرض کی ادائیگی اور دشمن سے پناہ کی دعا

حضرت علی سے روایت ہے کہ ایک مکاتب (غلام) اُن کے پاس آیا، اور عرض کیا کہ میں خود کو آزاد کرانے کی قیمت ادا کرنے سے عاجز آچکا ہوں، اس لئے میری مدد کیجئے! تو حضرت علی نے فرمایا کہ میں آپ کو وہ کلمات سکھاتا ہوں جو مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے، اگر آپ پر صیر نامی جیسے بڑے پہاڑ کی طرح کا بھی قرض ہوا، تو اللہ آپ سے اُس قرض کو اُتار دے گا، آپ یہ دعا کیا کرو کہ:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ، وَأَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ.

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنا حلال مال دے کر حرام سے دُور رکھئے اور مجھے اپنے فضل کے ذریعے سے اپنے علاوہ دوسروں سے بے نیاز کر دیجئے (ترمذی، رقم الحدیث ۳۵۶۳، ابواب الدعوات؛ مسند احمد، رقم الحدیث؛ مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۱۹۷۳؛ مسند بزار)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے کہ:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ، وَغَلَبَۃِ الْعَدُوِّ، وَشَمَاتَۃِ الْأَعْدَاءِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں قرض کے غلبہ سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کی ملامت سے آپ کی پناہ حاصل کرتا ہوں (سنن نسائی، رقم الحدیث ۵۴۸۷؛ مسند احمد)

Idara Ghufran

مصیبت کو بھلائی سے بدلنے کی دعا

اُمُّ المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان بندے کو کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ یہ دعا کرتا ہے تو اللہ اس کو اس مصیبت میں اجر دیتے ہیں اور اس کو اُس مصیبت سے اچھا بدلہ عطا فرماتے ہیں، وہ دعا یہ ہے کہ:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ، وَأَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا

ترجمہ: بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھ کو میری مصیبت میں اجر عطا فرمایئے اور مجھے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمایئے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب اُن کے شوہر ابو سلمہ فوت ہوگئے تو میں نے رسول اللہ کے حکم کے مطابق یہی الفاظ کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ سے بہتر شوہر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمادیئے (مسلم، بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ)

اور ایک روایت میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو اس کو یہ کہنا چاہیے کہ:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ، فَآجِرْنِيْ فِيْهَا، وَأَبْدِلْ لِيْ بِهَا خَيْرًا مِنْهَا.

ترجمہ: بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اے اللہ میں تیرے پاس ہی اپنی مصیبت لاتا ہوں پس مجھ کو اس میں اجر عطا فرما اور اس سے بہتر بدلہ عطا فرما (ابوداؤد، رقم الحدیث ۳۱۱۹، باب فی الاسترجاع، واللفظ لہٗ؛ مسند احمد)

Idara Ghufran

پیارے بچو!　مولانا محمد ناصر

حضرت صالح علیہ السلام

پیارے بچو! آج ہم آپ کو حضرت صالح علیہ السلام اور اُن کی قوم کے کچھ حالات بتائیں گے۔

قرآن مجید میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کا نام ثمود رکھا گیا ہے، اس لئے حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کو ''قومِ ثمود'' کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں حضرت صالح علیہ السلام اور اُن کی قوم کا کئی آیتوں میں ذکر ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ قومِ ثمود، ہموار میدانوں میں بڑے بڑے محل بناتے تھے، اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے، اور ان گھروں پر فخر اور غرور کرتے تھے، اُن کے بہت بڑے بڑے کھجوروں کے باغات اور کھیت تھے، عیش وعشرت کے لئے اُن کے پاس چشمے بھی تھے، ان نعمتوں کو دیکھ قومِ ثمود حد سے بڑھ گئے، اور انہوں نے زمین میں فساد پھیلانا شروع کردیا، وہ لوگ کمزوروں پر ظلم کرتے تھے، اور زمین پر اچھے کام نہیں کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قومِ ثمود کو یہ بے شمار نعمتیں اور مال ودولت دیا تھا، اگر قومِ ثمود عقل منداور سمجھدا ہوتے، تو ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرتے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے، لیکن قومِ ثمود نے ان نعمتوں پر شکر کرنے اور اللہ کی عبادت کرنے کے بجائے گمراہی اور نافرمانی کا راستہ اختیار کیا، اور گمراہی اور نافرمانی میں آگے بڑھتے چلے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے قومِ ثمود کی ہدایت کے لئے اُن کی طرف اپنے ایک نبی حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا۔

حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، تمہارا اپنے بتوں کو معبود سمجھنا غلط ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اتنی زیادہ نعمتیں دی ہے، اس لئے تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو، اور اللہ کا شکر ادا کرو، اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

اُن نافرمان لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کی، انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ اے صالح! ہم نے تو آپ سے بہت امیدیں لگائی ہوئی تھیں، کہ آپ بھی ہماری اور ہمارے آباؤ اجداد کی طرح ان بتوں کی عبادت کرو گے، لیکن آپ ان کی عبادت سے منع کرتے ہو، ہمیں

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

آپ کی بات سمجھ نہیں آتی کہ آپ ان بتوں کی عبادت سے ہمیں کیوں منع کرتے ہو۔

حضرت صالح علیہ السلام نے ان لوگوں سے کہا کہ مجھے میرے ربّ نے ہدایت دی ہے، اس لئے میں تمہارے بتوں کی عبادت نہیں کرتا، اور اگر میں بھی تمہارے بتوں کی عبادت کرنے لگ جاؤں، تو پھر اللہ کے عذاب سے مجھے کون بچائے گا، تم لوگ تو مجھے نقصان میں ڈالنا چاہتے ہو، اور میں یہ باتیں اپنی طرف سے نہیں کررہا، بلکہ میں تمہاری طرف اللہ کا پیغام لے کر آیا ہوں، میں تمہارا خیرخواہ اور ہمدرد ہوں، اس لئے اللہ سے ڈرو، اور میری بات مانو، لیکن وہ لوگ حضرت صالح علیہ السلام کی توہین کرنے لگے کہ آپ جھوٹے ہو، کیا ہمارے اتنے سارے لوگوں میں سے صرف آپ ہی اللہ کا پیغام لانے والے ہو، آپ پر کسی نے جادو کردیا ہے، اگر آپ اللہ کے نبی ہو، اور اپنی بات میں سچے ہو، تو پھر کوئی معجزہ دکھاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے قومِ ثمود کی فرمائش پر اُن کی آزمائش کے لئے ایک اونٹنی بھیج دی، اور اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ آپ ان لوگوں کو دیکھئے کہ اب یہ کیا کرتے ہیں؟ اور آپ صبر کریں، یہ لوگ خود ہی جان لیں گے کہ جھوٹا کون ہے؟

اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ آپ ان لوگوں سے کہدیں کہ یہ اونٹنی اور تمہارے جانور باری باری پانی پیا کریں گے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم والوں سے کہا کہ اے قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے، جو تمہاری فرمائش پر اللہ نے تمہیں معجزے کے طور پر دی ہے، اس لئے اب اس اونٹنی کو تکلیف نہ دینا، اور اس اونٹنی کو اللہ کی زمین پر چرنے اور کھانے پینے دو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر بہت جلد اپنا عذاب بھیج دیں گے۔

لیکن قوم والے اپنی شرارت سے باز نہ آئے، اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی، اور انہوں نے اپنے ایک ساتھی سے اس اونٹنی کو مارنے کی فرمائش کی، چنانچہ اس بدنصیب شخص نے اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیے، اور پھر وہ لوگ حضرت صالح علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اے صالح! اگر آپ اللہ کے نبی ہو، تو جس عذاب کی ہمیں دھمکی دیتے تھے، وہ عذاب لے آؤ۔

پھر بھی حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم والوں سے کہا کہ تم نیکی کرنے اور ایمان لانے کے بجائے عذاب کیوں مانگ رہے ہو؟ اگر تم اللہ سے معافی مانگ لو، تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر مہربانی کردیں گے، اور تمہیں معاف کردیں گے، قوم کے نافرمانوں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ ہم

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

لوگ آپ کواور آپ کے ایمان والے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔

حضرت صالح علیہ السلام نے کہا کہ اللہ کے نزدیک تم لوگ ہی بدقسمت اور منحوس ہو،اورتم لوگ عذاب میں مبتلا ہوگے۔

قرآن مجید میں ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کے اس شہر میں فساداور گمراہی پیدا کرنے والے نوسردار تھے،ان سرداروں نے بڑی پکی قسمیں کھا کر کہا کہ رات ہی کوصالح اوران کے ساتھیوں کو ماردیں گے۔

اِدھراُن لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام اوراُن کے ساتھیوں کو مارنے کی سازش کی،تو اُدھراللہ تعالیٰ نےاُن کے لئے عذاب تیار کرلیا۔

حضرت صالح علیہ السلام نے ان نافرمان قوم والوں سے کہا کہ بس اب صرف تین دن تم اپنے گھروں میں مزے کرلو،یہ ایساوعدہ ہے جوکبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔

آخرکاراُن کی سازش کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سارے نافرمانوں پر ذلیل اوررُسوا کرنے والا عذاب بھیج کرانہیں ہلاک اورتباہ وبربادکردیا۔

حضرت صالح علیہ السلام کی نافرمانی اوراونٹنی کوتکلیف دینے کی وجہ سے انہیں اپنے کیے پر شرمندہ ہونا پڑا، آخراللہ تعالیٰ کا عذاب اس طرح آیا کہ آسمان سے ایک چیخ کی آواز آئی،اورزمین میں زلزلہ آ گیا،اور نافرمان لوگ اپنے گھروں میں ہی مَر گئے،اورانہیں کہیں بھاگنے،چُھپنے یا کسی سے مدد حاصل کرنے کا موقعہ بھی نہ ملا،پھرایسا محسوس ہونے لگا جیسے وہاں کوئی رہتا ہی نہیں تھا،اوراوراللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام اوران لوگوں کو جوحضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے،اُن کوعذاب سے بچالیا،اور حضرت صالح علیہ السلام یہ کہتے ہوئے وہاں سے چل دیے کہ اے قوم!میں نے تو اپنے رب کا پیغام تم تک پہنچادیا تھا،اورمیں تمہارا ہمدرد بھی تھا،لیکن تم لوگ اپنے ہمدردوں کو پسندنہیں کرتے۔

اس طرح حضرت صالح علیہ السلام کی تبلیغ کوٹھکرا کرقومِ ثمود تباہ وبرباد ہوگئی۔

ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک سفر میں تھے،راستہ میں قومِ ثمود کی جگہ آ گئی،جہاں اُن پراللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا تھا،تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

جن قوموں پر اللہ کا عذاب نازل ہوا ہے،اُن جگہوں میں مت جاؤ،اوراگرتمہیں اُس جگہ سے گزرنا پڑجائے،توروتے ہوئے اُس جگہ سے گزرو،کہیں تم پربھی اُس طرح کا عذاب نہ آجائے۔

اللہ تعالیٰ حضرت صالح علیہ السلام پر اپنی رحمتیں بھیجے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

بزمِ خواتین

مفتی محمد یونس

نرمی

معزز خواتین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کے سلسلہ میں جن باتوں کی خاص اہمیت ارشاد فرمائی ہے، ان میں ایک نرمی بھی ہے، نرم مزاجی ایک بہت ہی اچھی اور مفید عادت ہے، اس عادت کو اختیار کرنے سے نہ صرف یہ کہ دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں، بلکہ آخرت میں بھی اس پر بڑے اجر وثواب کی خوشخبری احادیث میں بیان فرمائی گئی ہے۔

اب ذیل میں قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں نرمی کی فضیلت واہمیت بیان کی جارہی ہے۔

قرآن پاک کی ایک آیت میں ارشاد ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ (سورة آل عمران،رقم الآية ۱۵۹)

ترجمہ: سو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہی آپ ان کے لئے نرم دل ہوگئے، اور اگر آپ ہوتے تند خوسخت مزاج تو یہ آپ کے پاس سے دور ہوجاتے، سو آپ ان سے درگزر فرمائیں، اور ان کے لئے استغفار فرمائیں، اور کام میں ان سے مشورہ کریں، پھر جب آپ رائے پختہ کر کے کسی بات کا عزم کرلیں، تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں، بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے (آلِ عمران)

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد ہے:

اِذْهَبَا إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغٰى. فَقُوْلَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشٰى (سورة طٰهٰ، رقم الآية ۴۳، و۴۴)

ترجمہ: تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ، بے شک وہ سرکشی اختیار کئے ہوئے ہے، پس تم دونوں اس کو نرم بات کہنا، شاید کہ وہ نصیحت حاصل کرلے یا ڈرجائے (طٰہٰ)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما الصلاۃ والسلام کو فرعون کی طرف تبلیغ کے

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

لئے بھیجتے ہوئے اس سے نرمی سے بات کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

غور کیجئے! کہ فرعون کیسا ظالم و جابر شخص تھا، مگر جب اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف اپنے پیغمبروں کو نصیحت کے لئے بھیجا، تو اس سے نرم بات کہنے کا حکم ارشاد فرمایا، اور فرمایا کہ شاید وہ نصیحت حاصل کر لے یا ڈر جائے، اس سے معلوم ہوا کہ مخاطب خواہ کتنا ہی سرکش کیوں نہ ہو، اس کو نصیحت کرتے وقت نرمی و ملاطفت کا انداز اختیار کرنا چاہئے کہ اسی انداز سے مخاطب کے نصیحت قبول کرنے کی زیادہ امید وتوقع ہوسکتی ہے۔

ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ اللہ کے پیغمبر نرم خو و نرم دل ہوتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ان کو بندوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا پسند ہے، اور اسی کا انہیں حکم ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم دین کی بات دوسروں تک پہنچانے میں، کسی کو نصیحت کرنے میں، اور اپنی ذاتی بات چیت اور نجی معاملات میں دوسروں کے ساتھ نرم رویہ اختیار کریں۔

اب اس سلسلہ کی احادیث ملاحظہ کریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنُفِ، وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ (مسلم، رقم الحديث ۲۵۹۳ "۷۷" كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی اختیار کرتے، نرمی کو پسند فرماتے، اور نرمی پر وہ (نعمتیں) عطا فرماتے ہیں، جو نہ تو سختی (وترشی) پر عطا فرماتے اور نہ ہی نرمی کے علاوہ کسی اور چیز پر عطا فرماتے ہیں (مسلم)

اس حدیث شریف سے نرمی سے متعلق درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱)...... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ لطف (ومہربانی) کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ آسانی کا ارادہ فرماتے ہیں، تنگی کا ارادہ نہیں فرماتے، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے عیوب پر پردہ ڈالتے ہیں، اور انہیں ان کی طاقت سے زیادہ کا مکلّف (و ذمہ دار) نہیں کرتے۔

(۲)...... اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند فرماتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتے ہیں کہ اللہ کے بندے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نرمی اختیار کرنے والے ہوں، اور اللہ تعالیٰ بندوں کے آپس میں نرم رویہ اختیار

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

کرنے پر راضی (وخوش) ہوتے ہیں۔

(۳)...... بندے کے نرمی اختیار کرنے پر اللہ تعالیٰ بندے کو اجر وثواب عطا فرماتے ہیں، بندے کی ضروریات وحاجات کو پورا فرماتے ہیں، اور بندے کو مقاصد میں کامیابی عطا فرماتے ہیں۔

(۴)......نرمی کی بجائے سختی (وترشی) اختیار کرنے پر بندے کو نہ تو اجر وثواب ملتا ہے، اور نہ ہی بندے کی ضروریات وحاجات اس طرح سے پوری ہوتی ہیں، جس طرح نرمی اختیار کرنے پر پوری ہوتی ہیں، اور بندے کو اپنے مقاصد میں کامیابی بھی جس قدر اچھے انداز میں نرمی اختیار کرنے سے ملتی ہے، اس قدر اچھے انداز میں سختی (وترشی) اختیار کرنے پر نہیں ملتی۔

(۵)......انسان کی اچھی عادات میں سے نرمی کے علاوہ کسی اچھی عادت پر اتنا نہیں ملتا، جتنا نرمی کی اچھی عادت اپنانے سے ملتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کا کامیاب ترین سبب نرمی ہے۔

تنبیہ: حدیث کے شروع میں جملہ ''ان اللہ رفیق'' ارشاد ہوا ہے، یہ فقط مابعد کے حکم کی خبر دینے کے لئے بطور تمہید کے ارشاد ہوا، جس کا حاصل یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ان کے معاملات میں نرمی کرنے والے ہیں الخ، اس لئے یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ رفیق اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے نہیں ہے، اور نہ ہی بطور نام کے اللہ تعالیٰ کو رفیق کہنا درست ہے، اس لئے کہ رفیق بطور اللہ تعالیٰ کے نام کے تواتر کے ساتھ منقول نہیں، اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے لئے بطور نام کے اس کا استعمال ہوا ہے۔ [1]

---

[1] (عن عائشة أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -قال :إن الله رفيق) أى :لطيف بعباده، يريد بهم اليسر ولا يريد بهم العسر، فيسامحهم ولا يكلف فوق وسعهم، أو يحب أن يرفق العباد بعضهم بعضا كما بينه بقوله :(يحب الرفق) أى :يرضى به ويثنى عليه (ويعطى على الرفق) أى :المثوبات والمآرب أو من الأغراض والمطالب (ما لا يعطى على العنف) : بالضم فى القاموس هى مثلثة العين ضد الرفق (وما لا يعطى على ما سواه) أى :سوء الرفق، وهو العنف، ففى الكلام زيادة مبالغة وتأكيد للحكم، والأظهر أن التقدير ما سوى الرفق من الخصال الحسنة .قال القاضى :والظاهر أنه لا يجوز إطلاق الرفيق على الله تعالى اسما لأنه لم يتواتر ولم يستعمل أيضا على قصد الاسمية، وإنما أخبر عنه تمهيدا للحكم الذى بعده، فكأنه قال :هو الذى يرفق عباده فى أمورهم فيعطيهم بالرفق ما لا يعطيهم على ما سواه، وإنما ذكر قوله وما لا يعطى على ما سواه بعد قوله :ما لا يعطى على العنف، ليدل على أن الرفق أنجح الأسباب كلها وأنفعها بأسرها .قال الطيبى :وفى معناه قول الشاعر:يا طالب الرزق الهنى بقوة ...هيهات أنت بباطل مشغوف أكل العقاب بقوة جيف الفلا ...ورعى الذباب الشهد وهو ضعيف والمعنى ينبغى للمرء أن لا يحرص فى رزقه، بل يكل أمره

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

بخاری شریف میں نرمی سے متعلق حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح روایت ہے کہ:

اِسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا : اَلسَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ : بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ : أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: قُلْتُ : وَعَلَيْكُمْ

(بخاری،رقم الحدیث ۶۹۲۷،کتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم،باب إذا عرض الذمی وغيره بسب النبی صلی الله عليه وسلم ولم يصرح، نحو قوله :السام عليک)

ترجمہ: کچھ یہودیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت چاہی، اورانہوں نے اَلسَّامُ عَلَيْكَ (یعنی تم پرموت ہو) کہا، تو میں نے کہا کہ بلکہ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ (یعنی تم پرموت اورلعنت ہو) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ نرمی اختیار کرنے والے ہیں، ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے اُن لوگوں کی بات نہیں سُنی؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے وعلیکم کہہ دیا تھا (بخاری)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾إلى الله تعالى الذى تولى القسمة فى خلقه، فالنسر يأكل الجيفة بعنفه، والنحل يرعى العسل برفقه .قال التوربشتى :فإن قيل :فما معنى قوله عليه الصلاة والسلام :أنت رفيق والله الطبيب؟ قلنا : الطبيب الحاذق بالشيء الموصوف، ولم يرد بهذا القول نفى هذا الاسم عمن يتعاطى ذلک، وإنما حول المعنى من الطبيعة إلى الشريعة، وبين لهم أن الذى يرجون من الطبيب فالله فاعله، والمنان به على عباده وهذا كقوله :فإن الله هو الدهر :وليس الطبيب بموجود فى أسماء الله تعالى، ولا الرفيق، فلا يجوز أن يقال فى الدعاء يا طبيب ولا يا رفيق اهـ .وفيه إيماء إلى أنه يجوز أن يقال :هو الطبيب وهو رفيق على منوال ما ورد، وأما قوله -صلى الله عليه وسلم -فى آخر كلامه عند خروجه من الدنيا :الرفيق الأعلى، ويحتمل أن يراد به الله، وأن يراد له الملأ الأعلى، فمع الاحتمال لا يصح الاستدلال .وفى شرح مسلم للنووى، قال المازرى :لا يوصف الله سبحانه وتعالى إلا بما سمى به نفسه أو سماه به رسوله -صلى الله عليه وسلم -أو أجمعت الأمة عليه، وأما ما لم يرد به إذن فى إطلاقه، ولا ورد منع ففيه خلاف، منهم من قال يبقى على ما كان قبل، وورود الشرع فلا يوصف به، ولا يمنع منه ومنهم من منعه، وبين الأصوليين خلاف فى تسمية الله تعالى .بما ثبت بخبر الآحاد، فقال بعضهم :يجوز لأن الخبر الواحد عنه يقتضى العمل به، وبعضهم لا يجوز ذلک لأنه من باب العلميات فلا يثبت بالأقيسة، وإن كانت يعمل بها فى المسائل الفقهية العملية .قال النووى :والصحيح جواز تسمية الله تعالى رفيقا وغيره بما يثبت بخبر الواحد (رواه مسلم) : وفى الجامع الصغير :إن الله رفيق يحب الرفق ويعطى عليه ما لا يعطى على العنف .رواه البخارى فى الأدب المفرد، وأبو داود فى جامعه عن عبد الله بن مغفل، وابن ماجه وابن حبان عن أبى هريرة، وأحمد فى مسنده، والبيهقى فى شعب الإيمان عن على، والطبرانى عن أبى أمامة، والبزار عن أنس، فكاد الحديث أن يكون متواترا عند بعضهم(مرقاة المفاتيح، ج۸ص ۳۱۷۰، ۳۱۷۱، باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

اورایک روایت میں حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ مروی ہیں:

مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ (بخاری،رقم الحديث ٦٠٣٠،كتاب الادب،باب لم يكن النبی صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا)

ترجمہ: نرمی کروائے عائشہ! آپ نرمی اختیار کیجئے، اورسختی اور فحش گوئی نہ کیجئے(بخاری)

اس حدیث سے اضافی بات یہ معلوم ہوئی کہ مخاطب کی بدگوئی لعن طعن اور برا بھلا کہنے کے جواب میں بھی سختی اور فحش گوئی اختیار کرنا منع ہے، بلکہ ایسے موقع پر بھی نرمی اور خوش اسلوبی سے بات چیت کرنے کا حکم ہے، بلکہ قرآن وسنت کی تعلیمات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سختی وترشی سے بات کرنے والے کو بھی نرم گفتاری سے ہی نارمل کیا جاسکتا ہے، نہ کہ سختی ودرشت کلامی سے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيَرْضَاهُ، وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ مَا لَا يُعِيْنُ عَلَى الْعُنْفِ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ٧٧٤٧،ج٨ص٩٥) [۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نرمی کو پسند فرماتے ہیں، اوراس سے راضی ہوتے ہیں، اور اُس پر ایسی مدد فرماتے ہیں، جوسختی پر مدد نہیں فرماتے(طبرانی)

حضرت جریربن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ (سنن أبی داود،رقم الحديث ٤٨٠٩،كتاب الادب، باب فی الرفق، مسلم، رقم الحديث ٢٥٩٢"٧٤")

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جونرمی سے محروم کیا گیا، تو وہ پوری بھلائی سے محروم کردیا گیا(ابوداؤد،مسلم)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ (سنن

---

[۱] قال المنذری: رواه الطبرانی من رواية صدقة بن عبد الله السمين وبقية إسناده ثقات(الترغيب والترهيب للمنذری، الترغيب فی الرفق والأناة والحلم)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

الترمذی،رقم الحدیث ۲۰۱۳، ابواب البر والصلة،باب ماجاء فی الرفق)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو نرمی میں سے (جتنا) حصہ عطا کیا گیا، تو اُس کو خیروبھلائی میں سے (اتنا ہی) حصہ عطا کیا گیا؛ اور جس کو نرمی کے (جتنے) حصہ میں سے محروم کیا گیا تو اُس کو خیروبھلائی کے (اتنے ہی) حصہ سے محروم کیا گیا (ترمذی)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص نرمی سے محروم ہوتا ہے، وہ خیروبھلائی سے محروم ہوتا ہے، اور جو شخص نرمی کی جتنی مقدار سے محروم ہوتا ہے، اتنی ہی مقدار میں خیروبھلائی سے محروم ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَرَادَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَھْلِ بَیْتٍ خَیْرًا، أَدْخَلَ عَلَیْھِمُ الرِّفْقَ (مسند أحمد، رقم الحدیث ۲۴۴۲۷) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل جب کسی گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اُن میں نرمی داخل فرمادیتے ہیں (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا رُزِقَ أَھْلُ بَیْتٍ الرِّفْقَ إِلَّا نَفَعَھُمْ وَلَا صُرِفَ عَنْھُمْ إِلَّا ضَرَّھُمْ (شعب الایمان للبیھقی،رقم الحدیث ۶۱۳۸،باب الاقتصاد فی النفقة وتحریم اکل المال الباطل، واللفظ لہٗ؛ المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۳۲۶۱)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن گھر والوں کو بھی رِفق ونرمی عطا کی جاتی ہے، تو یہ اُن کو نفع ہی پہنچاتی ہے، اور جو گھر والے بھی نرمی سے محروم ہوتے ہیں، تو اس سے اُن کو ضرر ونقصان ہی پہنچتا ہے (بیہقی، طبرانی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ إِلَّا زَانَہٗ، وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ إِلَّا شَانَہٗ (مسلم،رقم الحدیث ۲۵۹۴"۷۸"کتاب البر والصلة والآداب،)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً نرمی جس چیز میں بھی آتی ہے، تو اُسے زینت

---

[1] فی حاشیة مسند احمد: حدیث صحیح، وھذا إسناد اختلف فیہ علی ھشام بن عروة.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

والی (اورخوبصورت) بنادیتی ہے، اور نرمی جس چیز سے بھی نکال لی جاتی ہے تو اُسے عیب دار (وبدصورت) بنادیتی ہے(مسلم)

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ (صحیح ابن حبان) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نرمی جس چیز میں بھی آتی ہے، اُسے زینت والی (اورخوبصورت) بنادیتی ہے، اور فُحش (وبدگوئی) جس چیز میں بھی آجاتی ہے اُسے عیب دار (وبدصورت) بنادیتی ہے(ابنِ حبان)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نرمی ہر چیز کو مزین اور خوبصورت بنادیتی ہے، خواہ کوئی بیان ہو یا تبلیغ اور خواہ عام گفتگو ہو۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُرِّمَ عَلَى النَّارِ كُلُّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ النَّاسِ (مسند احمد، رقم الحديث ۳۸۳۹) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہنم ہر اس شخص پر حرام ہے، جو رواداری کرنے والا، نرم مزاج، (لوگوں سے) قریب رہنے والا، (خرید وفروخت وغیرہ معاملات) میں سہولت وآسانی کرنے والا ہو(مسند احمد)

اور صحیح ابنِ حبان میں یہ حدیث اس طرح سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

---

[1] رقم الحديث ۵۵۱، كتاب البر والاحسان، باب الرفقذكر الأمر بلزوم الرفق فى الأشياء إذ دوامه عليه زينته فى الدنيا والآخرة.

فى حاشية ابنِ حبان: إسناده صحيح.

[2] فى حاشية مسند احمد: حسن بشواهده، وهذا إسناد ضعيف، الأودى -وهو عبد الله بن عمرو -لم يرو عنه غير موسى بن -عقبة، ولم يؤثر توثيقه عن غير ابن حبان، وبقية رجاله ثقات.

سعيد بن عبد الرحمن الجمحى :ثقة، وثقه أحمد وابن معين والنسائى وابن نمير والعجلى والحاكم وموسى بن هارون، وقال أبو حاتم :صالح، وانفرد يعقوب بن سفيان بتضعيفه، وقال ابن عدى :له أحاديث غرائب حسان، وأرجو أنها مستقيمة......(الىٰ ان قال) وفيه ......فإنما المؤمن كالجمل الأنِفِ حيثما انقيد انقاد."

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

أَلا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ تُحَرَّمُ عَلَيْهِ النَّارُ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ (صحيح ابنِ حبان) [1]

ترجمہ: کیا میں تمہیں اس آدمی کی خبر نہ دے دوں، جس پر آگ (یعنی جہنم) کو حرام کردیا گیا ہے، صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! بے شک (ہمیں اس کی خبر دیجئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اس شخص پر جو کہ سنجیدہ، نرم، قریب اور سہل ہو (ابن حبان، ترمذی، مسند احمد)

اس قسم کی حدیث اور حضرات سے بھی مروی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے اخلاق اس طرح کے ہوں کہ وہ باوقار اور سنجیدہ ہو (چھچھورا نہ ہو) اور نرم مزاج رکھتا ہو (سخت مزاج نہ ہو) اور اچھے برتاؤ کی وجہ سے لوگوں کے قریب ہو (دور نہ ہو) اور اس طرح سہل ہو کہ لوگوں کی ضروریات پوری کرتا ہو، اور شریعت کی پابندی کرتا ہو، ایسے شخص پر جہنم حرام ہے

(كذافي:فيض القدير شرح الجامع الصغير، تحت رقم الحديث ٢٨٦٣)

(کذافی ''اصلاحِ اخلاق اور حفاظتِ زبان'' ص۱۶۵وص۱۶۶، مصنفہ: حضرت مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم)

انسانی عادات میں نرمی ایسی عادات میں شامل ہے، جس کا اثر انسان کی صرف اپنی ذات تک محدود نہیں رہتا، بلکہ اس عادت سے انسان کے متعلقین مثلاً والدین، اولاد، رشتہ دار، مرد ہے تو بیوی، عورت ہے تو خاوند، پڑوسی، جاننے والے، انسان کے ساتھ کام کرنے والے، اساتذہ، شاگرد، ساتھ بیٹھنے والے، ساتھ سفر کرنے والے، خریدار ہے تو بیچنے والا، فروخت کنندہ ہے تو خریدار، ملازم ہے تو افسر، افسر ہے تو ماتحت کام کرنے والے، کرایہ دار ہے تو مالک مکان و مالک دوکان وغیرہ، مالک مکان مالک دوکان ہے تو کرائے دار، گاڑی چلاتے ہوئے اس کے دائیں بائیں، آگے پیچھے، چلنے والے، غرضیکہ اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے تمام افراد درجہ بدرجہ اس کی اس نرمی والی عادت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

اس لئے انسان کو چاہیئے کہ اپنی طبیعت و مزاج میں نرمی کی عادت اختیار کرے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو نرمی کی عادت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

---

[1] رقم الحديث ٤٧٠، كتاب البر والاحسان، باب حسن الخلق، سنن الترمذي، رقم الحديث ٢٤٨٨، مسند احمد، رقم الحديث ٣٩٣٨.
في حاشية مسند احمد: حسن بشواهده.
و في حاشية ابنِ حبان: صحيح بشواهده.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

نیند میں احتلام کے احکام

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ: اگر سوتے ہوئے احتلام ہوجائے، اور کسی کو احتلام ہونا یاد نہ ہو، تو غسل واجب ہونے نہ ہونے کا کیا حکم ہے؟

جواب

بسم الرحمٰن الرحیم

پیشاب کے علاوہ، مردوعورت کے پیشاب کے راستہ (ذَکر وفَرج) سے خارج ہونے والا سیال مادہ (Substance Liquid) عام طور پر تین طرح کا ہوسکتا ہے، جس میں سے ایک منی کہلاتا ہے، جس کو انگریزی زبان میں Semen کہا جاتا ہے۔

یہ شہوت کی تکمیل کے موقع پر خارج ہونے والا مادہ ہے، جس میں توالدوتناسل کے اجزاء یعنی جنسی خلیے (Germ Cell) شامل ہوتے ہیں، اور اس کے خارج ہونے پر ابھری ہوئی شہوت کی تسکین ہوجاتی ہے، یعنی وہ شہوت ٹھنڈی ہوجاتی ہے، یہ مادہ شرعی زبان میں منی کہلاتا ہے، جس کے خارج ہونے پر غسل واجب ہوجاتا ہے، اور یہ مادہ شرعاً ناپاک ہے۔

منی (Semen) کے علاوہ ایک دوسرا مادہ مذی کہلاتا ہے، جس کو انگریزی زبان میں Pre-ejaculate کہا جاتا ہے۔

یہ شہوت کے موقع پر خارج ہونے والا مادہ ہے، مگر اس کے خارج ہونے پر ابھری ہوئی شہوت کی تسکین نہیں ہوتی، اور اس کی مقدار عموماً منی کی مقدار سے کم ہوتی ہے، یہ مادہ شرعی زبان میں مذی کہلاتا ہے، جس کے خارج ہونے پر غسل واجب نہیں ہوتا، البتہ یہ مادہ شرعاً ناپاک ہوتا ہے، اور اس کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

منی (Semen) اور مذی کے علاوہ ایک تیسرا مادہ ''ودی'' کہلاتا ہے، جو عام طور پر پیشاب کے بعد یا کوئی بوجھ وغیرہ اُٹھانے کے وقت بغیر شہوت کے خارج ہونے والا مادہ ہے، اور اس کی مقدار بھی عموماً منی

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

کی مقدار سے کم ہوتی ہے، اور شرعی اعتبار سے اس کا حکم بھی مذی کی طرح ہے، کہ یہ مادہ شرعاً ناپاک ہے، اور اس کے خارج ہونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے، مگر اس کے نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

مذی اور ودی کا مادہ عام طور پر منی کے مقابلہ میں رقیق اور پتلا ہوتا ہے، اور منی کا مادہ عام طور پر تیزی اور شدت کے ساتھ خارج ہوتا ہے، جبکہ مذی اور ودی میں یہ کیفیت نہیں پائی جاتی۔

اور عورت کی آگے والی شرم گاہ سے خارج ہونے والا ایک سیال مادہ لیکوریا **Leukorrhea** کہلاتا ہے، جو عام طور سے بیماری کے سبب سے خارج ہوتا ہے، شرعی اعتبار سے اس کا حکم بھی ودی کی طرح ہے، کہ یہ مادہ شرعاً ناپاک ہے، اور اس کے عام حالات میں خارج ہونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ [1]

منی، مذی اور ودی سے متعلق احادیث وروایات

اس تمہید کے بعد پہلے منی، مذی اور ودی کے سلسلہ میں چند احادیث وروایات ذکر کی جاتی ہیں، جس کے بعد ان شاءاللہ تعالیٰ نیند میں احتلام کے حکم کا ذکر کیا جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا أَنْ يَّسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَسَأَلَ فَقَالَ: تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ (بخاری، رقم الحديث ٢٦٩)

ترجمہ: مجھے کثرت سے مذی خارج ہوتی تھی، تو میں نے ایک آدمی کو کہا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے، آپ کی بیٹی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) کی وجہ سے (مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرنے میں حیا آتی تھی) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کر لیجئے اور اپنے ذَکَر (یعنی عضوِ مخصوص) کو دھو لیجئے (بخاری)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ، فَقَالَ: مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ، وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ (سنن الترمذی، رقم الحديث ١١٤، باب ما جاء فی المنی والمذی)

ترجمہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (بالواسطہ) مذی کے بارے میں سوال کیا، تو نبی

---

[1] البتہ اگر کوئی شرعی معذور ہو کہ ہر وقت اس کی شرم گاہ سے یہ رطوبت جاری ہوتی ہو، تو پھر اس کا حکم معذوروں والا ہے۔ اور حیض ونفاس یا استحاضہ اس بحث سے خارج ہے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مذی سے وضو (ٹوٹ جاتا) ہے، اور منی سے غسل (لازم ہو جاتا) ہے (ترمذی)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ مذی کے نکلنے سے صرف وضو ٹوٹتا ہے، مگر غسل واجب نہیں ہوتا، جبکہ منی کے خارج ہونے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت خرشہ بن حر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سُئِلَ عُمَرُ عَنِ الْمَذْيِ؟ فَقَالَ: ذَاکَ الْفَطْرُ، وَمِنْهُ الْوُضُوْءُ (مصنف ابن ابی شیبة، رقم الحدیث ۹۷۵، فی المنی وَالْمَذْیِ وَالْوَدْیِ)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذی کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ یہ آغاز (یا افتتاح) ہے (یعنی اس سے شہوت کا آغاز ہوتا ہے، شہوت کی تکمیل نہیں ہوتی) اور اس سے وضو کرنی ہوتی ہے (ابن ابی شیبہ)

اور حضرت ابوعثمان نہدی رحمہ اللہ کی ایک روایت کے آخر میں ہے کہ:

ثُمَّ أَتَيْتُ عُمَرَ، فَسَأَلْتُهُ؟ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيْکَ فِيْ ذٰلِکَ غُسْلٌ، ذٰلِکَ النَّشَرُ (مصنف ابن ابی شیبة، رقم الحدیث ۹۷۶، فی المنی وَالْمَذْیِ وَالْوَدْیِ)

ترجمہ: پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور میں نے اُن سے مذی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ پر اس میں غسل واجب نہیں، یہ (شہوت کی) حرکت ہے (شہوت کی تکمیل نہیں) (ابنِ ابی شیبہ)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَذْيِ؟ فَقَالَ : ذَاکَ النَّشَاطُ، فِيْهِ الْوُضُوْءُ (مصنف ابن ابی شیبة، رقم الحدیث ۹۸۳، فی المنی وَالْمَذْیِ وَالْوَدْیِ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ یہ تو حرکت (یعنی جوش یا بشاشت) ہے، جس میں وضو کا حکم ہے (ابن ابی شیبہ)

حضرت عبد ربہ بن موسیٰ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : اَلْمَنِيُّ مِنْهُ الْغُسْلُ، وَالْمَذْیُ وَالْوَدْیُ يُتَوَضَّأُ مِنْهُمَا (مصنف

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

ابن ابی شیبۃ، رقم الحدیث ۹۸۲، فی المنی وَالْمَذْیِ وَالْوَدْیِ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ منی کی وجہ سے غسل ہوتا ہے، اور مذی اور ودی کی وجہ سے وضو کیا جاتا ہے (ابنِ ابی شیبہ)

اور عبد ربہ بن موسیٰ کی والدہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنِ الْمَذْيِ، فَقَالَتْ : إِنَّ كُلَّ فَحْلٍ يَمْذِيُ، وَإِنَّهُ الْمَذْيُ وَالْوَدْيُ وَالْمَنِيُّ، فَأَمَّا الْمَذْيُ فَالرَّجُلُ يُلَاعِبُ امْرَأَتَهُ فَيَظْهَرُ عَلٰى ذَكَرِهِ الشَّيْءُ فَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَأُنْثَيَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ، وَأَمَّا الْوَدْيُ فَإِنَّهُ بَعْدَ الْبَوْلِ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَأُنْثَيَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يَغْتَسِلُ، وَأَمَّا الْمَنِيُّ الْأَعْظَمُ مِنْهُ الشَّهْوَةُ وَفِيْهِ الْغُسْلُ (الاوسط لابن المنذر،رقم الحدیث ۲۵)

ترجمہ: انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذی کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ فحل (یعنی بالغ مرد وعورت) کو مذی آتی ہے، اور بے شک مذی اور ودی اور منی (یہ تین چیزیں ہیں) پس مذی تو وہ ہوتی ہے جو (مثلاً) مرد اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ کرے، پھر اس کے عضوِ تناسل پر کوئی چیز ظاہر ہو جائے، تو یہ اپنے عضوِ تناسل اور خصیتین کو دھولے گا، اور وضو کرے گا، اور ودی پیشاب کے بعد ہوتی ہے، جس میں اپنے عضوِ تناسل اور خصیتین کو دھولے گا، اور وضو کرے گا، اور غسل نہیں کرے گا، اور منی بڑی شہوت ہوتی ہے، اور اس میں غسل کرے گا (ابن المنذر)

اور حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ:

هِيَ ثَلَاثَةٌ اَلْمَذْيُ، وَالْوَدْيُ، وَالْمَنِيُّ، فَأَمَّا الْمَذْيُ......[1]......فَهُوَ الَّذِيْ يَكُوْنُ مَعَ الْبَوْلِ وَبَعْدَهُ فِيْهِ غَسْلُ الْفَرْجِ وَالْوُضُوْءُ أَيْضًا. وَأَمَّا الْمَنِيُّ : فَهُوَ الْمَاءُ الدَّافِقُ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْهِ الشَّهْوَةُ، وَمِنْهُ يَكُوْنُ الْوَلَدُ فَفِيْهِ الْغُسْلُ (مصنف عبد الرزاق،رقم الحدیث ۶۱۱)

---

[1] قال حبیب الرحمان الاعظمی فی تعلیق المصنف لعبدالرزاق: لیس هنا فی الاصل بیاض، بل انا ترکت البیاض لان تفسیره وحکمه اسقطهما الناسخ خطأ فیما أری واسقط کلمة "اما الودی" قبل التفسیر الذی ذکره، فلتراجع نسخة اخری.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

ترجمہ: یہ تین چیزیں ہوتی ہیں، ایک مذی، ایک ودی اور ایک منی، پس مذی (تو شہوت میں بغیر قوت کے خارج ہونے والی چیز ہے، جس سے شہوت ٹھنڈی نہیں ہوتی، جس میں شرم گاہ کو دھوئے گا، اور وضو بھی کرے گا، اور ودی) وہ ہوتی ہے، جو پیشاب کے ساتھ اور پیشاب کے بعد خارج ہوتی ہے، اس میں بھی شرم گاہ کو دھوئے گا، اور وضو کرے گا، اور منی وہ پانی ہے، جو کود کر (قوت کے ساتھ) خارج ہوتی ہے، جس میں شہوت (پوری) ہوتی ہے، اور اس میں اولاد ہوتی ہے (یعنی اس مادہ میں جنین Embryo ہوتے ہیں) اس میں غسل ہے (عبدالرزاق)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : اَلْـمَـنِيُّ وَالْوَدْيُ وَالْمَذْيُ ، فَأَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيْهِ الْغُسْلُ، وَأَمَّا الْـمَـذْيُ وَالْـوَدْيُ فَـفِيْهِـمَا الْوُضُوْءُ، وَيَغْسِلُ ذَكَرَهٗ (مصنف ابن ابی شیبة، رقم الحديث ۹۸۹، فی المنی وَالْمَذْیِ وَالْوَدْیِ)

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منی، ودی اور مذی (یہ تین چیزیں ہیں) پس منی میں تو غسل ہے، اور مذی اور ودی میں وضو ہے، اور اپنے عضوِ تناسل کو بھی دھوئے گا (ابنِ ابی شیبہ)

مذکورہ احادیث وروایات سے منی، مذی اور ودی میں فرق کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ منی کے خارج ہونے پر تو غسل واجب ہوتا ہے، لیکن مذی اور ودی کے خارج ہونے پر غسل واجب نہیں ہوتا، صرف وضو ٹوٹتا ہے، اور یہ مادہ شرعاً ناپاک ہوتا ہے۔

احتلام سے غسل کے متعلق احادیث وروایات

منی، مذی اور ودی میں فرق اور ان کے احکام کے بعد احتلام سے غسل واجب ہونے نہ ہونے کے متعلق احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

عَـنِ الـنَّبِـيِّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَيْـقَـظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ، فَرَأٰى بَـلَلاً، وَلَـمْ يَـرَ أَنَّـهٗ اِحْتَـلَـمَ، اِغْتَسَلَ، وَإِذَا رَأٰى أَنَّهٗ قَدْ اِحْتَلَمَ، وَلَمْ يَرَ بَلَلاً، فَلَا

Idara Ghufran

غُسُلَ عَلَيْهِ (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۶۱۲)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اپنی نیند سے بیدار ہو، اور وہ (لباس یا جسم پر) تَری دیکھے، اور اُسے احتلام کا ہونا یاد نہ ہو (تو وہ) غسل کرے، اور جب اُسے احتلام کا ہونا یاد ہو، اور وہ تَری نہ دیکھے، تو اُس پر غسل لازم نہیں (ابنِ ماجہ)

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

جَاءَ تْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ، تَعْنِيْ وَجْهَهَا، وَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ : نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا (بخارى، رقم الحديث ۱۳۰)

ترجمہ: حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ کے رشتہ سے خالہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور کہنے لگیں کہ اے اللہ کے رسول! بے شک اللہ حق بات سے نہیں شرماتا، تو یہ بتائیے کہ کیا عورت پر جبکہ اُسے احتلام ہوجائے (یعنی اُسے خواب میں قضائے شہوت ہوجائے) غسل ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ پانی (یعنی منی) کو دیکھے (تو غسل کرنا ہوگا) تو حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا منہ چھپالیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں، تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہوجائے، ورنہ عورت کی اولاد اس کے مشابہ کیوں ہوتی؟ (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ اولاد جس طرح بعض اوقات مرد کے مشابہ ہوتی ہے، اسی طرح عورت کے بھی مشابہ ہوتی ہے، کیونکہ اس کی ولادت میں مرد اور عورت دونوں کے نطفے کے اجزاء (جنین Embryo) شامل ہوتے ہیں، اور یہ بات موجودہ میڈیکل سائنس (Medical Science) میں بھی تسلیم کی گئی ہے۔

اور حضرت اُمِ سُلیم رضی اللہ عنہا سے مروی ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ان الفاظ میں مروی ہے کہ:

Idara Ghufran

عَلَيْهَا الْغُسْلُ إِذَا وَجَدَتِ الْمَاءَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ لِلْمَرْأَةِ مَاءٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَأَنّٰى يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا هُنَّ شَقَائِقُ الرِّجَالِ

(مسند احمد، رقم الحديث ۲۷۱۱۸)

ترجمہ: عورت پر غسل واجب ہوگا، جبکہ وہ پانی (یعنی احتلام کے اثرات) کو پائے، حضرت اُمِ سلمہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس کی اولاد اس عورت کے مشابہ کہاں سے ہوجاتی ہے؟ عورتیں تو (اس سلسلہ میں) مَردوں کے مشابہ (اور ان کے مِثل) ہوتی ہیں (مسند احمد)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ : يَغْتَسِلُ، وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ، وَلَا يَرٰى بَلَلًا، قَالَ : لَا غُسْلَ عَلَيْهِ. فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ : هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرٰى ذٰلِكَ شَيْءٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ، إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۶۱۹۵، سنن ابی داؤد، رقم الحديث ۲۳۶)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا، جو (بیدار ہونے کے بعد) تَری (یعنی منی کے اثرات) پائے، لیکن اس کو احتلام (یعنی شہوت والا خواب) ہونا یاد نہ ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ غسل کرے گا، اور اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا، جس کو (خواب میں) احتلام ہو، لیکن وہ (بیدار ہونے کے بعد) تَری (یعنی منی کے اثرات) نہ پائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر غسل نہیں ہے، تو حضرت اُمِ سلیم نے عرض کیا کہ کیا عورت پر بھی یہ دیکھنے پر کچھ ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں، بس عورتیں تو (اس سلسلہ میں) مرد حضرات کے مشابہ ہیں (مسند احمد، ابوداؤد)

عورتوں کے مرد حضرات کے مشابہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مرد حضرات میں مادۂ منویہ ہوتا ہے، اسی طرح عورتوں میں بھی مادۂ منویہ ہوتا ہے، اور جس طرح مرد حضرات کے مادۂ منویہ میں جرثومے ہوتے ہیں، جو اولاد کا سبب بنتے ہیں، اسی طرح خواتین کے مادۂ منویہ میں بھی ہوتے ہیں۔ اور

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

یہ بات موجودہ میڈیکل سائنس (Medical Science) سے بھی طے شُدہ ہے، جس کو انہوں نے مختصراً X-Chromosomes اور Y-Chromosomes کا نام دیا ہے۔

اگر بالغ مرد یا عورت بیدار ہو کر اپنے جسم یا کپڑے پر منی کے اثرات دیکھے، لیکن اسے احتلام یاد نہ ہو، تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے، اور اس کے برعکس اگر خواب میں احتلام دیکھے، لیکن بیدار ہونے کے بعد جسم یا کپڑے پر منی وغیرہ کے اثرات نہ پائے، تو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا۔

پھر حنفیہ کے نزدیک اس مسئلہ کی کئی صورتیں ہیں، جن میں سے بعض صورتوں میں بالاتفاق غسل واجب ہے، اور بعض میں بالاتفاق غسل واجب نہیں، اور بعض صورتوں میں غسل واجب ہونے نہ ہونے میں حنفیہ کا اختلاف ہے۔

جن صورتوں میں حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق غسل واجب ہے، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)...... اس نکلنے والے مادہ کے مَنی ہونے کے بارے میں یقین یا غالب گمان ہو، خواہ احتلام ہونا یاد ہو یا یاد نہ ہو۔

(۲)...... مَذی ہونے کا یقین یا غالب گمان ہو، اور احتلام ہونا یاد ہو۔

(۳)...... مَذی اور منی ہونے میں شک ہو، اور احتلام ہونا یاد ہو۔

(۴)...... مَنی اور ودی ہونے میں شک ہو، اور احتلام ہونا یاد ہو۔

(۵)...... مَذی اور ودی ہونے میں شک ہو، اور احتلام ہونا یاد ہو۔

(۶)...... مَنی، مذی اور ودی ہونے میں شک ہو، اور احتلام ہونا یاد ہو۔

ان تمام مذکورہ چھ صورتوں میں حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق غسل واجب ہے، کیونکہ پہلی صورت میں تو منی کا یقین یا غالب گمان ہونے کی وجہ سے غسل واجب ہونا متعین ہے، اور باقی تمام صورتوں میں احتلام یاد ہونے اور منی یا مذی کا شک پائے جانے کی وجہ سے غسل واجب ہونے کو ترجیح حاصل ہے۔ [1]

---

[1] إذا استيقظ الرجل ووجد على فراشه بللاً وهو يذكر احتلاماً، إن تيقن أنه منى أو تيقن أنه مذى أو شك أنه منى أو مذى، فعليه الغسل، وليس فى هذا إيجاب الغسل بالمذى بل فيه إيجاب الغسل بالمنى.
لأن سبب خروج المنى قد وجد وهو الاحتلام، فالظاهر خروجه إلا أن طبع المنى الرقة بإطالة المدة، فالظاهر أنه منى إلا أنه رق قبل أن يستيقظ، وإن تيقن أنه ودى لا غسل عليه(المحيط البرهانى، ج ۱ ص۸۵، كتاب الطهارات،الفصل الثالث فى تعليم الاغتسال)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

اورحنفیہ کے نزدیک مندرجہ ذیل صورتوں میں بالاتفاق غسل واجب نہیں۔

(۱)...... ودی ہونے کا یقین یا غالب گمان ہو، اوراحتلام ہونا یادہو یا نہ ہو۔

(۲)...... مذی ہونے کا یقین یا غالب گمان ہو، اوراحتلام ہونا یاد نہ ہو۔

(۳)...... مذی اورودی ہونے میں شک ہو، اوراحتلام ہونا یاد نہ ہو۔

ان مذکورہ تینوں صورتوں میں حنفیہ کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا، کیونکہ احتلام یاد نہ ہونے اور منی کا

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

اعلم أن هذه المسألة على أربعة عشر وجها؛ لأنه إما أن يعلم أنه مني أو مذي أو ودي أو شك في الأولين أو في الطرفين أو في الأخيرين أو في الثلاثة، وعلى كل إما أن يتذكر احتلاما أو لا فيجب الغسل اتفاقا في سبع صور منها وهي ما إذا علم أنه مذي، أو شك في الأولين أو في الطرفين أو في الأخيرين أو في الثلاثة مع تذكر الاحتلام فيها، أو علم أنه مني مطلقا(ردالمحتار، ج ۱، ص ۱۶۳، كتاب الطهارة، سنن الغسل)

والمراد بالتيقن هنا غلبة الظن لأن حقيقة اليقين متعذرة مع النوم (حاشية الطحطاوي على المرقي، ج ۱ ص ۹۹، فصل مايوجب الاغتسال)

علامہ شامی رحمہ اللہ نے منحۃ الخالق میں صاحبِ بحر کے اس قول کے ضمن میں کہ ''جب مذی کا یقین ہو اور احتلام یاد ہو، تو بالاتفاق غسل واجب ہے'' فرمایا کہ علامہ ابنِ امیر حاج نے حلیۃ شرح منیہ میں یہ مسئلہ ذکر کیا ہے، اور اس میں بالاجماع وجوبِ غسل کا ذکر کیا ہے، پھر اس کے بعد فرمایا کہ یہ حکم اکثر کتبِ معتبرہ کے مطابق ہے، جبکہ فتاویٰ ظہیریہ وغیرہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ صورت امام ابو یوسف اور طرفین کے نزدیک اختلافی ہے، اس لئے یہ احتمال موجود ہے کہ امام ابو یوسف سے دوقسم کی روایات مروی ہوں، اور مختلفات میں یہ بات مذکور ہے کہ جب احتلام ہونے کا یقین ہو، اور مذی ہونے کا بھی یقین ہو، تو بالاتفاق غسل واجب نہیں۔

فيجب الغسل اتفاقا فيما إذا تيقن أنه مني وتذكر الاحتلام أو لا وفيما إذا تيقن أنه مذي وتذكر الاحتلام أو شك أنه مني أو مذي أو مني أو ودي.أو مذي أو ودي وتذكر الاحتلام في الكل ولا يجب الغسل اتفاقا فيما إذا تيقن أنه ودي تذكر الاحتلام أو لا أو شك أنه مذي أو ودي ولم يتذكر الاحتلام أو تيقن أنه مذي ولم يتذكر الاحتلام، ويجب الغسل عندهما لا عند أبي يوسف فيما إذا شك أنه مني أو مذي أو مني أو ودي ولم يتذكر الاحتلام فيهما(البحر الرائق، ج ۱ ص ۵۸، كتاب الطهارة ، موجبات الغسل)

(قوله :وفيما إذا تيقن أنه مذي وتذكر الاحتلام) أقول :ذكر العلامة ابن أمير حاج في الحلية شرح المنية هذه المسألة وذكر وجوب الغسل فيها بالإجماع ثم قال بعده هذا على ما في كثير من الكتب المعتبرة وفي المصفى ذكر في الحصر والمختلف والفتاوى الظهيرية أنه إذا استيقظ فرأى مذيا وقد تذكر الاحتلام أو لم يتذكر فلا غسل عليه عند أبي يوسف وقالا عليه الغسل.

فيحتمل أن يكون عن أبي يوسف روايتان وذكر في المختلفات إذا تيقن بالاحتلام وتيقن أنه مذي، فإنه لا يجب الغسل عندهم جميعا اهـ.

أقول :وعلى ما في المصفى يجري الخلاف أيضا فيما إذا شك أنه مذي أو ودي مع تذكر الاحتلام وذلك بالطريق الأولى(منحة الخالق على البحرالرائق، ج ۱، ص ۵۸، كتاب الطهارة ، موجبات الغسل)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

شک نہ پائے جانے کی وجہ سے غسل واجب ہونے کی کوئی وجہ ترجیح نہیں پائی جاتی۔ [1]

اورمندرجہ ذیل صورتوں میں غسل واجب ہونے نہ ہونے کے درمیان حنفیہ کا اختلاف ہے۔

(۱)......منی یامذی ہونے میں شک ہو،اوراحتلام ہونا یاد نہ ہو۔ [2]

(۲)......منی یاودی ہونے میں شک ہو،اوراحتلام ہونا یاد نہ ہو۔

(۳)......منی،مذی اورودی ہونے میں شک ہو،اوراحتلام ہونا یاد نہ ہو۔

ان مذکورہ تینوں صورتوں میں امام ابوحنیفہ اورامام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک احتیاطاً غسل واجب ہے،اورامام ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک غسل واجب نہیں،ان صورتوں میں امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ نے احتلام نہ ہونے کے باوجود منی کا شک پائے جانے کی وجہ سے احتیاطاً غسل واجب ہونے کو ترجیح دی ہے،جبکہ امام ابویوسف رحمہ اللہ نے احتلام یاد نہ ہونے کی وجہ سے غسل واجب نہ ہونے کو ترجیح دی ہے،اورشک کے کمزور ہونے کی وجہ سے غسل کو واجب نہیں کیا **”لأن الأصل براء ة الذمة فلا يجب إلا بيقين، وهو القياس“** [3]

---

[1] ولا يجب اتفاقا فيما إذا علم أنه ودى مطلقا، وفيما إذا علم أنه مذى أو شک فی الأخيرين مع عدم تذكر الاحتلام(ردالمحتار، ج ۱، ص ۱٦۳، كتاب الطهارة، سنن الغسل)

وإن رأى بللاً إلا أنه لم يتذكر الاحتلام، فإن تيقن أنه (مذى) لا يجب الغسل.

لأن سبب خروج المنى ههنا لم يوجد، فلا يمكن أن يقال بأنه منى ثم رق لطول المدة، بل هو مذى حقيقة، والمذى لا يوجب الغسل(المحيط البرهانى، ج ۱ ص ۸۵، كتاب الطهارات،الفصل الثالث فى تعليم الاغتسال)

[2] البتہ بعض مشائخِ حنفیہ کی تصریح کے مطابق اس صورت میں اگر سونے سے پہلے عضوِ تناسل میں انتشار موجود تھا،تو بالاتفاق غسل واجب نہیں،ورنہ واجب ہے۔

إذا استيقظ الرجل من منامه فوجد على طرف إحليله منى أو مذى فإنه يغتسل إلا أن يكون قد انتشر ذكره قبل النوم فلما استيقظ وجد البلة فهاهنا لا غسل عليه لأنه إذا كان منتشراً قبل النوم فما وجد من البلة بعد الانتباه يكون من آثار ذلک الانتشار فلا يلزمه الغسل إلا أن يكون أكثر رأيه أنه منى فحينئذ يلزمه الغسل،*أما إذا كان ذكره ساكناً حين نام يجعل تلک البلة منياً ويلزمه الغسل *قال شمس الأئمة الحلوانى رحمه الله تعالى هذه مسألة يكثر وقوعها والناس عنها غافلون فلا بد من حفظها (فتاویٰ قاضى خان، ج ۱، ص ۴۳، فصل فيما يوجب الغسل)

[3] مشائخِ حنفیہ کا فتویٰ ان صورتوں میں اگرچہ امام ابوحنیفہ اورامام محمد رحمہما اللہ کے قول پر ہے،لیکن بعض مشائخ کے نزدیک اگر کسی شخص کو ان میں سے کوئی صورت ایسے مقام پر پیش آجائے، جہاں اسے غسل کرنے میں حیاء آتی ہو، یا اس کے دل میں یہ خوف ہو کہ غسل کرنے سے وہاں کے لوگوں کو بدکاری وغیرہ کا شبہ پیدا ہوگا،تو امام ابویوسف رحمہ اللہ کے قول پر عمل کر لینا جائز ہے۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

اورحنفیہ کےعلاوہ دیگر فقہائے کرام کے اقوال اس سلسلہ میں حنفیہ سے کچھ مختلف ہیں۔

فقط، وَاللّٰهُ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالیٰ اَعۡلَمُ وَعِلۡمُهٗ اَتَمُّ وَاَحۡكَمُ

محمد رضوان۔مورخہ۹/ذوالقعدہ/۱۴۳۴ھ۔16/ستمبر/2013ء بروز پیر

ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وإن شک أنه منی أو مذی، قال أبو یوسف رحمه الله :لا یوجب الغسل حتی یتیقن بالاحتلام، وقالا یجب الغسل، هکذا ذکر شیخ الإسلام رحمه الله(المحیط البرهانی، ج ۱ ص ۸۵، کتاب الطهارات،)

ویجب الغسل عندهما لا عند أبی یوسف فیما إذا شک أنه منی أو مذی أو منی أو ودی ولم یتذکر الاحتلام فیهما(البحر الرائق، ج ۱ ص ۵۹،کتاب الطهارت، موجبات الغسل)

ویجب عندهما فیما إذا شک فی الأولین أو فی الطرفین أو فی الثلاثة احتیاطا، ولا یجب عند أبی یوسف للشک فی وجود الموجب(ردالمحتار، ج ۱، ص ۱۶۳، کتاب الطهارة، سنن الغسل)

وإن شک أنه منی أو ودی فکذلک عندهما وقال أبو یوسف لا یجب علیه حتی یتذکر الاحتلام لأن الأصل براءة الذمة فلا یجب إلا بیقین، وهو القیاس وهما أخذا بالاحتیاط لأن النائم غافل والمنی قد یرق بالهواء فیصیر مثل المذی فیجب علیه احتیاطا(دررالحکام شرح غرر الاحکام، ج ۱ ص ۱۹، کتاب الطهارة،موجبات الغسل)

ومنها مستیقظ وجد بثوبه أو فخذه بللا ولم یتذکر احتلاما وشک فی أنه مذی أو منی یجب عندهما لاحتمال انفصاله عن شهوة ثم نسی ورق هو بالهواء خلافا له، وفیه نظر، فإن هذا الاحتمال ثابت فی الخروج کذلک کما هو ثابت فی الانفصال کذلک فالحق أنها لیست بناء علیه بل هو یقول لا یثبت وجوب الغسل بالشک فی وجود الموجب وهما احتاط لقیام ذلک الاحتمال، وقیاسا علی ما لو تذکر الاحتلام ورأی ماء رقیقا حیث یجب اتفاقا حملا للرقة علی ما ذکرنا(فتح القدیر، ج ۱،ص ۶۲،کتاب الطهارات،فصل فی الغسل)

وقال فی "الینابیع "یعمل بقول أبی یوسف فی نفی وجوب الغسل إذا کان فی بیت إنسان ویستحی منه أو یخاف أن تقع فی قلبه ریبة بأنه طاف حول أهل بیته(البنایة شرح الهدایة، کتاب الطهارات، فصل فی الغسل)

(بسلسلہ اسلامی مہینوں کے فضائل واحکام)　(اضافہ واصلاح شدہ جدید ایڈیشن)

ماہِ محرم کے فضائل واحکام

قرآن حدیث، فقہ اورسلفِ صالحین کی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی سال کے پہلے مہینے''محرم الحرام'' کے فضائل، مسائل، احکام ومنکرات، اسلامی وقمری سَن وماہ کی اہمیت اوراس کے مقابلہ میں دوسرے نظاموں کے حقائق، عاشورہ یعنی دس محرم کے دن کی فضیلت واہمیت اوراس سے متعلقہ احکامات ومنکرات کا جائزہ

مؤلف: مفتی محمد رضوان

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

کیا آپ جانتے ہیں؟ مفتی محمد رضوان

* 1 دلچسپ معلومات، مفید تجزیات اور شرعی احکامات پر مشتمل سلسلہ

رات اور دن بھر کے ذکر سے افضل کلمات

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو آپ کی رات کے ساتھ دن بھر اور دن کے ساتھ رات بھر ذکر کرنے سے افضل یا زیادہ ثواب والے کلمات نہ بتلادوں، وہ یہ ہیں کہ آپ یہ پڑھیں کہ:

سُبُحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَسُبُحَانَ اللّٰهِ مِلُءَ مَا خَلَقَ، وَسُبُحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِی الْأَرُضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبُحَانَ اللّٰهِ مِلُءَ مَا فِی الْأَرُضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبُحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحُصٰی كِتَابُهُ، وَسُبُحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَیُءٍ، وَسُبُحَانَ اللّٰهِ مِلُءَ كُلِّ شَیُءٍ، وَتَقُوُلُ: اَلُحَمُدُ لِلّٰهِ مِثُلَ ذٰلِکَ.

ترجمہ: پاک ہے اللہ کی ذات مخلوق کی تعداد کے برابر، اور پاک ہے اللہ کی ذات مخلوق کے بھرنے کے برابر، اور پاک ہے اللہ کی ذات زمین اور آسمان والی چیزوں کی تعداد کے برابر، اور پاک ہے اللہ کی ذات زمین اور آسمان والی چیزوں کے بھرنے کے برابر، اور پاک ہے اللہ کی ذات اُن سب چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو اس کی کتاب نے شمار کیا ہے، اور پاک ہے اللہ کی ذات ہر چیز کی تعداد کے برابر، اور پاک ہے اللہ کی ذات ہر چیز کے بھرنے کے برابر۔

اور آپ الحمدللہ بھی اسی طرح سے کہیں (یعنی گزشتہ کلمات میں جہاں جہاں سبحان اللہ کے الفاظ آئے ہیں، وہاں الحمدللہ کے الفاظ ملا کر باقی وہی کلمات پڑھیں (ابن حبان) [1]

---

[1] عن أبی أمامة الباهلی، أن رسول الله صلی الله علیه وسلم مر به وهو یحرک شفتیه، فقال :ماذا تقول یا أبا أمامة؟ ، قال :أذکر ربی، قال :ألا أخبرک بأکثر أو أفضل من ذکرک اللیل مع النهار والنهار مع اللیل؟ أن تقول :سبحان الله عدد ما خلق، وسبحان الله ملء ما خلق،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

اس حدیث سے مذکورہ کلمات کے پڑھنے کی یہ فضیلت معلوم ہوئی کہ ان کو پڑھنے سے رات بھر اور دن بھر ذکر کرنے کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وسبحان الله عدد ما فى الأرض والسماء ، وسبحان الله ملء ما فى الأرض والسماء ، وسبحان الله عدد ما أحصى كتابه، وسبحان الله عدد كل شىء ، وسبحان الله ملء كل شىء ، وتقول : الحمد لله مثل ذلك (ابن حبان، رقم الحديث ۸۳۰، ذكر التسبيح الذى يكون للمرء أفضل من ذكره ربه بالليل مع النهار، والنهار مع الليل)

فى حاشية ابن حبان: إسناده حسن.

نینداورخواب

صفحات: ۶۷۲ SLEEP AND DREAM

کے احکام وآداب

سونے، جاگنے اور خواب کے مسنون ومدلّل احکام وآداب

نینداورموت میں مشابہت، اللہ تعالیٰ کا نیند سے پاک ہونا، نیند کا عبادت وضرورت ہونا، رات ودن کی عظمت واہمیت، سونے، جاگنے کے لئے رات ودن کی فطری تقسیم، رات کی اہمیت، سونے، لیٹنے اور رات کے احکام وآداب، رات کی عبادت کی فضیلت واہمیت، سوکر اُٹھنے کے احکام وآداب، نماز کے وقت سونا اور طلوع وغروب کے وقت نماز پڑھنا، صبح وشام کے مسنون اذکار ودعائیں، نیند سے وضو ٹوٹنے اور نیند میں احتلام کے احکام۔

خواب کے احکام وآداب، خواب کی اقسام وانواع، انبیائے کرام اور صالح مومن کے خواب کی حیثیت، خواب نظر آنے کے بعد مسنون اعمال، جھوٹا خواب بیان کرنے اور خواب میں زیارتِ نبوی ﷺ کا حکم، استخارہ میں خواب نظر آنے کی حیثیت، نبی ﷺ کے پاکیزہ خواب، دوسروں کے خوابوں پر نبی ﷺ کی تعبیرات، صحابۂ کرام کے مبارک خواب۔

مصنِّف: مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

عبرت کدہ ﴿اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَعِبۡرَۃً لِّاُولِی الۡاَ بۡصَارِ﴾ ابوجویریہ

J $ P

عبرت وبصیرت آمیز حیران کن کائناتی تاریخی اور شخصی حقائق

حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۴۰)

برادرانِ یوسف کا اظہارِ ندامت

حضرت یوسف علیہ السلام کی جب اپنے بھائیوں کے ساتھ شناسائی اور تعارف اچھی طرح ہو گیا، اور زمانہ گزشتہ کی یادیں تازہ ہو گئیں، بیتے ہوئے ایام کا نقشہ آنکھوں کے سامنے گھوم گیا، تو اب بھائیوں کو رہ رہ کر اپنی جفائیں اور ایذائیں بھی یاد آنے لگیں، جو ان کے ہاتھوں بوڑھے والد اور معصوم و نوخیز یوسف کے ساتھ روا رکھی گئی تھیں، اندر ہی اندر احساسِ جرم برادرانِ یوسف کو کچھوکے لگانے لگا، حالانکہ یوسف کے کریمانہ و پیغمبرانہ اخلاق اور اعلیٰ و وسیع ظرف نے یہ بھی گوارا نہ کیا تھا کہ ان جفاؤں و ایذاؤں کا تعارف کے دوران حوالہ ہی دے دیتے، لیکن برادرانِ یوسف اپنے ہی ضمیر کی عدالت میں مجرم کے کٹہرے میں کھڑے تھے، اس لئے حضرت یوسف علیہ السلام سے معافی مانگنے میں ہی ان کو عافیت اور اپنی اندرونی خلش کا علاج نظر آیا، تو انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر ہر لحاظ سے فضیلت عطا فرمائی ہے، اور آپ اس کے لائق تھے، یہ ہماری غلطی اور بھول تھی کہ ہم نے آپ کی قدر نہیں کی، اور آخر کار آپ کا خواب سچا ثابت ہوا، اور ہم جو آپ سے حسد کر رہے تھے، وہ بے کار ثابت ہوا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

قَالُوۡا تَاللّٰہِ لَقَدۡ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیۡنَا وَاِنۡ کُنَّا لَخٰطِئِیۡنَ (سورۃ یوسف، رقم الآیۃ ۹۱)

یعنی ’’وہ (برادرانِ یوسف اپنے کئے پر نادم ہو کر) کہنے لگے اللہ کی قسم! اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت بخش دی اور کوئی شک نہیں کہ ہم بڑے ہی خطا کار تھے‘‘

حضرت یوسف علیہ السلام کی معافی دینے میں اعلیٰ ظرفی

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کو شرمندہ نہیں کرنا چاہتے تھے، اور نہ ہی ان سے معافی کے الفاظ سننے کے طالب تھے، اس لئے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ یہ تذکرہ آج سے ختم ہو گیا، اور آج کے بعد تم پر

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

کوئی الزام نہیں، اور اللہ تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہیں، وہ تمہاری مغفرت کرے، اور تمہارے گناہوں اور لغزشوں کو معاف کرے۔

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (سورة يوسف، رقم الآية ۹۲)

یعنی ''یوسف علیہ السلام نے فرمایا (بے فکر رہو) آج تم پر کوئی الزام نہیں، اللہ تمہیں معاف فرمائے اور وہی ہے سب سے بڑا مہربان''

حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ ''لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ ''یعنی آج تم پر کوئی ملامت نہیں یہ اخلاقِ کریمانہ کا اعلیٰ مقام ہے کہ ظالم کو صرف معاف ہی نہیں کر دیا بلکہ یہ بھی واضح کر دیا کہ اب تم پر کوئی ملامت بھی نہیں۔

چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام رنج وغم میں روتے روتے نابینا ہو گئے تھے، اس لئے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ میرا یہ کرتہ لے کر تم ابا کے پاس جاؤ، اسے ان کے منہ پر ڈالتے ہی ان شاء اللہ ان کی نگاہ روشن ہو جائے گی، پھر انھیں اور اپنے گھرانے کے تمام اور لوگوں کو یہیں میرے پاس لے آؤ۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ (سورة يوسف، رقم الآية ۹۳)

یعنی ''یہ میرا کرتہ لے جاؤ اور اسے میرے والد کے چہرے پر ڈال دو، اس سے ان کی بینائی لوٹ آئے گی، اور تم لے آؤ میرے پاس اپنے سب گھر والوں کو''

یہ بات ظاہر ہے کہ کسی کے کرتے کا چہرہ پر ڈال دینا بینائی کے لوٹ آنے کا کوئی مادی سبب نہیں ہو سکتا، بلکہ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ایک معجزہ تھا، جو حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کیا گیا کہ جب اُن کا کرتہ والد کے چہرے پر ڈالا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ ان کی بینائی بحال فرما دیں گے۔

اور یہاں دوسرا معجزہ خود والد حضرت یعقوب علیہ السلام کا بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مصر سے قمیص روانہ ہوئی، تو سینکڑوں میل دور اور دسیوں سال بعد ان کو قمیص سے اپنے پیارے بیٹے کی خوشبو محسوس ہونے لگی، سینکڑوں میل کے فاصلے سے اور دسیوں سال کے زمانی وقفے سے قمیص کی خوشبو محسوس فرمانا مادی اسباب سے

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

ماوراءمعجزات کی دنیا کی کرشمہ ہے۔ [1]

حضرت یوسف علیہ السلام نے جو یہ فرمایا کہ "وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ" یعنی تم سب بھائی اپنے سب اہل وعیال کو میرے پاس مصر لے آؤ،اس سے اصل مقصد تو والد حضرت یعقوب علیہ السلام کو بلانے کا تھا مگر یہاں صاف طور پر والد کے بجائے خاندان کو لانے کا ذکر کیا،اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ والد کو یہاں لانے کے لئے کہنا ادب کے خلاف سمجھا اور یہ یقین تھا ہی کہ جب والد کی بینائی لوٹ آئے گی اور یہاں آنے سے کوئی عذر مانع نہیں رہے گا تو وہ خود ہی ضرور تشریف لائیں گے۔ (جاری ہے...........)

---

[1] واضح رہے کہ معجزہ یا کرامت،اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے،جو نبی یا ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے،معجزہ یا کرامت کا ظہور خود نبی یا ولی کے اختیار وارادے میں نہیں ہوتا،جب اللہ تعالیٰ کی مشیئت ہوتی ہے تو نبی کے علم یا ارادے کی ضرورت نہیں ہوت،معجزہ کا ظہور ہو جاتا ہے،اسی طرح کرامت بھی اللہ کی مشیئت نہ ہو،تو ولی کی خواہش وارادے پر بھی اس کا ظہور نہیں ہوسکتا،چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کی صرف قمیص نہیں،خود حضرت یوسف گھر کے قریب کنعان کے کنویں میں جب ڈالے گئے،تو اللہ تعالیٰ کی مشیئت نہ تھی،تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو گھر کے قریبی جنگل سے نہ حضرت یوسف کے جسم کی خوشبو آئی،نہ بھائیوں کی یوسف سے اتاری گئی اور لائی گئی قمیص سے یوسف کے جسم کی خوشبو آئی،روتے اور غم کرتے رہے،اب اللہ تعالیٰ کی مشیئت ہوئی،تو سینکڑوں میل کے فاصل سے دسیوں سال سے جدا یوسف کی خوشبو محسوس ہوگئی۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

طب وصحت

مفتی محمد رضوان

حجامہ یا سینگی لگوانا (قسط۵)

(Cupping Therapy)

حجامہ کرانے کی تاریخیں اور ایّام

احادیث میں بعض تاریخوں میں حجامہ کرانے کو زیادہ مفید قرار دیا گیا ہے، اور بعض احادیث وروایات میں مخصوص دنوں میں حجامہ کرانے کی ممانعت وغیرہ کا ذکر آیا ہے، جن کی اسنادی حیثیت پر محدثین نے کلام کیا ہے، آگے اس کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ، وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِيْنَ (سنن الترمذی، رقم الحديث ۲۰۵۱، باب ما جاء في الحجامة، مستدرک حاکم، رقم الحديث ۷۴۷۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردن کے دونوں طرف اور پشت کے بالائی حصہ (یعنی کندھوں کے درمیان) میں حجامہ کرایا کرتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (چاند کی) سترہ اور انیس اور اکیس تاریخوں میں حجامہ کرایا کرتے تھے (ترمذی، حاکم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَإِحْدَى وَعِشْرِيْنَ (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۸۲۵۴)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (چاند کی) سترہ اور انیس اور اکیس تاریخوں میں حجامہ کرایا کرتے تھے (حاکم)

اور مستدرک حاکم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ كَانَ لَهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۷۴۷۵)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے (چاند کے) مہینہ کی سترہ تاریخ میں حجامہ کرایا، تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء کا باعث ہوگا (حاکم)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :مَنْ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَۃَ، وَتِسْعَ عَشْرَۃَ، وَإِحْدَی وَعِشْرِیْنَ، کَانَ شِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ (ابوداود، رقم الحدیث ۳۸۶۱، معرفة السنن والآثار للبیهقی، رقم الحدیث ۱۹۳۳۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے (چاند کے) مہینہ کی سترہ اور انیس اور اکیس تاریخوں میں حجامہ کرایا، تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء کا باعث ہوگا (حاکم)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ چاند کی سترہویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخوں میں حجامہ کرانا زیادہ مفید ہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرورت کے وقت بغیر کسی دن و تاریخ کی پابندی کے حجامہ کرانے کا بھی کئی احادیث میں ثبوت ملتا ہے، اس لئے محدثین نے فرمایا کہ دوسرے اوقات اور دوسری تاریخوں میں بھی حجامہ کرانے کی شرعی اعتبار سے ممانعت نہیں، بالخصوص جبکہ ضرورت ہو۔

البتہ عام حالات میں مندرجہ بالا تاریخوں میں حجامہ کرانا زیادہ مفید ہے۔ [۱]

حجامہ کے دنوں سے متعلق بعض احادیث کی اسنادی حیثیت

بعض احادیث و راویات میں مخصوص دِنوں اور تاریخوں میں حجامہ کرانے کی غیر معمولی تاکید یا ممانعت کا ذکر آیا ہے، جن کی اسناد پر محدثین نے کلام کیا ہے، آگے اس قسم کی احادیث و روایات اور اُن کی اسنادی حیثیت پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

(ا)......حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں چاند کی سترہ تاریخ کو منگل کا دن ہونے کی صورت میں حجامہ کرانے کی تاکید آئی ہے، اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں منگل کے دن حجامہ کو پورے سال کی

---

[۱] قال حنبل بن إسحاق كان أحمد يحتجم أى وقت هاج به الدم وأى ساعة كانت وقد اتفق الأطباء على أن الحجامة فى النصف الثانى من الشهر ثم فى الربع الثالث من أرباعه أنفع من الحجامة فى أوله وآخره قال الموفق البغدادى وذلك أن الأخلاط فى أول الشهر تهيج وفى آخره تسكن فأولى ما يكون الاستفراغ فى أثنائه والله أعلم(فتح البارى لابنِ حجر، ج۱۰ ص ۱۵۰، قوله باب أية ساعة يحتجم)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

بیماری کی دواء قرار دیا گیا ہے۔ ؎۱

مگران احادیث کی سندوں کو محدثین نے غیر معمولی ضعیف قرار دیا ہے۔ ؎۲

؎۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ، ثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، ثنا نَافِعٌ أَبُو هُرْمُزٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْتَجِمُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، فَقُلْتُ :هَذَا الْيَوْمَ تَحْتَجِمُ؟ قَالَ :نَعَمْ، وَمَنْ وَافَقَ مِنْكُمْ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لَيْلَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنَ الشَّهْرِ فَلَا يُجَاوِزُ حَتَّى يَحْتَجِمُ فَاحْتَجِمُوا (المعجم الكبير للطبراني،رقم الحديث ١١٣٦٦)

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ الطَّوِيلُ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ سَنَةٍ(المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ٤٩٩)

؎۲ قال الهيثمي:رواه الطبراني، وفيه نافع بن هرمز، وهو ضعيف (مجمع الزوائد،تحت رقم الحديث ٨٣٣٢، باب أوقات الحجامة)

وقال الهيثمي ايضا:رواه الطبراني، وفيه زيد بن أبي الحوارى العمى، وهو ضعيف، وقد وثقه الدارقطنى وغيره، وبقية رجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨٣٣٣، باب أوقات الحجامة)

وقال المناوى:قال الهيثمي عقب عزوه للطبراني :فيه زيد بن أبي الحوارى العمى وهو ضعيف وقد وثقه الدارقطنى وبقية رجاله رجال الصحيح اه .وقال ابن جرير :هذا عندنا خبر واه لا يثبت فى الدين بمثله حجة ولا نعلمه يصح لكن روى من كلام بعض السلف وقال ابن الجوزى :موضوع وسلام وشيخه متروكان .وقال الذهبى فى الضعفاء :سلام الطويل تركوه باتفاق وزيد العمى ضعيف متماسک(فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ٣٧٨٢)

وقال ابن عدى: حدثنا محمد بن خالد بن يزيد الراسبى، حدثنا محمد بن أحمد بن الحكم، حدثنا مسلم بن حبيب أبو حبيب مؤذن مسجد بنى رفاعة، حدثنا نصر بن طريف، حدثنا أيوب، عن محمد، عن أبى هريرة وقتادة عن محمد، عن أبى هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر تكفى من دواء السنة.قال الشيخ :وهذا عن أيوب وقتادة جميعا ليس عنهما بمحفوظ(الكامل فى ضعفاء الرجال لابنِ عدى، ج٨ص٢٧٧)

وقال محمد بن طاهر الفتنى:وفى الوجيز الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة مضت من الشهر دواء كذا إلخ. عن معقل بن يسار وفيه مكذبان، وعن أنس كذلک وابن عباس وفيه هرمز متروک (تذكرة الموضوعات للفتنى، ج١ ص٢٩٨)

وقال محمد بن طاهر المقدسى:حديث :الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر تكفى من دواء السنة . رواه سلام الطويل :عن زيد العمى ، عن معاوية بن قرة ، عن معقل بن يسار .وسلام متروک الحديث . وأورده فى ترجمة نصر بن طريف بن أبى مزاحم ، عن أيوب ، (وقتادة) عن محمد ، عن أبى هريرة .وهذا عن أيوب ؛ وقتادة جميعا غير محفوظ ونصر متروک الحديث (ذخيرة الحفاظ، تحت رقم الحديث ٢٧٠١)

وقال ابوالفضل العراقى:الحديث ،الطبرانى من حديث معقل بن يسار وابن حبان فى الضعفاء من حديث أنس وإسنادهما واحد اختلف على رواية فى الصحابى وكلاهما فيه زيد العمى وهو ضعيف (المغنى عن حمل الاسفار، تحت رقم الحديث ٤١٠٧)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

(۲)......حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں ہفتہ، بدھ اور جمعہ کے دن حجامہ کرانے کی ممانعت آئی ہے، اور اس حدیث میں جذام (یعنی کوڑھ پَن) اور برص کی بیماری کے بدھ کے دن پیدا ہونے کا ذکر آیا ہے۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾وقال الالبانی:(مَنْ وافقَ منكم يومَ الثلاثاءِ لسبع عشرةَ مضتْ مِنَ الشَهرِ؛ فلا يُجَاوِزُها حتى يَحْتَجِمَ، فاحتَجِمُوا فيه). موضوع .أخرجه الطبرانى فى (المعجم الكبير) ! !) / 162 / 11366) ؛ وابن حبان فى (الضعفاء) 3) / 58 /59) ، ومن طريقه ابن الجوزى فى (الموضوعات) 3) / 214) عن نافع ابن هرمز عن عطاء عن ابن عباس قال :دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحتجم يوم الثلاثاء ، فقلت :هذا اليوم تحتجم؟ !قال :(نعم، من وافق. . .) الحديث.

أورده ابن حبان فى ترجمة نافع هذا، وقال:(كان ممن يروى عن أنس ماليس من حديثه كأنه أنس آخر) . وقال ابن الجوزى :(هذا حديث لا يصح، أبو هرمز؛ قال يحيى :ليس بشىء ، كذاب .وقال النسائى :لس بثقة .وقال الدارقطنى :متروك). وأقره السيوطى فى (اللآلى) 2) /412).

(تنبيه) : جاء الحديث فى (مجمع الزوائد) 5) /93) بهذا السياق؛ إلا الجملة الأخيرة منه :(فلا يجاوزها. . .) ؛ فإنها فيه بلفظ :(فهو دواء لداء السنة) . وبعده قوله :(رواه الطبرانى، وفيه زيد بن أبى الحوارى العمى، وهو ضعيف، وقد وثقه الدارقطنى وغيره، وبقية رجاله رجال الصحيح) ! وهذا خلط عجيب متناً وتخريجاً ! ولعله من الناسخ أو الطابع، وأرى أنه سقط منه شىء ، ودخل عليه حديث فى حديث، وإليك البيان :أولاً: لقد علق الناشر على قوله :(فهو) ، فقال :(فهو) غير موجود فى الأصل) . ومعنى ذلک أنه :لما كان الكلام الأخير غير متصل بما قبله؛ زاد الناشر هذه اللفظة (فهو) ؛ لربط الكلام بعضه ببعض، ففيه إشعار أن فى الكلام سقطاً، فما هو؟والجواب فى الآتى ثانياً :قد جاء ت هذه الجملة الأخيرة :(دواء لداء السنة) فى حديث معقل ابن يسار الذى تقدم قبيل هذا، وجاء تخريجه أنه رواه الطبرانى؛ كما رأيت بالأرقام، وعزاه إليه السيوطى فى (الجامع الصغير) ، ولما كان (المجمع) ملتزماً إيراد أحاديث الطبرانى الزائدة على الكتب الستة، فالمفروض أن يكون حديث معقل هذا فيه، والواقع ليس كذلک .ثالثاً :لقد جاء فيه عقب حديث ابن عباس هذا أن فيه زيد بن أبى الحوارى !وهذا خلاف الواقع كما رأيت فى تخريجى إياه؛ وإنما هو فى إسناد حديث معقل المشار إليه آنفاً.ومن هذه الحقائق نستنتج ما يلى:لقد سقط من مطبوعة (مجمع الزوائد) شيئان :الأول :تمام حديث ابن عباس الذى هو قوله :(فلا يجاوزها. . .) إلخ، مع عزوه للطبرانى وإعلاله بأبى هرمز.والآخر :حديث معقل بن يسار بتمامه إلا الجملة الأخيرة منه الدالة عليه :(دواء لداء السنة).

وعليه؛ فقوله عقبها :(رواه الطبرانى، وفيه زيد. . .). إنما هو تخريج حديث معقل، وليس لحديث ابن عباس، وأن تخريج هذا سقط من (المجمع) ، فوجب بيان ذلک والتنبيه عليه؛ حتى لا يشكل ذلک على أحد.

ومن العجيب أن لا ينبه على هذا صاحبنا الشيخ حمدى السلفى فى تعلقيه على حديث معقل المشار إليه فى (المعجم الكبير) حين نقل عن الهيثمى فى تخريجه وإعلاله بزيد؛ وهو نقله عن المطبوعة من (المجمع) مشيراً إلى الجزء والصفحة منه، وهو إنما وقع فيه عقب حديث ابن عباس كما بينه آنفاً !وتبعه على ذلک المعلق على تهذيب الآثار (سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ۵۵۷۶)

۱؎ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَبِى جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ :يَا نَافِعُ، قَدْ تَبَيَّغَ بِيَ الدَّمُ، فَالْتَمِسْ لِي حَجَّامًا، وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

مگر اس حدیث کی سند میں نکارت اور ضعف پایا جاتا ہے۔ ل

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ إِنْ اسْتَطَعْتَ، وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ": الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ أَمْثَلُ، وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ، وَتَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَفِي الْحِفْظِ، فَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ، تَحَرِّيًا، وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي عَافَى اللَّهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنْ الْبَلَاءِ، وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، وَلَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ (ابن ماجه،رقم الحديث ۳۴۸۷)

ل قال شعيب الارنؤوط فى حاشية ابنِ ماجه: إسناده مسلسل بالضعفاء ، سويد بن سعيد وعثمان بن مطر والحسن بن أبي جعفر ضعفاء .وأخرجه ابن حبان فى ترجمة عثمان من "المجروحين100 /2 "، وابن عدى فى ترجمة الحسن من "الكامل721 /2 "، وابن الجوزى فى "العلل المتناهية 1464) ") من طريق عثمان بن مطر، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم فى "المستدرك 409 /4 "من طريق عبد الملك بن عبد ربه الطائى، عن عثمان بن جعفر، عن محمَّد بن جحادة، به .وقال :عثمان بن جعفر هذا لا أعرفه بعدالة ولا جرح .ووهَّى الذهبى حديثه هذا فى "تلخيصه"، وذكره الحافظ ابن حجر فى "لسان الميزان "وقال :حديثه منكر فى الحجامة .قلنا :وعبد الملك بن عبد ربه الطائى ذكره الذهبى فى "الميزان "وقال :منكر.
وأخرجه الحاكم أيضًا 211 /4، وابن الجوزى 1463)) من طريق غزال بن محمَّد، عن محمَّد بن جحادة، به .وغزال هذا جهله الحاكم وابن الجوزى والذهبى فى "الميزان "وقال :خبره منكر فى الحجامة.
وأخرجه الحاكم 212 - 211 /4من طريق عبد الله بن صالح المصرى، عن عطاف بن خالد، عن نافع، به. وعبد الله بن صالح سيء الحفظ، وعطاف بن خالد مختلف فيه ولم يحمده مالک، ورماه ابن حبان بسوء الحفظ خاصة فيما يرويه عن نافع .وأخرجه مختصرًا الحاكم 211 /4، وابن الجوزى 1465)) من طريق عبد الله ابن هشام الدستوائى، عن أبيه، عن أيوب السختيانى، عن نافع، عن ابن عمر موقوفًا .وعبد الله بن هشام متروک.وانظر ما بعده(انتهىٰ)
وقال البوصيرى: هذا إسناد فيه الحسن بن أبى جعفر وهو ضعيف رواه الحاكم فى المستدرک من طريق زياد بن يحيى الحسانى عن عدال بن محمد عن محمد بن جحادة به وقال رواه هذا الحديث كلهم ثقات إلا عثمان فإنه مجهول لا أعرفه بعدالة ولا جرح قال وقد صح الحديث عن ابن عمر من قوله غير مسند ولا متصل . قلت رواه الدارقطنى فى إفراده من طريق أبى روق عن زياد بن يحيى بن حسان به
وعثمان بن محمد ذكره أحمد بن على السليمان فيمن يضع الحديث كذا قال صاحب الميزان وأورده ابن الجوزى فى العلل المتناهية من طرق عن محمد بن جحادة به وضعفها كلها ورواه الحافظ أبو بكر أحمد بن إبراهيم بن إسماعيل الاسماعيلى فى معجمه مرفوعا من طريق عطاف بن خالد عن نافع فذكره مختصرا (مصباح الزجاجة، كتاب الطب، باب فى أى الأيام يحتجم)
وقال ابن حبان:عثمان بن مطر الشيبانى كنيته أبو الفضل من أهل البصرة يروى عن ثابت ومعمر روى عنه يعلى بن مهدٰى والعراقيون كان ممن يروى الموضوعات عن الأثبات لا يحل الاحتجاج به (كتاب المجروحين لابن حبان، باب العين، تحت رقم الترجمة ٦٦٧)
وقال محمد بن طاهر المقدسى:يقول وهذا يرويه عن ابن جحادة :الحسن .ولعل البلاء فيه من عثمان بن مطر ، لا من الحسن ، فإنه يرويه عنه غيره (ذخيرة الحفاظ لمحمد بن طاهر المقدسى، تحت رقم الحديث ٢٦٩٨)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

(۳)......حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہفتہ، اتوار اور جمعہ کے دن حجامہ کرانے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے۔ [۱]

اس حدیث کی سند میں بھی ضعف پایا جاتا ہے۔ [۲]

(۴)......امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہوتی ہے کہ جس میں کوئی حجامہ کرانے والا حجامہ کراتا ہے، تو اس کو ایسی بیماری لاحق ہوجاتی ہے کہ جس سے اس کو شفاء حاصل نہیں ہوتی۔

مگر امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ [۳]

(۵)...... جمعہ کے دن حجامہ کرانے کے متعلق حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی سند سے ایک حدیث مروی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے، کہ جس

---

[۱] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِصْمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ :يَا نَافِعُ، تَبَيَّغَ بِيَ الدَّمُ، فَأْتِنِي بِحَجَّامٍ، وَاجْعَلْهُ شَابًّا، وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا .قَالَ :وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -يَقُولُ :الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ أَمْثَلُ، وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ، وَتَزِيدُ فِي الْحِفْظِ، وَتَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا، فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا، فَيَوْمَ الْخَمِيسِ، عَلَى اسْمِ اللَّهِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ، وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ أَيُّوبُ بِالْبَلَاءِ، وَمَا يَبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ، أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبِعَاءِ (ابن ماجه،رقم الحديث ۳۴۸۸)

[۲] قال شعيب الارنوؤط فى حاشية ابنِ ماجه: إسناده ضعيف لضعف عثمان بن عبد الرحمن -وهو الطرائفي -وجهالة عبد الله بن عصمة وسعيد بن ميمون .وانظر ما قبله(انتهىٰ)

وقال المناوى:(ک) فى الطب (وابن السنى وأبو نعيم) معا فى الطب النبوى (عن ابن عمر) بن الخطاب ولم يصححه الحاكم وقال الذهبى :فيه عطاف وثقه أحمد وغيره وقال أبو حاتم :ليس بذلک انتهى . وأورده ابن الجوزى فى الواهيات وقال :لا يصح من جمع طرقه(فيض القدير شرح الجامع الصغير،تحت رقم الحديث ۳۷۸۵)

[۳] أخبرنا أبو الحسن محمد بن الحسين بن داود العلوى رحمه الله ,أنبأ أبو نصر محمد بن حمدويه بن سهل المروزى ,ثنا عبد الله بن حماد الآملى، ثنا عبد الله بن صالح، ثنا عطاف بن خالد، عن نافع، عن ابن عمر رضى الله عنهما أنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ": إن فى الجمعة ساعة لا يحتجم فيها محتجم إلا عرض له داء لا يشفى منه (السنن الكبرىٰ للبيهقى، رقم الحديث ۱۹۵۴۱)

قال البيهقى: عطاف بن خالد ضعيف ,وروى يحيى بن العلاء الرازى وهو متروک بإسناد له عن الحسين بن على فيه حديثا مرفوعا وليس بشىء.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

میں کوئی بھی حجامہ کراتا ہے، تو وہ فوت ہوجاتا ہے۔

مگر اس حدیث کی سند میں ایک راوی کو محدثین نے کذاب اور جھوٹا قرار دیا ہے۔ [1]

(۲)......حضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کی سند سے مروی بعض روایات میں ہفتہ اور بدھ کے دن حجامہ کرانے کے ناپسندیدہ ہونے کا ذکر آیا ہے۔

مگر ان روایات کو محدثین نے سند کے اعتبار سے کمزور اور بعض نے شدید ضعیف و ناقابلِ اعتبار قرار دیا ہے۔ [2]

---

[1] حَدَّثَنَا جُبَارَةُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُقَيْلِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يَحْتَجِمُ فِيهَا أَحَدٌ إِلَّا مَاتَ (مسند ابی یعلیٰ، رقم الحديث ٦٧٧٩)

قال الهيثمي: رواه أبو يعلى، وفيه يحيى بن العلاء وهو كذاب (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨٣٢٧، باب أوقات الحجامة)

[2] حَدَّثنا مُحَمد بن مَعْمَر، قَال :حَدَّثنا الحجاج، قَال :حَدَّثنا حماد بن سلمة، عَن سُليمان بن أرقم، عَن الزُّهْرِيّ، عَن سَعِيد، عَن أَبِي هُرَيرة، عَن النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم قال :من احتجم يوم الأربعاء، أو يوم السبت فأصابه وضح فلا يلومن إلَّا نفسه (مسند البزار، رقم الحديث ٧٨٠٠، مستدرک حاكم، رقم الحديث ٨٢٥٦)

قال البزار: وَهَذَا الْحَدِيثُ لاَ نعلمُهُ يُرْوَى عَن النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم إلَّا مِنْ هَذَا الوجه وسليمان بن أرقم لين الحديث، وَإنَّما أتى منه.

قال الهيثمي: رواه البزار، وفيه سليمان بن أرقم، وهو متروک (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨٣٢٨، باب أوقات الحجامة)

وقال الذهبی فی التلخيص علی المستدرک: سليمان بن ارقم متروک.

وقال الالبانی: "من احتجم يوم السبت والأربعاء، فرأى وضحا، فلا يلومن إلا نفسه ."ضعيف

أخرجه ابن عدی فی "الكامل 98/2) ") من طريق حسان بن سياه مولى عثمان بن عفان :حدثنا ثابت عن أنس أن النبی صلى الله عليه وسلم قال :فذكره. أورده فی جملة أحاديث ساقها لحسان هذا ثم قال: " وعامتها لا يتابعه غيره عليه، والضعف يتبين على رواياته وحديثه ." قلت :وقال ابن حبان فی "الضعفاء " 1/267)) ": منكر الحديث جدا يأتی عن الثقات بما لا يشبه حديث الأثبات، لا يجوز الاحتجاج به إذا انفرد لما ظهر من خطئه فی روايته على ظهو ر الصلاح منه ."قلت :فهو بهذا الإسناد ضعيف جدا وقد روی من حديث أبی هريرة أيضا، ولا يصح، كما سيأتی تحقيقه إن شاء الله تعالى 1524)). (سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ١٤٠٨)

وقال ايضاً: من احتجم يوم الأربعاء ويوم السبت، فراى وضحا، فلا يلومن إلا نفسه ."ضعيف.

أخرجه ابن عدی فی "الكامل 154) "1/) والحاكم 4)410/ - 409) والبيهقی 9)340/) من

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

(۷)......حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں منگل کے دن حجامہ کرانے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾طریق سليمان بن أرقم عن الزهرى عن سعيد بن المسيب عن أبى هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :فذكره.قلت :وهذا إسناد ضعيف جدا، سكت عنه الحاكم، وتعقبه الذهبى بقوله " :سليمان متروك ."وقال البيهقى " :سليمان بن أرقم ضعيف ".قلت :وتابعه ابن سمعان عن الزهرى به .أخرجه ابن عدى 208/2) وقال " :هذا الحديث غير محفوظ، وابن سمعان عبد الله بن زياد بن سليمان بن سمعان القرشى، الضعف على حديثه بين ."وعلقه البيهقى، وقال " :وهو أيضا ضعيف ."قلت :وتابعه الحسن بن الصلت عن سعيد بن المسيب به .أخرجه أبو العباس الأصم فى "حديثه " (ج 2رقم - 147نسختى) قال :حدثنا بكر بن سهل الدمياطى أخبرنا محمد بن أبى السرى العسقلانى أخبرنا شعيب بن إسحاق عن الحسن بن الصلت .قلت :وهذا إسناد ضعيف مسلسل بالعلل:الأولى :ابن الصلت هذا لم أجد له ترجمة، وهو شامى كما صرح الطبرانى فى حديث آخر مضى 758)). الثانية: العسقلانى، صدوق له أوهام كثيرة.الثالثة :بكر بن سهل الدمياطى ضعفه النسائى .وعلقه البيهقى أيضا من هذا الوجه، وقال " :وهو أيضا ضعيف، والمحفوظ عن الزهرى عن النبى صلى الله عليه وسلم منقطعا .والله أعلم ."قلت :ولعله من رواية معمر عن الزهرى، فقد قال المنذرى فى "الترغيب 4) "161/) : وعن معمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال :فذكره، وقال ":رواه أبو داود هكذا وقال :قد أسند ولا يصح ." قلت :وليس هذا فى "كتاب السنن "، فالظاهر أنه فى "المراسيل ."ثم تأكدت من هذا الذى كنت استظهرته من سنين حين رجعت إلى نسخة مصورة لدى من كتاب "المراسيل "، منحنى إياها مع غيرها من المصورات القيمة أحد إخواننا الطلاب فى الجامعة الإسلامية -جزاه الله خيرا -، فوجدت الحديث فى " الطب "منه (ق 1/23) من طريق عبد الرزاق، وهذا أخرجه فى "المصنف 11) "/ 29 / 19816) قال :أخبرنا معمر عن الزهرى أن النبى صلى الله عليه وسلم ...إلخ.فتبين أنه من رواية معمر عن الزهرى كما كنت ظننت من قبل، وأن فى "الترغيب "سقطا وتحريفا لا يخفى على القارىء اللبيب، وأن الحديث مرسل أومعضل .وقال المناوى فى "الفيض " :"وأورده ابن الجوزى فى "الموضوعات ."وذكره فى " اللسان "من حديث ابن عمرو، وقال :قال ابن حبان :ليس هو من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ."وقد تعقب السيوطى فى "اللآلىء 2) "410/ - 408) ابن الجوزى، وتبعه ابن عراق فى "تنزيه الشريعة 2) "358/) بهذه الطرق وغيرها، وهى إن ساعدت على رفع الحكم على الحديث بالوضع، فلا تجدى فى تقويته شيئا، لشدة ضعف أكثرها، وقد مضى له شاهد ضعيف جدا من حديث أنس رقم 1408)) . وإن من عجائب المناوى التى لا أعرف لها وجها، أنه فى كثير من الأحيان يناقض نفسه، فقد قال فى " التيسير " :"وإسناده صحيح !"فهذا خلاف ما فى "الفيض ."وسيأتى الحديث عن الزهرى مرسلا بزيادة فى المتن برقم 1672)). (سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ۱۵۲۴)

۱؎ حدثنا موسى بن إسماعيل، أخبرنى أبو بكرة بكار بن عبد العزيز، أخبرتنى عمتى كبشة بنت أبى بكرة، وقال :غير موسى كيسة بنت أبى بكرة أن أباها، كان ينهى أهله عن الحجامة، يوم الثلاثاء ، ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم :أن يوم الثلاثاء يوم الدم، وفيه ساعة لا يرقأ(سنن ابى داوٗد، رقم الحديث ۳۸۶۲)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

مگر محدثین نے اس حدیث کو ضعیف اور بعض نے شدید ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱؎

۱؎ ورواه أبو جرى نصر بن طريف بإسنادين له عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعا ,وهو متروك لا ينبغي ذكره ,أخبرناه على بن أحمد بن عبدان ,أنبأ أحمد بن عبيد الصفار ,ثنا تمتام ,ثنا أبو سلمة قال :وحدثنا هشام بن على السيرافي ,ثنا أبو سلمة المنقرى ,ح وأخبرنا أبو على الروذبارى ,أنبأ محمد بن بكر ,ثنا أبو داود ,ثنا موسى بن إسماعيل وهو أبو سلمة , أخبرني أبو بكرة بكار بن عبد العزيز ,أخبرتني عمتي وهي كبشة بنت أبي بكرة أن أباها كان ينهى أهله عن الحجامة يوم الثلاثاء ,ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يوم الثلاثاء يوم الدم وفيه ساعة لا يرقأ .لفظ حديث أبي داود ,ورواية ابن عبدان بمعناه .النهى الذى فيه موقوف غير مرفوع وإسناده ليس بالقوى والله أعلم(سنن البيهقي، رقم الحديث ١٩٥٣٩، باب ماجاء في وقت الحجامة)

ومن حديثه ما حدثنا به عبد الله بن أحمد قال :حدثنا موسى بن إسماعيل قال :حدثنا بكار بن عبد العزيز بن أبي بكرة قال :حدثتني عمتي كبشة أن أبا بكرة كان ينهى عن الحجامة يوم الثلاثاء ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه يوم الدم ، ويقول : فيه ساعة لا يرقأ فيها الدم قال :ولا يتابع عليه وليس في هذا الباب في اختيار يوم للحجامة شيء يثبت(الضعفاء الكبير للعقيلي، تحت رقم الحديث ٢٦٣)

قال ابن عدى:عمر بن موسى بن وجيه الوجيهي.

حدثنا ابن حماد، حدثنا عباس الدوري، عن يحيى، قال :عمر بن موسى الوجيهي ليس بثقة وقد حدث عنه بقية.حدثنا الجنيدي، حدثنا البخاري قال عمر بن موسى بن وجيه الوجيهي، عن القاسم، عن أبي أمامة منكر الحديث.وقال النسائي عمر بن موسى متروك الحديث .وقال ابن إسحاق عن عمر بن موسى بن وجيه، عن أبي سفيان، عن عبد الرحمن بن أبي بكرة بالدعاء بحديث منكر .حدثنا أحمد بن على، حدثنا عبد الله بن الدورقي قال يحيى بن معين حدث بقية عن عمر بن موسى الوجيهي شامي وليس بثقة ......حدثنا إبراهيم بن حماد، حدثنا أحمد بن على العمي، حدثنا إسماعيل بن عمرو البجلي عن عمر بن موسى، عن أبي الزبير عن جابر، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :لا تحتجموا يوم الثلاثاء فإن سورة الحديد نزلت يوم الثلاثاء(الكامل في ضعفاء الرجال، ج٦ ص١٣ الى ١٦، ملخصاً)

وقال ابن عراق الكناني:(حديث) كبشة أن أبا بكرة كان ينهى عن الحجامة يوم الثلاثاء ويزعم عن رسول الله أنه يوم الدم وفيه ساعة لا يرقأ فيها الدم، وفيه بكار ابن عبد العزيز ليس بشيء (تنزية الشريعة المرفوعة عن الاخبار الشنيعة الموضوعة، تحت رقم الحديث ٢٤)

وقال محمد بن طاهر الفتني:عن جابر لا تحتجموا يوم الثلاثاء فإن سورة الحديد أنزلت على يوم الثلاثاء فيه عمرو بن موسى يضع قلت له شاهد حديث أبي بكرة في النهي عن الحجامة يوم الثلاثاء فيه بكار بن عبد العزيز ليس بشيء قلت استشهد به البخاري في الصحيح وقال ابن معين صالح، والحديث أخرجه أبو داود وسكت عليه فهو صالح للاحتجاج به عنده وأيضا هو متابع(تذكرة الموضوعات للفتني، ج١ ص٢٠٨، ٢٠٩)

وقال الالباني: "يوم الثلاثاء يوم الدم، فيه ساعة لا يرقأ فيها الدم ."ضعيف

رواه أبو داود - 2/151)تازية) ، والعقيلي في "الضعفاء 55) ") عن بكار بن عبد العزيز بن أبي بكرة قال : حدثتني عمتي كيسة أن أبا بكرة كان ينهى عن الحجامة يوم الثلاثاء ، ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه يوم الدم ويقول " :فيه ساعة ." ...ذكره العقيلي في ترجمة بكار هذا، وقال ":لا يتابع عليه، وليس في هذا الباب في اختيار يوم للحجامة شيء يثبت ."وروى عن ابن معين أنه قال في بكار هذا ":ليس بشيء ."وقال في "التقريب ":"صدوق يهم ."قلت :وكيسة مجهولة، تفرد عنها ابن أخيها بكار بن عبد العزيز، كما في "الميزان "، فقول الحافظ ":لا يعرف حالها "ليس بدقيق، وحقه أن يقال ":لا تعرف "، أو : مجهولة "، لأنها مجهولة العين، لا مجهولة الحال فقط(سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ٢٢٥١)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

(۸)......حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی بعض روایات میں منگل کے دن سورہ حدید نازل ہونے اور لوہے کو منگل کے دن پیدا کرنے، اور منگل کے دن ابنِ آدم کے اپنے بھائی کو قتل کرنے، اور منگل کے دن حجامہ کرانے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے۔ ۱

مگر محدثین واہلِ علم حضرات نے ان روایات کو ضعیف اور بعض کو باطل قرار دیا ہے۔ ۲

---

۱ حدثنا الحُسينُ بن إسحاق التُّستَرِيُّ، ثنا العباس بن الفَضْل بن العباس بن يعقوب القُرَشي الدِّمَشْقي، ثنا الوليدُ بن سَلَمة الأزدي، عن مَسْلَمة بن عُلَيٍّ (الخُشَني)، عن عُمَير بن هانئٍ، عن ابن عمر، قال: قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: نَزَلَتْ سُورَةُ الحَدِيدِ يَوْمَ الثُّلاثَاءِ، وخَلَقَ اللهُ الحَدِيدَ يَوْمَ الثُّلاثَاءِ، وقَتَلَ ابْنُ آدَمَ أَخَاهُ يَوْمَ الثُّلاثَاءِ، ونَهَى رسولُ الله صلى الله عليه وسلم عن الحِجامَة يومَ الثُّلاثاء (المُعْجَمُ الكَبِير للطبراني،رقم الحديث ۱۴۱۰۶، ج۱۳ص۳۱۴)

۲ قال الهيثمي: رواه الطبراني وفيه مسلمة بن علي الخشني، وهو ضعيف (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۳۱،باب أوقات الحجامة)

و في فتح الغفار: وعن أبي بكرة أنه كان ينهى أهله عن الحجامة يوم الثلاثاء ويزعم عن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- أن يوم الثلاثاء يوم الدم، فيه ساعة لا يرقأ رواه أبو داود بإسناد ضعيف.

وروى عن معقل بن يسار قال: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم-: الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر دواء لداء السنة رواه حرب ابن إسماعيل الكرماني صاحب أحمد وليس إسناده بذاك(فتح الغفار الجامع لأحكام سنة نبينا المختار، تحت رقم الحديث ۵۷۹۸، و۵۷۹۹)

وقال الالباني: (احتجموا باسم الله على الريق؛ فإنه يزيد الحافظ حفظاً، ولا تحتجموا يوم السبت؛ فإنه يوم يدخل الداء ويخرج الشفاء، واحتجموا يوم الأحد، فإنه يخرج الداء ويدخل الشفاء، ولا تحتجموا يوم الاثنين؛ فإنه يوم فجعتم فيه بنبيكم صلى الله عليه وسلم، واحتجموا يوم الثلاثاء؛ فإنه يوم دم، وفيه قتل ابن آدم أخاه، ولا تحتجموا يوم الأربعاء؛ فإنه يوم نحس، وفيه سال عيون الصبر، وفيه أنزلت سورة الحديد، واحتجموا يوم الخميس؛ فإنه يوم أنيس، وفيه رفع إدريس؛ وفيه لعن إبليس، وفيه رد الله على يعقوب بصره، ورد عليه يوسف، ولا تحتجموا يوم الجمعة؛ فإن فيها ساعة لو وافت أمة محمد؛ لماتوا جميعاً). باطل.

أخرجه أبو نعيم في "الطب النبوي" (ق 2 - 1 /52) من طريق أبي يحيى الوقار: ثنا محمد بن إسماعيل المرادي عن أبيه عن نافع مولى ابن عمر: أن عبد الله بن عمر أرسل رسولاً فقال: ادع لي حجاماً، ولا تدعه شيخاً، ولا صبياً، وقال ... :فذكره.ورواه ابن أبي حاتم في "العلل" (2/ 277/ 2330) "فقال: سمعت أبي وحدثنا زكريا بن يحيي الوقار (1) عن محمد بن إسماعيل المرادي به الا أنه لم يسقه بتمامه، ثم قال: "فقال أبي: هذا حديث باطل، ومحمد هذا مجهول، وأبوه مجهول." وكذا قال في ترجمة (محمد بن إسماعيل المرادي) من "الجرح والتعديل (3/ 2/ 189/ 1074)"، وأقره الذهبي في "الميزان"، والحافظ في "اللسان." وكذلك قال في موضع آخر من "العلل (2/ 282/ 2346)" وزاد:

"قال أبي: وروى هذا الحديث كاتب الليث عن عطاف عن نافع عن ابن عمر. وهو مما أدخل على أبي صالح. ورواه عبد الله بن هشام الدستوائي عن أبيه عن أيوب عن نافع عن ابن عمر. وعبد الله متروك

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

(۹)......حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں جمعرات کے دن حجامہ کرانے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے، جس کی سند میں جہالت ونکارت پائی جاتی ہے۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾الحديث ."وأقره الحافظ في "اللسان ."ولي على ما تقدم ملاحظات، لابد من بيانها، فأقول :الأولى :إن إعلال الحديث والحكم عليه بالبطلان بـ (زكريا بن يحيى الوقار) أولى من إعلاله بشيخه وأبيه المجهولين؛ وذلك؛ لأن زكريا هذا كذاب، ففي "الميزان ":"قال ابن عدى :يضع الحديث، قال صالح جزرة :حدثنا زكريا الوقار وكان من الكذابين الكبار ."لكن الظاهر أن أبا حاتم لم يعرفه، فقد ذكر ابنه عنه أنه سمع منه بمصر في الرحلة الثانية، وروى عنه، فلو كان تبين له كذبه؛ ما روى عنه -إن شاء الله -، ولأعله به.الثانية :حديث الترجمة موقوف، وحديث كاتب الليث عن عطاف مرفوع، وقد أخرجه عنه كذلك جمع منهم الحاكم؛ كما تراه مخرجاً في "الصحيحة "تحت حديث ابن عمر هذا مختصراً برقم 766)). الثالثة :قوله " :وروى هذا الحديث كاتب الليث " ...إلخ؛ يوهم أنه رواه بتمامه، وليس كذلك، فإن الشطر الثاني منه، ابتداة من قوله " :فإنه يوم نحس " ...إلخ، لا أصل له في حديثه .وكذلك يقال في حديث (عبد الله الدستوائي) ، بل هذا مختصر جداً، ليس فيه إلا الأمر بالحجامة في ثلاثة أيام، والنهي عن الحجامة يوم الأربعاء !وفيه نكارة بينتها هناك في "الصحيحة ."

الرابعة :اقتصاره على ذكر متابعين للمرادي عن نافع، يوهم أنه لا يوجد غيرهما .والواقع خلافه أيضاً؛ فقد تابعهم سعيد بن ميمون عند ابن ماجه، ومحمد بن جحادة من ثلاث طرق عنه، عند ابن ماجه وغيره، وهي مخرجة هناك في "الصحيحة "، فاقتضى التنبيه .والله تعالى ولي التوفيق(سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ٦٧٨٠)

۱؎ أخبرنا أبو الفضل ذاكر بن اسحاق بن محمد الهمذاني بالقاهرة المعزية قال :أخبرنا أبو سهل عبد السلام الهمذاني قال :أخبرنا أبو منصور -134)و) شهردار بن شيرويه بن شهردار الديلمي قال :أخبرنا أبو بكر أحمد بن عمر البيع قال :أخبرنا أبو غانم حميد بن المأمون قال :أخبرنا أبو بكر أحمد بن عبد الرحمن الشيرازي أبو بكر قال :أخبرنا أبو العباس أحمد بن عبد الرحمن الأسدي قال :حدثنا أبو حامد أحمد بن جعفر الأشعري قال :حدثنا أحمد بن الطيب بن مروان السرخسي -وأدخلني عليه أبو الحسن الكردي -قال: حدثني أبو عبد الله محمد ابن حمدون بن اسماعيل قال :حدثني أبي عن المعتصم قال :سمعت المأمون يحدث عن الرشيد عن المهدي عن المنصور عن محمد بن علي بن عبد الله عن عبد الله بن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :لا تحتجموا يوم الخميس فمن احتجم يوم الخميس فناله مكروه فلا يلوم إلا نفسه(بغية الطلب في تاريخ حلب، لابن العديم العقيلي، ج٢ ص ٨٣٦)

حدثنا أحمد بن محمود ,قال :ثنا أحمد بن بشر بن السني , قال :ثنا أحمد بن الطيب بن مروان السرخسي ,قال :ثني أبو عبد الله حمدون بن إسماعيل، قال :حدثني أبي ,عن المعتصم ,عن المأمون ,عن الرشيد بن المنصور ,عن محمد بن علي بن عبد الله , عن أبيه ,عن ابن عباس ,أن النبي صلى الله عليه وسلم، قال :لا تحتجموا يوم الخميس، فمن احتجم يوم الخميس فأصابه مكروه، فلا يلومن إلا نفسه ، قال :أحمد بن الطيب :قال لي ابن حمدون :قال لي أبي :دخلت يوم الخميس على المعتصم وهو يحتجم، فلما رأيته وثبت راجعا، فقال لي :ما لك لعلك ذكرت الحديث في الحجامة؟ قلت :نعم يا أمير المؤمنين، قال :إني ما

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

(۱۰)......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں جمعرات کے دن حجامہ کرانے کے حکم کا ذکر آیا ہے، جس کو محدثین نے ضعیف یا غیر صحیح قرار دیا ہے۔ [۱]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ذكرت ذلك إلا بعد ما شرط الحجام، ولو كنت ذكرت ذلك لامتنعت من الحجامة، قال ابن حمدون :إن المعتصم حم بعقب واشتد مرضه ومات منه(طبقات المحدثين باصبهان والواردين عليها، لابى الشيخ الاصبهانى، ج۴ص۲۲)

قال الالبانى: من احتجم يوم الخميس، فمرض فيه؛ مات فيه .""منكر جدا"رواه ابن عساكر 2/397/2)) عن أحمد بن محمد بن نصر الضبعى :نا أحمد بن محمد ابن الليث :نا منصور بن النضر :حدثنا إسحاق بن يحيى بن معاذ قال :كنت عند المعتصم أعوده فقلت :يا أمير المؤمنين أنت فى عافية .قال :كيف تقول وقد سمعت الرشيد يحدث عن أبيه المهدى عن أبى جعفر المنصور عن أبيه عن جده عن ابن عباس مرفوعا.

قلت :وهذا إسناد مظلم، مسلسل بمن لا تعرف حالهم - 1:إسحاق هذا، أورده الحافظ فى ترجمته ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا - 2.ومنصور بن النضر، قال الخطيب 3/82)): "من شيعة المنصور ."ثم ساق له حديثا آخر، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا . - 3وأحمد بن محمد بن الليث، كناه الخطيب 5/84)) أبا الحسن، ثم ساق له حديثا آخر ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا - 4.وأحمد بن محمد بن نصر الضبعى كناه الخطيب 5/108)) أبا بكر، وقال ":روى عنه عبد الله بن عدى الجرجانى وذكر أنه سمع منه بالرقة ." ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا ."والحديث عندى منكر جدا .والله أعلم .وقد أورده السيوطى فى "الجامع "من رواية ابن عساكر هذه، وبيض له المناوى فلم يتكلم عليه بشىء فى كل من كتابيه " الفيض "و" التيسير !"فكأنه لم يقف على إسناده(سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ۱۴۰۹)

[۱] حدثناه إبراهيم بن محمد ، حدثنا الفضل بن سلام ، حدثنا معاوية بن حفص ، حدثنا محمد بن ثابت ، عن أبيه ، عن أنس قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :عليكم بالحجامة يوم الخميس فإنها تزيد فى الرب .قيل :يا رسول الله ، وما الرب ؟ قال : العقل وليس ثابت فى التوقيت فى الحجامة يوما بعينه عن النبى صلى الله عليه وسلم ، وفيها أحاديث أسانيدها كلها لينة (الضعفاء الكبير للعقيلى، رقم الحديث ۱۶۵۸)

حدثنا أحمد بن محمد بن سليمان القطان يلقب سبالة، حدثنا الحسن بن مدرك، حدثنا الفضل بن سلام وقال أبو على وكان الفضل عندى لم يكن بالحال التى يحمل عنه عن معاوية أبى العوام قال أبو عوانة وأنا رأيته كان رجلا صالحا، حدثنا محمد بن ثابت، عن أبيه، عن أنس بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم قال :عليكم بالحجامة يوم الخميس فإنه يزيد فى الأرب قيل يا رسول الله وما الأرب قال العقل.

وهذا حديث معضل لا يرويه غير الفضل هذا، وهو بصرى، ولا اعرف للفضل شيئا غير هذا الحديث(الكامل فى ضعفاء الرجال،تحت الترجمة الفضل بن سلام، ج۷ص۱۲۵ وقال محمد بن طاهر المقدسى:حديث : عليكم بالحجامة يوم الخميس ؛ فانه يزيد فى الأدب ، قيل :يارسول الله !وما الأدب ؟ قال :العقل .رواه الفضل بن سلام :عن محمد بن ثابت ، عن أبيه ، عن أنس .والحسن ضعيف ضعفه الحسن بن مدرك . وهذا حديث معضل لايرويه غير الفضل هذا ، وهو البصرى ، ولا أعرف له غير هذا الحديث (ذخيرة الحفاظ، تحت رقم الحديث ۳۵۳۸)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ معتبر و مستند احادیث میں چاند کی سترہویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخوں میں حجامہ کرانے کی فضیلت وترغیب کا ذکر آیا ہے۔

لیکن ان کے برعکس جو بعض دوسری تاریخوں یا دنوں میں حجامہ کرانے کی تاکید یا ممانعت کرانے کا ذکر آیا ہے، وہ محدثین کے نزدیک اس درجہ کی مضبوط و مستند نہیں ہیں کہ ان کی وجہ سے مخصوص دنوں یا تاریخوں میں حجامہ کرانے کی ممانعت کا حکم لگایا جاسکے، لہٰذا کسی بھی وقت اور دن وتاریخ میں ضرورت پڑنے پر حجامہ کرانا جائز ہے، لیکن اگر کوئی بیماری وغیرہ کا عذر نہ ہو، تو عام حالات میں چاند کی سترہویں، انیسویں یا اکیسویں تاریخوں میں حجامہ کرانا زیادہ بہتر ومفید ہے۔

بعض اطباء نے فرمایا کہ چاند کے مہینہ کے، دوسرے حصہ میں (یعنی ابتدائی پندرہ دن گزرنے کے بعد) اور اسی طرح چاند کے مہینہ کی تیسرے چوتھائی حصہ میں (جس میں اکیسواں دن بھی شامل ہے) حجامہ کرانا، مہینہ کے شروع اور آخر کے حصے سے زیادہ مفید ہے، کیونکہ چاند کے مہینہ کے پہلے حصہ میں جسم کی اخلاط میں شدت ہوتی ہے، اور آخری حصہ میں سکون ہوتا ہے، اور ان کو چھوڑ کر دوسرے حصوں میں (جن کا ذکر پہلے گزرا) اعتدال ہوتا ہے، اور اللہ کو طاق عدد کی رعایت پسند ہے۔

نیز اطباء نے غسل یا جماع کرنے کے بعد یا پیٹ بھرے ہوئے ہونے، یا سخت بھوک لگنے کی حالت میں، حجامہ سے بچنے کی ہدایت بیان فرمائی ہے، کیونکہ ان حالتوں میں خون کا دوران اعتدال پر نہیں ہوتا، مگر یہ طبی مسئلہ ہے، شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ [1]

(جاری ہے.........)

---

[1] والحاصل من هذا الحديث وسابقه المعلق أن الحجامة لا تتعين فى وقت بل تكون عند الاحتياج ......وعند الأطباء أن أنفع الحجامة ما يقع فى الساعة الثانية أو الثالثة وأن لا يقع عقب استفراغ من حمام أو جماع ولا عقب شبع ولا جوع، وأنها تفعل فى النصف الثانى من الشهر ثم فى الربع الثالث من أرباعه أنفع من أوله وآخره لأن الأخلاط فى أول الشهر تهيج وفى آخره تسكن فأولى ما يكون الاستفراغ فى أثنائه(ارشاد السارى لشرح صحيح البخارى للقسطلانى، ج۸ص۳۶۸،باب أية ساعة يحتجم)

(من احتجم لسبع عشرة من الشهر وتسع عشرة وإحدى وعشرين كان له شفاء من كل داء) أى من كل داء سببه غلبة الدم وهذا الخبر وما اكتنفه وما أشبهه موافق لما أجمع عليه الأطباء أن الحجامة فى النصف الثانى وما يليه من الربع الثالث من الشهر أنفع من أوله وآخره قال ابن القيم :ومحل اختيار هذه الأوقات لها ما إذا كانت للاحتياط والتحرز عن الأذى وحفظ الصحة أما فى مداواة الأمراض فحيث احتيج إليها وجب فعلها أى وقت كان(فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحدث ۸۳۲۶)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

اخبارِ ادارہ مولانا محمد امجد حسین

ادارہ کے شب وروز

H

r ......۲۰، ۲۷، ذی قعدہ اور ۵/ ذی الحجہ جمعہ کے وعظ ومسائل کے سلسلے ہوئے۔

r ......۲۲، ۲۹، ذی قعدہ اور ۷/ ذی الحجہ حضرت مدیر صاحب کی اتوار کی ادارہ غفران میں ہفتہ وار اصلاحی مجلس حسبِ معمول منعقد ہوتی رہی۔

r ......۲۹، ذی قعدہ کو بعد عصر طلبہ کے لئے اصلاحی مجلس ہوئی (۲۲، ذی قعدہ اور ۷/ ذی الحجہ کو یہ مجلس موقوف رہی)

r ......ماہِ ذی قعدہ کے آغاز سے ادارہ غفران کے تحت اجتماعی قربانیوں کی بکنگ حسبِ سابق شروع ہوئی، جو عید تک جاری رہی، امسال پانچ ہزار، چھ ہزار، سات ہزار، اور ساڑھے آٹھ ہزار روپیہ فی حصہ قربانی کے لئے مقرر تھا، ایک سو سے زائد بڑے جانوروں کی قربانی ہوئی، کارکنان ادارہ ذی الحجہ کے شروع سے اجتماعی قربانیوں کے انتظامات میں مصروف رہے، بعض قصابوں کی وساطت سے لاہور، خوشاب، بھلوال کی منڈیوں سے اور مقامی منڈی سے بھی قربانی کے جانور خریدے گئے، جناب عدنان خان صاحب، برادرِ خورد حضرت مدیر صاحب نے اجتماعی قربانی کے انتظامات میں مرکزی کردار ادا کیا۔

امسال قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے سہالہ، ذبح خانہ کو تجویز کیا گیا، جہاں ادارہ کے عملہ وکارکنان کے زیرِ نگرانی قربانی کے جانوروں کو جمع کیا گیا، اور ذبح کیا گیا، اور وہاں ہی گوشت تیار کیا گیا، جس کو تیار ہونے کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کے ذریعہ سے ادارہ غفران پہنچایا جاتا رہا، اور وہاں سے متعلقہ حصہ داروں کو ان کے حصوں کے گوشت کی ترسیل کی جاتی رہی۔

کمپیوٹر نیٹ ورکنگ کے ذریعہ سے ادارہ کی طرف سے ذبح خانہ سے مسلسل رابطہ رکھا گیا، اور ڈیجیٹل کیمرے کے ذریعہ سے اجتماعی قربانی کے عمل کا جائزہ لیا جاتا رہا۔

r ......۱۵/ اکتوبر بروز منگل سے ۲۵/ اکتوبر، جمعہ تک ادارہ غفران میں دس روزہ تعطیلات دی گئیں۔

ادارہ کے اساتذۂ کرام اور کارکنان، اجتماعی قربانیوں کے انتظامی اُمور کی خدمات سے فارغ ہوکر اپنے گھروں کی طرف تعطیلات گزارنے کے لئے تشریف لے گئے۔

r ......تعمیرِ پاکستان سکول میں ۱۵/ سے ۱۸/ اکتوبر تک چار روزہ تعطیلات دی گئیں۔

r ......۱۵/ ذی قعدہ اتوار راقم الحروف امجد، مانسہرہ اپنے خانہ زاد جناب قاری محمد داؤد صاحب مرحوم کی تعزیت

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

کے لئے گیا، جو۱۳/ ذی قعدہ بروز جمعہ مدینہ منورہ میں (بعمر ۴۳ سال) فوت ہوئے، اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے، اللہ تعالیٰ موصوف کو غریقِ رحمت فرمائے، اور پس ماندگان کو اجر اور صبر دے۔

r ......۲۶/ ذی قعدہ بروز جمعرات دوپہر کے وقت احباب ادارہ بشمول حضرت مدیر، تفریحی دورہ پر ایک قریبی پارک میں تشریف لے گئے، جہاں ماحضر تناول کیا گیا، اور وہاں سے عصر کے وقت واپسی ہوئی۔

اسی دن بعد مغرب حضرت مدیر نے مسجد امیر معاویہ کوہاٹی بازار میں جناب ناصر صاحب صراف کے بھتیجے اور بھتیجی کا نکاحِ مسنون پڑھایا، اور اگلے دن مولانا ناصر صاحب اور بچوں کے ہمراہ ان کی دعوت میں شریک ہوئے۔

r ......۲۸/ ذی قعدہ بروز ہفتہ حضرت مدیر صاحب مع احباب ادارہ کے جناب ناصر صاحب صراف کی طرف سے اُن کے بھتیجے اور بھتیجی کے نکاح کی دعوتِ ولیمہ میں شریک ہوئے

r ......۲۸/ ذی قعدہ بروز ہفتہ حضرت مدیر صاحب جناب ملک شبیر صاحب (رفیقِ خاص جناب عدنان خان صاحب) کے بھائی ملک ظفر صاحب کے نکاح کی دعوتِ ولیمہ میں اسلام آباد میں شریک ہوئے۔

r ......۵/ ذی الحجہ بروز جمعہ، نمازِ جمعہ کے بعد حضرت مدیر، مولانا محمد ناصر صاحب کے ہمراہ اسلام آباد کی ایک مسجد میں اپنے عزیز جناب جمیل انور صاحب کے برخوردار، حماد صاحب کے نکاح میں شریک ہوئے۔

r ......۶/ ذی الحجہ بروز ہفتہ، حضرت مدیر اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ جناب جمیل انور صاحب کے برخوردار کے نکاح کی دعوت میں عشائیہ پر مدعو تھے۔

r ......۱۰/ ذی الحجہ بروز بدھ، عیدُ الاضحیٰ کی نماز ادارہ غفران میں صبح سات بجے، مسجد امیر معاویہ، کوہاٹی بازار میں، ساڑھے سات بجے اور مسجد بلال، صادق آباد میں بھی ساڑھے سات بجے ادا کی گئی۔

بسلسلہ: اصلاح وتزکیہ

اصلاحِ اخلاق اورحفاظتِ زبان

قرآن وسنت کی روشنی میں

حُسنِ اخلاق واصلاحِ اخلاق کے فضائل وفوائد، بدخلقی وبداخلاقی کے عذابات ونقصانات

حُسنِ اخلاق واصلاحِ اخلاق میں زبان کی اہمیت، زبان کے ذریعہ سے بداخلاقی وبدخلقی کی صورتیں، حفاظتِ زبان، اورآفاتِ زبان کی تفصیل وتشریح

آفاتِ زبان سے بچنے اور حفاظتِ زبان کے مسنون طریقے

قرآنی آیات، مستند احادیث اور معتبر تشریح وتوضیح کا جامع ومفید مجموعہ وذخیرہ

تزکیہ واصلاح کے موضوع پر ایک جامع، نافع وسہل کتاب

مصنّف: مفتی محمد رضوان

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

اخبارِ عالم

حافظ غلام بلال

دنیا میں وجود پذیر ہونے والے اہم و مفید حالات و واقعات، حادثات و تغیرات

? 21/ستمبر/2013ء، بمطابق ۱۴/ذیقعدہ/1434ھ : پاکستان: بجلی و گیس چوروں کے خلاف کاروائی جاری، جڑانوالہ کے کارخانہ میں لاکھوں کی گیس چوری، کروڑ پکّا میں متعدد ہوٹل، مکانوں کے کنکشن منقطع ? 22/ستمبر : پاکستان: این اے 258، کراچی انگوٹھوں کے نشان کی تصدیق سے 23ووٹ جعلی نکلے ? 23/ستمبر: پاکستان: پشاور چرچ میں 2 خودکش دھماکے، فائرنگ، 81ہلاک، 150زخمی ? 24/ستمبر: پاکستان: راولپنڈی بورڈ انٹرمیڈیٹ نتائج کا اعلان، پوزیشنوں میں لڑکے، مجموعی طور پر لڑکیاں سبقت لے گئیں ? 25/ستمبر: پاکستان: بلوچستان میں زلزلہ، 150ہلاک، سینکڑوں مکان منہدم، کراچی سمیت سندھ کے کئی شہروں میں بھی جھٹکے، زلزلے کے بعد گوادر کے قریب سمندر میں پہاڑ نما جزیرہ نمودار ? 26/ستمبر: پاکستان: ڈالر 109 کا ہوگیا، مہنگائی کا نیا طوفان آنے کا خدشہ ? 27/ستمبر: مقبوضہ کشمیر بھارتی فوجی کیمپ و پولیس اسٹیشن پر حملہ، کرنل سمیت 13ہلاک ? 28/ستمبر: پاکستان: پشاور، سیکرٹریٹ ملازمین کی بس میں بم دھماکہ، 2خواتین سمیت 19جاں بحق، 44زخمی ? 29/ستمبر: پاکستان: آواران میں پھر 7.2شدت کا زلزلہ، ایک گاؤں مکمل تباہ، مزید 25جاں بحق، وزیراعظم کی ہدایت پر متاثرین کے لئے معاوضے اور بحالی کا منصوبہ تیار ? 30/ستمبر : پاکستان: دہشت گردوں نے پشاور کو پھر خون میں نہلادیا، قصہ خوانی بازار میں بم دھماکہ، 41جاں بحق، 100زخمی ? یکم/اکتوبر: پاکستان: حکومت اور طالبان، اللہ اور اس کے رسول کے نام پر فوری جنگ بند کردیں، جید علمائے کرام کی اپیل ? 2/اکتوبر: امریکا میں اقتصادی شٹ ڈاؤن، متعدد سرکاری محکمے بند، 8لاکھ ملازمین فارغ، سٹاک مارکیٹس کریش کرگئیں ? 3/اکتوبر: میانمار، مسلم کش فسادات پھر پھوٹ پڑے، 80افراد قتل، 70 گھر جلادیئے گئے، عورتیں اور بچے خوف سے جنگلوں میں چھپ گئے ? 4/اکتوبر: پی آئی اے، سٹیل ملز، ریلوے سمیت 31اداروں کی نجکاری کی منظوری ? 5/اکتوبر: درجنوں اشیاء پر 2فیصد اضافی سیلز ٹیکس عائد، بسکٹ، مٹھائی، اے سی، فریج، ٹی وی، آٹو پارٹس، فوم مہنگے ? 6/اکتوبر: اسلام آباد، ڈینگی سے خاتون جاں بحق، 17افراد میں تشخیص ? 7/اکتوبر: پاکستان: 29نومبر کو ریٹائرڈ ہوجاؤں گا، آرمی چیف کا اعلان ? 8/اکتوبر: پاکستان: جنرل وائیں مدت پوری کرکے ریٹائرڈ، نئی تقرری تک چیئرمین جوائنٹ چیف کا اضافی چارج کیانی کو ملے گا ? 9/اکتوبر: پاکستان: وزیراعظم اور اپوزیشن لیڈر میں اتفاقِ رائے، وفاقی سیکرٹری داخلہ قمر زمان، چیئرمین نیب نامزد ? 10/اکتوبر: پاکستان: مسلمان بار بار حج کے بجائے ضرورت مندوں کی مدد کریں، مفتی اعظم سعودی عرب ? 11/اکتوبر: پاکستان: چاروں صوبائی دارالحکومتوں میں دھماکے، 13جاں بحق 70زخمی۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

ترتیب وپیشکش مولانا طارق محمود

ماہنامہ التبلیغ جلد نمبر۱۰ (۱۴۳۴ھ) کی اجمالی فہرست

﴿اداریہ﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
نئے انتخابات کی تیاری	مفتی محمد رضوان	شمارہ ۱ص۳
21دسمبر 2012ء یا قیامت کا دن	// //	شمارہ۲ص۳
کیا سیاست وحکومت پر تبصروں سے تبدیلی آجائے گی؟	// //	شمارہ۳ص۳
ملک اندھے، بہرے اور گونگے فتنوں کی لپیٹ میں	// //	شمارہ۴ص۳
نئے انتخابات اور ذرائع ابلاغ کا کردار	// //	شمارہ۵ص۳
نگران حکومت کا قیام اور نئے انتخابات کی آمد	// //	شمارہ۶ص۳
موجودہ انتخابات اوران کے نتائج	// //	شمارہ۷ص۳
نئی حکومت اور رمضان کی آمد	// //	شمارہ۸ص۳
عید دوسروں کی بھی ہے	// //	شمارہ۹ص۳
سیلاب کی تباہ کاریاں اور حفاظتی تدابیر	// //	شمارہ۱۰ص۳
مضاربہ کمپنیوں کا سکینڈل	// //	شمارہ۱۱ص۳
ماہِ محرم یا عشرۂ محرم میں شادی بیاہ	// //	شمارہ۱۲ص۳

﴿درسِ قرآن﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
اسلام کا قانونِ قصاص ودیت (سورہ بقرہ: قسط۹۸)	مفتی محمد رضوان	شمارہ۱ص۵
وارث کے حق میں وصیت کا حکم (سورہ بقرہ: قسط۹۹)	// //	شمارہ۲ص۵
روزہ کی فرضیت اوراس کی حکمت (سورہ بقرہ: قسط۱۰۰)	// //	شمارہ۳ص۵

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

مریض اور مسافر کے لئے فرض روزہ کا حکم (سورہ بقرہ: قسط۱۰۱)	مفتی محمد رضوان	شمارہ۴ص۵
روزہ کے فدیہ کا حکم (سورہ بقرہ: قسط۱۰۲)	// //	شمارہ۵ص۵
رمضان میں قرآن مجید کا نزول (سورہ بقرہ: قسط۱۰۳)	// //	شمارہ۶ص۵
اللہ یُسر و آسانی چاہتا ہے، عُسر و تنگی نہیں (سورہ بقرہ: قسط۱۰۴)	// //	شمارہ۷ص۶
اللہ بندوں سے قریب اور دعاء قبول کرتا ہے (سورہ بقرہ: قسط۱۰۵)	// //	شمارہ۸ص۴
شبِ رمضان میں صحبت اور کھانے پینے کی اجازت (سورہ بقرہ: قسط۱۰۶)	// //	شمارہ۹ص۵
حرام و ناجائز خوری کی ممانعت وقباحت (سورہ بقرہ: قسط۱۰۷)	// //	شمارہ۱۰ص۶
چاند کی افادیت اور گھروں کی پُشت سے داخلہ کی حیثیت (سورہ بقرہ: قسط۱۰۸)	// //	شمارہ۱۱ص۶
مقاتلین سے قتال کا حکم اور حد سے تجاوز کی ممانعت (سورہ بقرہ: قسط۱۰۹)	// //	شمارہ۱۲ص۵

درسِ حدیث

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
زوجین کو باہم حسنِ معاشرت وحسنِ اخلاق اختیار کرنے کا حکم	مفتی محمد رضوان	شمارہ۱ص۱۴
بیوی کے ساتھ حسنِ خلق وحسنِ معاشرت کی اہمیت	// //	شمارہ۲ص۱۶
نبی علیہ السلام اخلاق کے بلند مرتبہ پر فائز اور قرآن کا عملی نمونہ	// //	شمارہ۳ص۱۳
اسلامی ملک کی حفاظت و پاسبانی کی فضیلت واہمیت	// //	شمارہ۴ص۱۰
حکمرانوں کے دھوکہ دہی، جھوٹ اور غلط بیانی کی مذمت	// //	شمارہ۵ص۹
نکاح کے لئے صالح ودیندار بیوی کا انتخاب	// //	شمارہ۶ص۹
مسجدِ نبوی میں ایک نماز کا ثواب ہزار یا پچاس ہزار گُنا؟	// //	شمارہ۷ص۱۶
مسجدِ نبوی اور زیارتِ قبر النبی کے لئے سفر کی فضیلت	// //	شمارہ۸ص۱۳
مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنے کی فضیلت کی حیثیت	// //	شمارہ۹ص۱۶
خواتین کا مسجدِ حرام ومسجدِ نبوی میں آ کر نماز پڑھنا	// //	شمارہ۱۰ص۱۴
قبر میں سوال وجواب	// //	شمارہ۱۱ص۱۲
رات کے شروع یا شام ہونے کی مبارک دعائیں	// //	شمارہ۱۲ص۱۱

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

﴿مقالات ومضامین﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
حضرت مولانا ڈاکٹر حافظ تنویر احمد خان صاحب رحمہ اللہ	مفتی محمد رضوان	شمارہ ۱ص ۱۸
جنت کی کہانی قرآن کی زبانی (جنت اور اس کی بہاریں: قسط ٦)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ ۱ص ۲۲
جہانگیر کا دربار	// //	شمارہ ۱ص ۲۸
سلام کرنے کے آداب	مولانا محمد ناصر	شمارہ ۱ص ۳۳
شراب اور نشہ کے دنیاوی اور دینی نقصانات (قسط ۸)	مفتی محمد رضوان	شمارہ ۱ص ۴۱
تجارت انبیاء وصلحاء کا پیشہ (قسط ۱۳)	مفتی منظور احمد	شمارہ ۱ص ۴٦
اہم انتباہ	مفتی محمد رضوان	شمارہ ۲ص ۲۲
دیندار اور شریف لوگ سیاست سے الگ تھلگ کیوں؟	// //	شمارہ ۲ص ۲۳
پولیو مہم	// //	شمارہ ۲ص ۲٦
جنت کی کہانی قرآن کی زبانی (جنت اور اس کی بہاریں: قسط ۷)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ ۲ص ۲۸
ایسی چنگاری بھی یارب! اپنی خاکستر میں تھی	// //	شمارہ ۲ص ۳۱
شخصیات اور حالات کے اعتبار سے سلام کرنے کے آداب	مولانا محمد ناصر	شمارہ ۲ص ۳٦
شراب اور نشہ کے دنیاوی اور دینی نقصانات (قسط ۹)	مفتی محمد رضوان	شمارہ ۲ص ۴۲
تجارت انبیاء وصلحاء کا پیشہ (قسط ۱۴)	مفتی منظور احمد	شمارہ ۲ص ۴۷
گم شدہ چیز کی دستیابی کی مسنون دعاء	مفتی محمد رضوان	شمارہ ۳ص ۱۹
جھوٹے، ظالم حکمران اور ان کی جھوٹ وظلم پر مدد	مفتی محمد رضوان	شمارہ ۳ص ۲۲
معین المفتی	مفتی محمد رضوان	شمارہ ۳ص ۲۵
جنت کی کہانی قرآن کی زبانی (جنت اور اس کی بہاریں: قسط ۸)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ ۳ص ۲۷
پھول میں نے کچھ چنے ہیں ان کے دامن کے لئے	// //	شمارہ ۳ص ۳۳
غیر مسلم کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا	مولانا محمد ناصر	شمارہ ۳ص ۳۹
شراب اور نشہ کے دنیاوی اور دینی نقصانات (دسویں وآخری قسط)	مفتی محمد رضوان	شمارہ ۳ص ۴۵
تجارت انبیاء وصلحاء کا پیشہ (قسط ۱۵)	مفتی منظور احمد	شمارہ ۳ص ۵۰

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

اہم انتباہ	مفتی محمد رضوان	شمارہ۴ص۲۳
جنت کے قرآنی مناظر (جنت اور اس کی بہاریں:قسط۹)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ۴ص۲۴
گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا	مولانا محمد ناصر	شمارہ۴ص۳۰
تجارت انبیاء وصلحاء کا پیشہ (سولھویں وآخری قسط)	مفتی منظور احمد	شمارہ۴ص۴۴
حکمرانی وحکومت کے عہدہ کی امانت ونزاکت	مفتی محمد رضوان	شمارہ۵ص۱۴
جنت کے قرآنی مناظر (جنت اور اس کی بہاریں:قسط۱۰)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ۵ص۲۹
تعمیرِ پاکستان	محمد ابراہیم	شمارہ۵ص۳۵
قُربِ قیامت میں قلم وکتابت کا شیوع اور موجودہ ذرائع ابلاغ	مفتی محمد رضوان	شمارہ۵ص۳۶
کئی افراد کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا	مولانا محمد ناصر	شمارہ۵ص۳۹
اہم انتباہ	مفتی محمد رضوان	شمارہ۶ص۱۵
ووٹ کے آداب	مفتی محمد رضوان	شمارہ۶ص۱۷
نماز کے سلام اور تشہّد میں مسلمانوں کو شامل کرنا	مولانا محمد ناصر	شمارہ۶ص۲۱
ووٹ کیسے شخص کو دیا جائے؟	مفتی محمد رضوان	شمارہ۶ص۲۶
پھر وہ رختِ سفر باندھ کے عقبیٰ کے سفر پہ چلے	محمد امجد حسین/ انیس احمد حنیف	شمارہ۶ص۲۸
دوسرے کا سلام پہنچانا اور اس کا جواب دینا	مولانا محمد ناصر	شمارہ۷ص۲۳
روزہ اور تراویح کی ایک عظیم فضیلت	مفتی محمد رضوان	شمارہ۸ص۳۱
جنت کے قرآنی مناظر (جنت اور اس کی بہاریں:قسط۱۱)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ۸ص۳۳
اشارے سے سلام کرنا	مولانا محمد ناصر	شمارہ۸ص۳۷
روزہ پہلے افطار کرنے اور مغرب بعد میں پڑھنے کی تحقیق	مفتی محمد رضوان	شمارہ۹ص۲۲
عید کے دن کے مختصر مسنون ومستحب اعمال	// //	شمارہ۹ص۳۸
مصافحہ کے فضائل وآداب	مولانا محمد ناصر	شمارہ۹ص۳۹
جنت کے قرآنی مناظر (جنت اور اس کی بہاریں:قسط۱۲)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ۱۰ص۱۹
معانقہ کے آداب واحکام	مولانا محمد ناصر	شمارہ۱۰ص۲۶

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

شہاب الدین غوری کے مزار پر	محمد امجد حسین	شمارہ ۱۰ ص ۳۴
ادارہ غفران میں اجتماعی قربانی	ادارہ	شمارہ ۱۱ ص ۲۰
جنت کے قرآنی مناظر (جنت اور اس کی بہاریں: قسط ۱۳)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ ۱۱ ص ۲۲
سلطان شہاب الدین غوری کے مقتل پر (قسط ۲)	محمد امجد حسین	شمارہ ۱۱ ص ۲۷
جنت کے قرآنی مناظر (جنت اور اس کی بہاریں: قسط ۱۴)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ ۱۲ ص ۱۵
سلطان شہاب الدین غوری کے مقتل پر (تیسری و آخری قسط)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ ۱۲ ص ۲۰

﴿تاریخی معلومات﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ و صفحہ نمبر
ماہِ ذیقعدہ: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	مولانا طارق محمود	شمارہ ۱ ص ۵۰
ماہِ ذی الحجہ: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ ۲ ص ۵۵
ماہِ محرم: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ ۳ ص ۵۸
ماہِ صفر: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ ۴ ص ۳۷
ماہِ ربیع الاول: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ ۵ ص ۴۲
ماہِ ربیع الآخر: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ ۶ ص ۲۹
ماہِ جمادی الاولیٰ: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ ۷ ص ۲۷
ماہِ جمادی الاخریٰ: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ ۸ ص ۴۲
ماہِ رجب: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ ۹ ص ۴۶
ماہِ شعبان: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ ۱۰ ص ۳۹
ماہِ رمضان: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ ۱۱ ص ۳۳
ماہِ شوال: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ ۱۲ ص ۲۵

﴿علم کے مینار﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ و صفحہ نمبر
عمر خیام ایک عظیم مگر مظلوم فلسفی وریاضی دان (قسط ۹)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ ۱ ص ۵۲

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

عمر خیام ایک عظیم مگر مظلوم فلسفی وریاضی دان (قسط۱۰)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ۲ص۵۷
عمر خیام ایک عظیم مگر مظلوم فلسفی وریاضی دان (آخری قسط۱۱)	// //	شمارہ۳ص۶۰
تاریخِ اسلام کی باکمال خواتین	// //	شمارہ۴ص۳۹
صحابیات علمِ حدیث کے میدان میں	// //	شمارہ۵ص۴۵
خواتینِ اسلام روایتِ حدیث کے میدان میں	// //	شمارہ۸ص۴۵
جن کی گود میں امت کے امام، اسلام کے سپوت پلے	// //	شمارہ۱۰ص۴۲
وہ ھند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان	// //	شمارہ۱۱ص۳۵
امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ	مولانا محمد ناصر	شمارہ۱۲ص۲۸

﴿تذکرۂ اولیاء﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ۱ص۵۸
پردے اُٹھے ہوئے بھی ہیں ان کی ادھر نظر بھی ہے	// //	شمارہ۲ص۶۰
یہ دنیا اے دوستو! بخدا کسی کا گھر نہیں	// //	شمارہ۳ص۶۴
مجاذیب اور تحریکِ آزادئ ہند	// //	شمارہ۴ص۴۴
مقامِ ولایت تک رسائی کتنی آسان ہے؟	// //	شمارہ۵ص۵۰
حیاتِ لطیف الامت	// //	شمارہ۶ص۳۱
حیاتِ لطیف الامت (قسط۲)	// //	شمارہ۷ص۳۰
حیاتِ لطیف الامت (قسط۳)	// //	شمارہ۸ص۴۸
حیاتِ لطیف الامت (قسط۴)	// //	شمارہ۹ص۴۸
حیاتِ لطیف الامت (قسط۵)	// //	شمارہ۱۰ص۴۸
حیاتِ لطیف الامت (قسط۶)	// //	شمارہ۱۱ص۳۸
حیاتِ لطیف الامت (قسط۷)	// //	شمارہ۱۲ص۳۴

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

﴿پیارے بچو!﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
عقل مند شاگرد	مولانا محمد ناصر	شمارہ۱ص۶۶
’’آبِ حیات‘‘	〃 〃	شمارہ۲ص۶۴
فضول خرچی کا نقصان	〃 〃	شمارہ۳ص۷۰
شاگردوں کا امتحان	〃 〃	شمارہ۴ص۵۴
ہنر کی دولت	〃 〃	شمارہ۵ص۶۱
چُستی اور صحت مندی	〃 〃	شمارہ۶ص۵۴
حضرت آدم علیہ السلام	〃 〃	شمارہ۷ص۵۲
حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹے	〃 〃	شمارہ۸ص۶۰
حضرت نوح علیہ السلام	〃 〃	شمارہ۹ص۵۵
حضرت ھود علیہ السلام	〃 〃	شمارہ۱۰ص۵۶
حضرت ابراہیم علیہ السلام	〃 〃	شمارہ۱۱ص۴۵
حضرت صالح علیہ السلام	〃 〃	شمارہ۱۲ص۴۱

﴿بزمِ خواتین﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
عدت کے احکام (دسویں وآخری قسط)	مفتی محمد یونس	شمارہ۱ص۶۷
سچ بولنے کے فضائل	〃 〃	شمارہ۲ص۶۶
توبہ کے فضائل	〃 〃	شمارہ۳ص۷۱
توبہ کی ضرورت	〃 〃	شمارہ۴ص۵۶
توبہ کی بنیاد	〃 〃	شمارہ۵ص۶۳
توبہ کی فضیلت	〃 〃	شمارہ۶ص۵۶
توبہ	〃 〃	شمارہ۷ص۵۵

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

حسد(قسط۱)	مفتی محمد یونس	شمارہ۸ص۶۲
حسد(قسط۲)	// //	شمارہ۹ص۵۸
حسد(قسط۳)	// //	شمارہ۱۰ص۵۹
حسد(چوتھی وآخری قسط)	// //	شمارہ۱۱ص۴۷
نرمی	// //	شمارہ۱۲ص۴۴

﴿آپ کے دینی مسائل کا حل﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
فرض نماز کھڑی ہونے کے وقت سنت ونفل نماز پڑھنا	ادارہ	شمارہ۱ص۷۱
ڈاڑھی کے نام کی تحقیق اور چہرہ پر ڈاڑھی کی حدودِ اربعہ	// //	شمارہ۲ص۷۳
مونچھوں کو کاٹنے یا مونڈنے کا حکم	// //	شمارہ۳ص۷۵
ووٹ کی شرعی حیثیت	// //	شمارہ۴ص۶۲
مجبوری کے وقت جھوٹ کا حکم	// //	شمارہ۵ص۶۷
اولاد کے درمیان عدل ومساوات اور برابری کا حکم	// //	شمارہ۶ص۶۲
نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنے کا حکم	// //	شمارہ۷ص۶۱
ہوائی جہاز اور طویل ومختصر دنوں میں روزہ کا وقت	// //	شمارہ۸ص۶۶
رَمی، حج کی قربانی، بال کٹانے اور طواف میں ترتیب	// //	شمارہ۹ص۶۳
نیند(Sleep)سے وضو ٹوٹنے کا حکم	// //	شمارہ۱۰ص۶۲
نماز کے وقت سوتے رہ جانا اور طلوع وغروب کے وقت نماز پڑھنا	// //	شمارہ۱۱ص۵۰
نیند میں احتلام کے احکام	// //	شمارہ۱۲ص۵۲

﴿کیا آپ جانتے ہیں؟﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
سونا سنت اور عبادت ہے	مفتی محمد رضوان	شمارہ۱ص۸۳

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

سونے کے آداب (قسط۱)	مفتی محمد رضوان	شمارہ۲ص۸۲
سونے کے آداب (قسط۲)	// //	شمارہ۳ص۸۱
سونے کے آداب (قسط۳)	// //	شمارہ۴ص۷۶
سونے کے آداب (قسط۴)	// //	شمارہ۵ص۷۵
سونے کے آداب (قسط۵)	// //	شمارہ۶ص۷۲
سونے کے آداب (قسط۶)	// //	شمارہ۷ص۷۴
سونے کے آداب (قسط۷)	// //	شمارہ۸ص۷۴
سونے کے آداب (قسط۸)	// //	شمارہ۹ص۸۲
سونے کے آداب (قسط۹)	// //	شمارہ۱۰ص۷۹
سونے کے آداب (دسویں وآخری قسط)	// //	شمارہ۱۱ص۸۲
رات اور دن بھر کے ذکر سے افضل کلمات	// //	شمارہ۱۲ص۶۳

﴿عبرت کدہ﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۲۹)	ابوجویریہ	شمارہ۱ص۸۷
حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۳۰)	// //	شمارہ۲ص۸۷
حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۳۱)	// //	شمارہ۳ص۸۵
حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۳۲)	// //	شمارہ۴ص۸۵
حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۳۳)	// //	شمارہ۵ص۸۳
حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۳۴)	// //	شمارہ۶ص۸۲
حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۳۵)	// //	شمارہ۷ص۸۶
حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۳۶)	// //	شمارہ۸ص۸۳
حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۳۷)	// //	شمارہ۹ص۸۷
حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۳۸)	// //	شمارہ۱۰ص۸۴

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۳۹)	ابوجویریہ	شمارہ۱۱ص۸۴
حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۴۰)	// //	شمارہ۱۲ص۶۵

﴿طب وصحت﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
بیماری میں صحت کے زمانہ کے اعمال کا ثواب	مفتی محمد رضوان	شمارہ۱ص۸۹
بیماری سے گناہ معاف اور درجات بلند ہوتے ہیں	// //	شمارہ۲ص۹۰
بیمار ومریض کی عیادت کی فضیلت	// //	شمارہ۳ص۸۹
بیمار کی عیادت کے وقت کی مسنون دعائیں	// //	شمارہ۴ص۸۹
بخار کے بارے میں ہدایاتِ نبوی	// //	شمارہ۵ص۸۵
اللہ نے موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا پیدا فرمائی ہے	// //	شمارہ۶ص۸۵
صحت وتن درستی کی اہمیت وقدر وقیمت	// //	شمارہ۷ص۸۸
حجامہ یا سینگی لگوانا (قسط۱)	// //	شمارہ۸ص۸۶
حجامہ یا سینگی لگوانا (قسط۲)	// //	شمارہ۹ص۸۹
حجامہ یا سینگی لگوانا (قسط۳)	// //	شمارہ۱۰ص۸۷
حجامہ یا سینگی لگوانا (قسط۴)	// //	شمارہ۱۱ص۸۶
حجامہ یا سینگی لگوانا (قسط۵)	// //	شمارہ۱۲ص۶۸

﴿اخبارِ ادارہ﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
ادارہ کے شب وروز	مولانا محمد امجد حسین	شمارہ۱ص۹۲
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ۲ص۹۴
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ۳ص۹۲
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ۴ص۹۲
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ۵ص۹۲

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530

ادارہ کے شب وروز	مولانا محمد امجد حسین	شمارہ۶ص۹۲
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ۷ص۹۲
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ۸ص۹۲
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ۹ص۹۱
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ۱۰ص۹۱
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ۱۱ص۹۲
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ۱۲ص۸۱

﴿اخبارِ عالم﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	حافظ غلام بلال	شمارہ۱ص۹۳
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ۲ص۹۵
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ۳ص۹۳
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ۴ص۹۳
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ۵ص۹۴
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ۶ص۹۳
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ۷ص۹۳
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ۸ص۹۳
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ۹ص۹۳
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ۱۰ص۹۴
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ۱۱ص۹۳
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ۱۲ص۸۳

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +925507530